١

بہار بندرابنی پنتھ کے اچارج سری مہاراج سچدانند سروپ سری بہاری بن جی مصنف پستک ہٰذا

बिहार बिन्द्राबनी पंथके आचार्य श्री महाराज सचि
नंद सरूप श्री बिहारी बनजी ग्रंथ कर्त्ता की मूरत

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
بہار بندرابن
مطبع منشی نولکشور میں بطبع مقبول اہل جہان ہوئی

مؤلف بہار بندرابن کورنش و تسلیم کے چمن زار مین مؤدبانہ کھڑا ہو کر موتی
شبنم التماس اوپر گلبرگ سمن رنگ کاغذ کے چنتا ہے کہ اس گلدستہ
معرفت کی تعظیم و تکریم سب مذہب والون کو شایان و واجب ہی اسمین موجب
ہے کہ اول تو اس بہارستان مین خصوصاً حدیقۂ فصل دوسرے مین بہت سے مذہبون کے
چمن کھلے ہوئے ہین اور دوسرے جو گل نصیحتون کے فصل پہلی و تیسری مین
چنے ہوئے رکھے ہین اور بلبل اجابت ہزار داستان اوپر گلبن چار چمن اونکی چہچہہ زن
ہے اونکی سیر سے مشام شایقین کو مشکبو ہونا ازروے کل مذہبون کے
روا ہے ہان چوتھی فصل کی سیر طالب گیان یعنی علم معقول کو ہی سیرابی

وشگفتگی کا ذریعہ ہوگی خواستگار حقیقت کو بےشک حق الیقین کی نسیم
صبحدمی سے سرور نامحصور میسر آوے گا اور ثمر بیش رس نخل حق کہ چسکا
پھل حوصلہ سمائی مین گنجایش نرکھے ہاتھ لگیگا مگر جسکے دل کا باغ مصفا و
بہمہ صورت و رنگ سرسبز و شاداب نہین ہے اور جسکا دل تشنہ لب زلال
نجات کا ل خضر وار بعد طے مدارج مندرجہ فصلہای دیگر بیقرار نہین ہوا ہے اور
دل کی آنکھین نرگس وار طرف حقیقت دوچار نہین ہین اوسکو چوتھی فصل اور
دیباچہ کی سیر سے حصول آب حیات نہیر ممکن بلکہ خوف دردسر و ہوازدگی سخت کا
ہے احتیاطاً گذارش کیا گیا اور فصل پانچوین کی سیر گویا سیر چشمۂ کشف
معرفت کی ہے مگر اوس حالت مین کہ جب اصل مین نطفہ باطنی اور عشق خالص
حاصل ہو مگر اتنا عرض کرنا اور ضرور ہے کہ بباعث عبارت سلیس اور
آسان و رواجی کے مطالعہ اسکا بہت آسان مگر حصول ہونا مطلب
اصلی کا بدون مداومت و مواظبت ہر ماہ و آفتاب نہین ہوسکتا کیون کہ
سیر ہونا من کا بدون پہونچانے غذاے ہواے سمن و شب بو دشوار
اور جو کہ اسمین صرف کلام معرفت ہین کوئی قصہ کہانی یا تواریخ نہین اسکا
مطالعہ من مارے کا کام ہے مدد لغت نامہ و فہرست مضامین سی مطالعہ
باآسانی ہوسکتا ہے الا بدون سیر کل بہار بندر ابن جیسا
کہ حظ چاہیے ملنا مشکل ہے آیندہ شایقین کو اختیار اور جو میری عرض
بیجا ہو تو میرے قصور کو عفو فرما کیجیے سیر بہار غرض آمدن آن نان

چون رفتار جانان چہ خوش آیندہ

فہرست مضامین بہار بندرابن

تمام شد

لغتنامۂ بہار بندرابن

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
✤ ا ✤		امٹ	قائم	بیراٹ	ہئیت کل پیدایش
اِچھا	خواہش	اینک	زیادہ ایک سے	بیراگ	ترک عیش دنیا
آتما	روح	اُتّم	افضل	بدوان	عالم و فاضل
اریکن	نظر کرنا	اگیا	اجازت	بیوہار	کاروبار
آدہین	قابو و عاجز	اوہک	زیادہ	بھاشتا ہے	نظر آتا ہے
ایشر	خدا	انتشکرن	حواس باطنی جان	بندنا	تسلیمات
انسار	موافق	آبھاش	سایہ	بیاپک	جسکا کسی مقام سے انتہا نہو اور سب مقام مین موجود ہو
ابھاو	ایک چیز کا نہونا	اگیان	جہل نادان		
ادہرم	فعل خلاف شاستر عذاب	✤ ب ✤			
ادہکاری	طالب صادق	بھوگ	عیش و صحبت		
اپادان کارن	مادۂ اصلی	بیدانت	علم حق الیقین	بیگ	سُست
اودے	ظہور	برتی	خیال	بمبی	بل سانپ
انس	حصہ	برمہہ	ذات حق	بپ	کل پیدایش
امین	امرت آب حیات	باشنا	خواہش	بانی شبد	کلام عارفان
انترجامی	عالم الغیب	برہمنڈ	کل پیدایش	باچک گیانی	عالم بے عمل
اپروکش	ظاہر	بھرم	وہم و شبہہ	✤ پ ✤	
اکاش	خلا و آسمان	برہی	عاشق صادق	پنڈ	جسم
ابھمان	غرور	برکت	تارک الدنیا	پرآربدھ	تقدیر

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
پورن	ہرجا موجود	تت	اصل و عناصر	درشٹی	نظر
پراپت	میسر	✤ ج ✤		دُہن	آواز
پورب	پہلے	جگت	دنیا	✤ ر ✤	
پرم ہنس	صوفی	جنم	پیدا ہونا	رجوگن	خواہش
پریمی	عاشق	جگ	ضیافت واسطے	رہت	خلاص
پرش و پرکھ	حق و انسان		خیر عقبیٰ کے	رکھیشر منیشر	عارف کامل
پنتھ	راہ مذہب و فرقہ	جیو	بندہ روح و		صاحب طاقت
پرکرتی	طاقت قائم بذات خود و حسب انگہ سماست		خواص انسان	✤ س ✤	
		✤ چ ✤		سربس	کل
پرلوک	بہشت و دوزخ	چت	دل	سروپ	ذات و صورت
پرپنچ	کل پیدائش	چیتن	روح و ذات حق	سمادھی	شغل پیے
پران	نفس	چیشٹا	ظہور	ستوگن	خلاف تموگن
پرمارتھ	عقبیٰ	چرچا	بحث و گفتگو	سامرتھ	صاحب طاقت
پرمارتھی	دیندار	چیچاتا	بصبری و قیام	ساگر	سمندر بحر قلزم
پیکھون	دیکھون	✤ د ✤		سُرت	خیال و روح
✤ ت ✤		دھیانی	شاغل	سہس دل کنول	ہزار پتی کا کنول
تل	مقام سویدا	دھرم	فعل حسب شاستر و صواب	سِدھ و سِدھتا	ثابت و حصول
ترکوٹی	مقام نور			ساکشی	گواہ
تموگن	تاریکی و جہل	دیا و دھرم	رحم و ایمان	سُمرن	درد و یاد

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
سیل وسنتوکھ	تحمل وصبر	سنکلپ	خواہشین	کلیان	نجات
سیوک	مرید		خیالات	کوکرم	فعل بد
سوکرم	فعل نیک	شریر	جسم	کٹم	وابستگان
سرگن	جو پیدا ہوا ہے	شکتی	طاقت	کال	وقت وشیطان
سکھوپتی	گہری نیند	شانتی	تشفی کامل		ومرگ
سوارتھ	دنیا	شبد یعنی ناد	آواز جس سے	کھنڈن	منسوخ
سرشٹ	دونون جہان		پیدایش علم و	کارن	مسبب
سواہا	دیوتا کی نظر کرنا		نور وجود وشہود	کارج	سبب وظہور
سیوا	خدمت		یعنی عالم لاہوت	✣ گ ✣	
شدھ	صاف		جبروت ملکوت	گھٹ	جسم و سبوچہ
سیچ	خاکروب		ناسوت اور		یعنی گھڑا
سُرب	کُل		سلطان الاذکار	گپت	پوشیدہ غائب
سرون	سُننا		مین شبد کو	گرہی وگرہستی	عیال واطفال وا…
سماناکار	موافق		ہو واہ	گگن	دماغ مقام نور
سپن	خواب وخیال		نشان دیا ہے		وآواز ربانی
	یعنی وہ ظہور جو	✣ ک ✣		گورمکھ	مرید کامل
	سوفی کی حالت	کلیش	رنج	گن	صفت
	مین نظر آوے	کرم وکریا	فعل	✣ ل ✣	
✣ ش ✣		کلپنا ماتر	خیالی	لیش	موجب نشان

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
✣ م ✣		✣ ن ✣		✣ و ✣	
موکش	نجات	نرگن	ذات حق	واستو	درحقیقت
منڈل	مکان	نابھی	ناف	✣ ہ ✣	
مہاپرش	اولیا کامل	نرتن	جامۂ انسان	ہردا	دل
من	دل یعنی قلب صنوبری	نت کارن	بمنزلۂ آلہ	ہان	نقصان
		نادشبد	آواز ربانی	ہیتو	باعث
منن	یقین لانا	ندِ دھیاسن	تشغل حقیقت	ہتیا	عذاب
متھیا	نابود وجھوٹ	نکٹ	نزدیک	ہتکاری	خیر خواہ

ستنام ست گور واہ

ایک اونکار ست گور پرشاد

آد گورائے نمہ

جگاد گورائے نمہ

ست گورائے نمہ

سری گور دیوائے نمہ

دوہا

کرون بندنا عجز سے نانک شاہ محبوب　　دسون دسا مین رم رہی بیاپک شدہ سروپ

دوہا

جس گھٹ مین پرگھٹ ہوی ست گور نانک شاہ　　سبھے اونکی بن گئی شبد رہے لولائے

تیری ہی ذات کو بقا ہے مدام　　ہونگے فانی تمام خاص و عام

تیرے ہی رحم سے ٹھکانا ہے　　اور جو کچھ کہون فنا نا ہے

کیون نہ حافظ ہوا اور تو موجود　　اپنے بندونکے پاس اے معبود

تو غفور الرحیم ہے یا رب　　ہم گنہگار ہین سراسر سب

تجھکو ہے شرم پاس ہے اسکا　　نحن اقرب جو تو نے فرمایا

ذات تیری مین عرض ہستی ہے　　نیست اصل بلند و پستی ہے

علم ہے اور سرور وافی ہے　　وحدہ لاشریک و کافی ہے

عرض و جوہر یہ ہر دو واحد ہے — بیخودی صرف اسکی شاہد ہے
یہ جو کچھ دیکھنے مین آتا ہے — بے خودی مین نشان بناتا ہے
کونسی شے سے تیری ہو تشریح — ایک زنجیر دوسری تسبیح
ناقص العقل مین جو نادون ہون — طشت کاغذ مین بجز والون ہون
ایک ہمہ شان اوسکی دیکھون ہون — دو مین اوس ایک ہی کو پیکھون ہون
ہان بقا اور فنا شمار مین دو — مطلب ہر دو کا ایک ہی تو ہو
ایک کہنا بھی دو کرے قائم — گومگو چھوڑ کل سے ہے دائم
کون تجھ بن ہے کعبے مین روشن — ہے تو ہی بس پناہ بندرابن

تشریح

ذات محیط کی یہ تعریف ہی کہ جیسے ہر چیز عرض و جوہر رکھتی ہے اوسیطرح اوس ذات کا عرض تو ہستی ہے اور علم و سرور وغیرہ اوسکے جوہر ہین جیسے کپڑا اندبات [illegible] تو جوہر ہے اور رنگ صفائی و ملائمت وغیرہ اوسمین عرض ہین اسیطرح ذات کے بھی جوہر و عرض ہین گیاتا یعنی جاننے والا ہے اور چونکہ کافی و وافی ہے اوسکا سروپ ست آنند یعنی سرور ہستی مالا مال ہے کہ دکھہ کا لیش نام ماتر بھی نہ کبھی ہوا نہی نہ ہوگا اور وحدہ لاشریک و لا انتہا ہے کل مخلوق کا وہ ہی ایک خالق ہے اوسکی طرف سے کل انسانون اور حیوانون کی پیدایش ایک ہی طرح پر ہے سبکے عضو ایک ہی صورت پر ہین اگر ہر ایک فرقہ کا پروردگار علحدہ ہوتا تو یہ ممکن نہین ہو سکتا تھا کہ پیدایش ہر فرقہ کی ایک ہی طرح پر ہو جہان پیچھے مذہبون کے پیشواؤن کی رای کے [illegible] ہندو کا

لباس اور طرح کا مسلمین کی پوشاک اور طرز کی مگر خالق کیطرف سے فرق نہین پس خدا
واحد ہے اور سب جسمون کا مادہ بھی واحد ہے اگر ذات کی ابتدا کو تلاش کیجیے تو
باد کو مشت سے ناپنا ہے اگر انتہا کا غور کیجیے تو دریا کو چنگلون سے خالی کرنا ہے
جب کوئی ابتدا مقرر کروگے اوس سے پیشتر بھی تو کچھ ہوگا اگر کوئی انتہا کہوگے تو
اوس سے پیچھے بھی تو کچھ رہیگا پس وہ ذات لاانتہا ہے پس انسان کو عشق خاص بعض
اوسی ذات کل محیط کیطرف شایان و واجب ہی اوسی ذات کو صرف قرار ہے وہ ذات
حرف نفی سے مبرا ہے ہان بلند و پستی کا جزو نیستی بشبیک ہی اور جو ذات مین عرض و
جوہر کہے یہ کہنا بھی جب ہی کہ جب انسان کو ایسی نظر ہو کہ ایک خالق ہے اور
دوسرا مخلوق ہے مگر جب انسان مین سے خودی جاتی رہی ہے تو عرض و
جوہر دو ایک ہی ہین اور یہ سب تماشا اوسی وقت تک نظر آتا ہی جبتک دوئی ہے
حالت جاگنے مین ایک دو نظر پڑتے ہین اور جب انسان سوتا ہے یعنی بیخود ہوتا ہے
اوسوقت نہ ایک ہی نہ دو اسیطرح بیخودی کے کمال مین ایک دو سب ہی غائب بلکہ نابود
ہے اور چونکہ صرف ذات کو بقا ہے پس کونسی ایسی دوسری چیز ہے جس سے ذات کو
بنظر تشریح تشبیہ دیجاوے کیونکہ ذات بمنزلہ تسبیح ہے کہ جسکے سمرن سے نجات حاصل
ہوتی ہے اور جو کچھ کہ پیدا ہوا ہے وہ بمنزلہ زنجیر ہے کہ جسکو پیر مین ڈالنے سے
پابند ہوجاتا ہے پس وہ ذات تشبیہ سے مبرا ہے مین اپنی عقل کے نقص پر شرمندہ
ہوتا ہون کہ تو یہ کیا عقل آرائی کر رہا ہے کہین دریا بھی کاغذ کے تھال مین
سما سکتا ہے مگر پھر جو بغور دیکھتا ہون تو نظر آتا ہے کہ جو کچھ کہا جاویگا وہ
اوس سے خالی نہین ہوگا اور ایک کہے خواہ دو وہ اصل مین ایک ہی ہے

ایک دو جگہ ہوکر دو ہوا پس دو مین وہ ایک من وعن قائم ہی اگر بقا کہا تو بقا صرف
ذات کو ہی اگر فنا کہا تو فنا پیدائش کو ہی پھر بھی صرف ذات ہی رہی مگر ایک کہنا بھی
دوئی مین داخل ہی کیونکہ ایک کہنے والا دوسرا ہوا جاتا ہے پس ایک نہ دو جو کچھ
ہے سو ہے سچ تو یہ ہی کہ کعبہ مین بھی وہی ہے اور بندرابن بھی اوسیکا ہے ظاہر
وہی باطن وہی اول وہی آخر وہی اگر عشق ہے تو سب عاشقون کا وہی ایک
معشوق ہے ہان کسی نے خلوت مین پایا کسی نے چوڑے کسی نے بے لباس
دیکھا کسینے بالباس کسی نے بولتے دیکھا کسینے چپ دیکھا جھگڑا صرف ظاہری مین
ہے باطن مین تو وہ ایک ہی معشوق ہے ہان جنھون نے دیکھا نہین اور دکھیو نکی
زبانی سنا ہے یا کچھ اپنی عقل آرائی سے گڑھت گڑہی ہے تو اور بات ہے
مگر شاید ایسا ہو جاے تو تعجب بھی نہین جھٹل کھیلے سنبھل ہوے المجاز قنطرۃ الحقیقۃ
یعنی مجاز سیڑہی ہے حقیقت کی اول ذات سر گن یعنی با صفت کی طرف
متوجگی ہووے بعدہ کچھ بنسبت نرگن یعنی ذات بے صفت کی سمجھ مین آتا ہے
امابعد التماس کرتا ہون کہ یہ چشمہ معرفت مشتمل ہے اوپر پانچ فصل مفصلۂ ذیل کے

فصل پہلی - اس فصل مین ایسی نصیحتین درج ہین کہ جو انسان کو خصوصاً بہ تعلق
اس دنیا کے واجب العمل ہین اور عاقل کو ذریعۂ حصول معاش با صواب اور
کسیقدر میسر آتا علم وعقل معاد بھی متصور ہے اور چند غزل اور شبد وغیرہ بھی
درج ہین ؛

فصل دوسری - اس فصل مین اصل منشا یعنی سدھانت شاستروں سنتون
مہاتماٶن اور چند دیگر مذہبون کا نسبت موکش وغیرہ لکھا ہے ؛

فصل تیسری - مؤلف کی رائے بنسبت اختلافات جو باہم شاستروں اور دیگر مذہبوں مین واقع ہے و فائدہ ست سنگ یعنی صحبت فقرا و نقصان کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار یعنی حرکات خمسہ و فوائد دیا دہرم سیل سنتوکھ اودارتا و بیراگی وغیرہ ❊

فصل چوتھی - اس فصل مین بیدانت کا چرچا ہے ❊ (اد ہتیہ یا ہمہ اوست)

فصل پانچوین - جا ملنا نادکے دہیانی کا پرش مین اور بنسبت ناظرین کے راقم کی دعا جناب باری مین ❊ اب مستدعی ہون کہ جو قصور عبارت اور شعرون کے وزن و قافیہ مین ناظرین با تمکین کی نظر سے گذری تو نظر بر معرفت کر کر اوسپر توجہ کو کام نفرماوین کیونکہ عبارت آرائی دیگر شئے اور معرفت کا جلوہ دیگر شئے ❊ بیت ❊ شعر میگویم براز آب حیات ❊ من ندانم فاعلاتن فاعلات ❊ مصنف کا صرف منشا یہ ہے کہ شائقین اسکے مطالعہ سے یہانپر آرام اور وہانپر نجات حاصل کرین ہان حتی المقدور عبارت آسان و مختصر تحریر ہوئی ہے بلکہ اکثر مثالونمین بھی اختصار کیا گیا ہے اور ارادتاً تو کوئی سخت یا سست کلام یا کسیکی مذمت یا بیجا تعریف نہین لکھی ہے اور کا شکے ہووے تو وہ خالی مطالب مفیدہ سے نہوگی اوسکو ایسے تصور فرمانا چاہیے کہ جیسے باغ مین گھاس پھوس اور کانٹے بھی ہوتے ہین مگر وہ گھاس کوڑا نہین اور کانٹہ کانٹہ نہین بلکہ بعضی سخت بیماری کے واسطے وہ کانٹہ اور گھاس دوا کا مل ہوتی ہے اور جو کہ حرف ہندی زبان کے خصوصاً چرچا بیدانت مین لکھے گئے ہین اوس سے یہ مراد ہے کہ سمجھنا بیدانت کا بغیر ہادی مشکل ہوگا اور سواے بیدوانون کے دوسرے کو سمجھانا مشکل بلکہ ناممکن پس اگر کسی سادھ یا پنڈت سے کچھ دریافت کرنا ہووے تو بآسانی صرف انہی کے کہنے سے مطلب براری ہوجاوے اور بلحاظ اسکے کہ کتاب کی

ضخامت زیادہ ہوجاوی گی اور فرصت نے بھی جواب دیا پس اگر مضمون باختصار
تمام درج ہوئے اور واسطے ہندی جاننے والون کے اسکا ترجمہ بھاشا
مین تیار ہوا ہے اب دست بستہ میری یہ عرض ہے کہ کاغذ مین معرفت تحریر
ہوئی ہے سو اسطرح پر ہے جیسے ریت مین شکر پھیلی ہوئی ہے جو چیونٹی ہوگی یعنی
ابھمان کو چھوڑکر شکر کھانا چاہے گا اوسکو بیشک خالص شکر ملیگی اور
بھائی ہاتھی کو ریت مین سے صرف شکر میسر نہین ہو سکتی مگر چونکہ آنمین بہت
سی شکر اوپر ہی وارد ہری ہے میری بہر نوع تشفی ہے کہ اسکا ہی منھ
میٹھا ہوگا کیونکہ ریت بھی بار ریت ہے مگر ہان جسے شکر کھانا ہو وہ شکر کھا
نہ کھاوے اب شائقین و ناظرین سے یہ آرزو ہے کہ جہان کہین سہو و خطا
دیکھین عفو اصلاح سے زیب بخشین
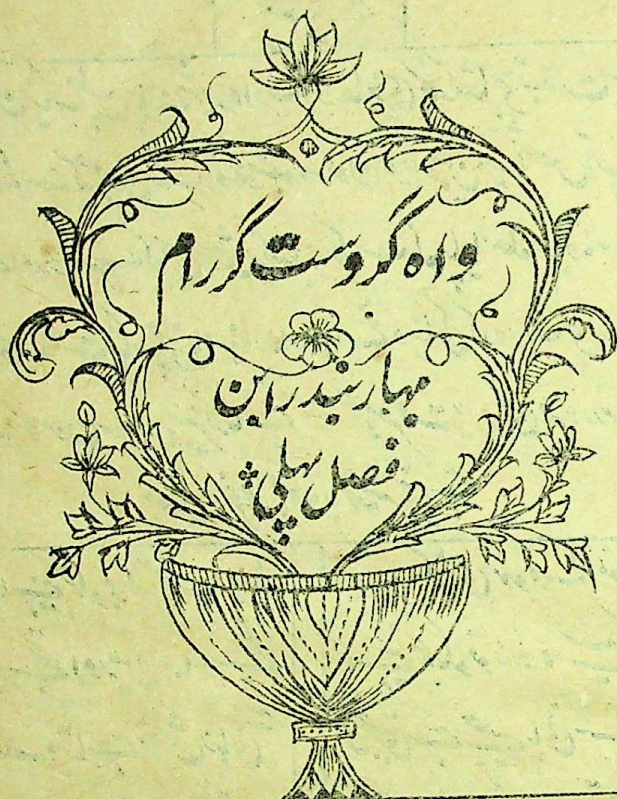
اس فصل مین وہ نصیحتین درج ہین کہ جو انسانکو خصوصاً یہ تعلق اس دنیا کے واجب العمل ہین اور عامل کو ذریعہ حصول معاش با صواب او کسیقدر میسر آنا علم و عقل معاد بھی مقصود ہی اور چند غزل و شبد وغیرہ بھی درج ہین

بی نیازی تو شان مولی ہے — آدمی کو نیاز اوسکے ہے
نیک خو با ادب نیاز شعار — ہے وہ خوشرنگ پھول خوشبودار
نیک خصلت ہمیشہ خوشدل ہے — بے تردد عزیز ہردل ہے
اوج عزت کا جو سدا رہیگا — وہ مؤدب کے بس حضور رہیگا
دین و دنیا کا عیش حاصل ہے — ان کا مون پہ گر تو عامل ہے

تشریح

جو انسان نیک چلن ہے اور شیوہ ادب اور عاجزی کا رکھتا ہے حقیقت مین مانند اسکے پھول کے ہے کہ جسمین رنگ اور خوشبو دونون موجود ہین ایسا شخص آپ بھی خوش رہتا ہے اور دوسرے کو بھی خوش رکھتا ہے بلکہ سبکو پیارا معلوم ہوتا ہے اور جو کہ دل اوسکا باعث نیک چلنی اور نیاز و ادب کے دنیا کی کدورت سے صاف رہتا ہے اور برے کامون سے پرہیز کرتا ہے اوسکو معرفت مین بھی ضرور رسائی میسر ہوتی ہے غرض دونو ہاتھ شیرینی ہے

چاہیے تمکو بولو میٹھا بول	خرچ کوڑی نہو وے انمول
جو تجھے اور مین برا دیکھے	چاہیے تجھکو تو نہ وہ سیکھے
غصہ دبتا ہے خوش زبانی سے	آگ بجھتی ہے جیسے پانی سے
جو نہ اقرار کو نبھاتے ہین	بولو تم جھوٹ یہ سکھاتے ہین
لاکھ دشمن کا خوف تو مت کر	گر ڈرے تو خوشامدی سے ڈر

تشریح

دیکھیے میٹھا بولنا کیسا اچھا ہے کہ اپنے تئین تو کسیطرحکی زیر باری نہین ہو دوسرے کا سرور حاصل علاوہ اسکے دوستی و محبت پیدا کرے بے شک میٹھا بولنا بمنزلہ آواز کوئل ہے اور تلخ بولنا ایسا ہے جیسے کوے کی آواز کہیے کوئل کیا دیتی ہے اور کوا کیا لے لیتا ہے مگر کوئل کی آواز سنکر طبیعت خوش ہوجاتی ہے کوے کی آواز سے نفرت ہوتی ہے اسی جگہ سے ظاہر ہے

کہ انسان خلقت مین ایک ہے مگر عادت مین ایک بد دوسرا نیک ہے

اور ظاہر ہے کہ دوسرے کا برا چاہنا نہایت برا معلوم ہوتا ہے پس آپ کو برا
بولنے سے پرہیز لازم آیا اور دیکھیے کہ اگر کوئی دوسرا غصہ مین ہے پس جو تمنے
شیرین کلامی کی بے شبہہ اوسکا غصہ جاتا رہیگا مگر یہ سمجھنا ضرور ہے کہ میٹھا
بولنے سے یہ مراد نہین ہے کہ تم جھوٹے جھوٹے اقرار کرو یا خوشامد کرو
یہ دونون باتین تو نہایت ہی بری ہین جو جھوٹا اقرار کرتا ہے وہ دوسریکو سکھاتا ہے
کہ تو بھی مجھسے جھوٹے اقرار کر جب ہی پورا پڑے گا بعضے آدمیون کی یہ عادت
ہو جاتی ہے کہ خواہ مخواہ کچھ نکچھ بے مطلب بے ارادہ ہی اقرار کر دین اور
جس سے اقرار کرتے ہین اوسکو اکثر ناحق تکلیف و حرج پیدا ہوتا ہے تم نے
کسی شخص سے اقرار کیا کہ آج شام کو ضرور آؤن گا اب وہ شخص تمہارا منتظر رہا
بلکہ وہ اپنے چند حرج کر کے تمہاری راہ دیکھتا رہا اور تم گئے نہین کہیے کیا نتیجہ ہوا
آسامرے براسا جیسے اسیکو مناب بے مزہ کہتے ہین فقط خوشامدی ظاہر مین
تو خوش کر دیتا ہے مگر باطن مین نہ دین کا رکھتا ہے نہ دنیا کا کسی نے خوشامد
کی تو خوش آمد مبالغہ ہوتا ہے پس جسکی خوشامد کی اور اگر وہ بے وقوف ہوئے
تو اوسکے کلام سنکر طبیعت مین نہایت خوش ہوئے کہ حقیقت مین وہ شخص
(جھوٹی تعریف ۱۲)
ایسا ہی ہے جیسا یہ کہتا ہے کہیے اب کدھر کے رہے اگر کچھ اپنے مین کمی کا خیال
ہوتا تو آیندہ ترقی کرنے کی طرف متوجہ ہوتے اور اب تکلیف اوٹھانے کی
کیا ضرورت رہی جب باتون کی بات مین ہی عرش تک جا پہونچین اب
غور کیجیے کہ ایسے شخص سواے خاک اوڑانے کے اور کیا کرینگے

جو جوانی مین بارکش ہونگے	وہ ضعیفی مین کیون نہ خوش ہونگے

ایک تقصیر جو چھپاتے ہین	وہ قصور اپنے سر پہ لاتے ہین
جو کہ سستی کی سمجھ پھیرے ہے	جان کو اوسکے روگ گھیرے ہے
جب ملے چیز مفت یا سستی	کیون نہ اوسپر طمع رہے ہنستی
دشمنی علم سے کسیکو نہین	بے وقوفون کا اسمین ذکر نہین

تشریح

ظاہر ہے کہ جس انسان نے اپنی جوانی مین محنت کی ہے اوسنے سرمایہ وا
ضعیفی کے پیدا کیا ہے اب ضعیفی آسانی سے گذرتی ہے جوانی کے ایک
دن کی محنت سے جو کام ہوجاتا ہے وہ ضعیفی مین ایک مہینے کی محنت سے
نہین بنتا اور جو دکھہ کہ جوانی مین محنت کے سبب سے سیر بھر معلوم ہوتا ہے
وہ بڑھاپے مین من بھر سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے فقط تقصیر کا چھپانا نہین
بُرا ہے دیکھیے اول تو یہ کہ جو تقصیر کو چھپاتے ہین ایک اور دوسری تقصیر
بڑھاتے ہین کیونکہ تقصیر کا چھپانا بھی تو قصور ہی ہے دوسرے جب کوئی
قصور چھپایا جاتا ہے تو ایسا سمجھا جاتا ہے کہ کچھہ بہت بڑا قصور ہوگا جو اسے
چھپایا ہے فقط سست آدمی ایسا ہی جیسے لنگڑا لولا ہوتا ہے نہین لنگڑے
لولے سے بھی نسبت نہین ہوسکتی کیونکہ لنگڑے کے تو پیر نہین جو چلے مگر
حضور کے تو فضل الٰہی سے ہاتھہ پیر بھی موجود مگر ہلاتے نہین ایک مثل ہے کہ
ایک کاہل کہین ایک درخت کے تلے پڑا تھا اوسکی چھاتی پر اوس درخت پر سے
میوہ آپڑا اب آپ کھانیکو تو چاہتے ہین مگر اوٹھانیکا آلکس اوس درمیان مین
کوئی شتر سوار جاتا تھا آپنے شتر سوار سے کہا کہ بھائی ایک کام ہمارا

کرتے جاؤ شتر سوار نے رحم کہا کر اپنے اونٹ کو ٹھہرایا اوتر کر پاس حضرت کے
آیا آپ نے کہا کہ یہ میوہ میرے مُنہ مین ڈالدو شتر سوار نے کہا کہ واہ یہ بھی کام
تمسے خود نہین ہو سکتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ واہ جی تم بڑے سست ہو تم اتنے سے
کام مین تکرار کرتے ہو دیکھیے یہ کیفیت کاہلون کی ہے اولٹے چور کوتوالی
ڈونڈے فقط جب کہ انسان کو چند مفت یا سستی سے ملے تو بہت
سمجھکر لینی چاہیے سُوچ لے کہ کچھ دال مین کالا ہے طمع کو دور کرے یہ طمع
ایسے موقع پر کہے ہے کہ میرے جال مین آیا فقط علم کچھ مراد لکھنے پڑہنے
سے ہی نہین ہے علم کے معنی ہین جاننا پس واقفیت اور تمیز نیک و بد یہ بھی
علم ہی ہے اور بےوقوفی خلاف اسکے اسکو جہل کہتے ہین **مصرع** کہ بے علم
بودن بود غافلی ✤ اول تحصیل علم بہت ضرور ہے جب تک تلوار پر صیقل نہین
ہوئی نہ صورت درست نہ اوس سی کچھ کار براری ہو سکتی ہے **مصرع**

کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

اچھی پوشاک اپنی دشمن ہے	اگرچہ درزی کو روز روشن ہے
چڑیا پہچانتے ہین رنگون سے	آدمی کو کلام ڈھنگون سے
بےوقوفون کی دل لگی دیکھو	جھوٹی امید جلجگی دیکھو +
بیوقوفون کا گال زبان پر ہے	اونکا ہمراز تو زبان پر ہے
سو کتابون کا ڈھیر رکھا ہو	بن پڑھے کسطرح سے پکا ہو

تشریح

جو شخص کہ شوقین وضعداری کی پوشاک کے ہین بیشک وہ اپنے ساتھ

بدسلوکی ہی کرتے ہین اگرچہ درزی کا کچھ ضرور بجرتے ہین دیکھیے اول تو فرد ورد
بیش قرار دینی پڑتی ہے اور اگر ذرا کسیطرح کا نقص درزی کے سینے مین ہو
یا ذرا تنگی فراخی مین فرق ہوگیا اب نہایت رنج پیدا ہوا کپڑے ک
پہاڑنیکا ارادہ کرتے ہین اور درزی کا سینہ چاک کیا چاہتے ہین اگر کچھ
عقل آگئی تو خیر ورنہ غصہ مین کپڑے کو پہاڑ ڈالا اب دوسرا تیار کراتے ہین
اور اگر اوسی کپڑے کو پہنا تو ہر وقت طبیعت تنگ رہتی ہے ما سوا اسکے نا
وضعداری سے کے ہر وقت اوس کپڑے کی حفاظت کرتے ہین نزاکت
سے قدم اوٹھاتے ہین ایک وضع کے ساتھہ ہاتھہ ہلاتے ہین غرض دام
خرچ کرکے جان وتن کے لیے چیتھڑے کر ڈالتے ہین انسان کی عزت
وضعداری اور صورت نمائی پر منحصر نہین ہوتی انسان کے طریقہ اور طرز
گفتگو دیکھی جاتی ہی مگر ہان جانور کی قدر رنگ اور خوبصورتی سے ہی ہوتی ہے
فقط نادان آدمی اپنے وقت کو مفت ضائع کرتے ہین اور ناحق کو رنج اوٹھاتے ہین
کام اونسے ہوتا نہین جھوٹی جھوٹی امید وبندش گڑھا کرتے ہین وہ پوری
ہوتی نہین پس دکھی ہوتے ہین فقط بیوقوفون کے دل مین گنجایش
نہین ہوتی جو دل مین آئی بغیر سوچے سمجھے کہہ ڈالا اگر دوسرے نے کوئی بات
کہی اور اوسکو اوس بات کا ظاہر کرانا منظور نتھا مگر نادان بغیر ظاہر
کیے نہین رہتا کسواسطے کہ اوس بات کے رکھنے کو اوسکے دل مین تو جگہ
نہین پھر کہان رکھے زبان پر لاکر نکال دیتا ہے فقط یہ سب خرابیان
بے علمی کے سبب سے ہوتی ہین ظاہر کی تو دو فوائد اسی کھلی ہین پر اندر کی بند

بوتا بیج اوسے نہ بجھاوے ہے ‏— مغز کو جیسے بہوت کھاوے ہے

جو ہم راستی مین نہاتے ہین ‏— جان و تن دونون زور پاتے ہین

بے ایمانون نے پال رکھا چور ‏— بے ایمانی کھواوے لاکھ کرور

یعنی غفلت اگرچہ چھوٹی ہے ‏— لیک بنیاد اوسکی کھوٹی ہے

جبکہ غافل ہوا ہے چوکیدار ‏— کر دیا اوسنے چور کو ہشیار

تشریح

بے ایمانی انسان مین بمنزلہ ایسے بیوقوف چور کے ہے کہ جو اپنا گھر لوٹ کر دوسرون کے حوالہ کردے کل مدار انسانیت کا ایمانداری پر ہے اور جسمین کہ ایمانداری نہین وہ انسان نہین اَلاَعْمَالُ بِالنِّیَّات پس جب کہ انسانیت ہی جاتی رہی سب کچھ جاتا رہا فقط چوکیدار کی غفلت ذرا سی بھی نقصان ہزارہا کا کرا سکتی ہے اگر دیکھیے تو چوکیدار نے چندان برا نہین کیا صرف سو گیا مگر اوسکے سونے مین خزانہ اوٹھ گیا اگر چوکیدار نہوتا تو بہتر تھا کسواسطے کہ جہان چوکیدار ہے وہان اشتباہ ہوتا ہے کہ کچھ تو ہے جو چوکیدار مقرر کیا ہے

اگر کسیکو صلاح دینی ہو ✤ ‏— دیکھیو وہ صلاح ایسی ہو

صرف ظاہر مین چکنی چپڑی نہو ‏— اصل مین فائدہ بھی رکھتی ہو ✤

بات تو تھی بڑی نصیحت کی ‏— پر ہوئی وہ بڑی فضیحت کی ✤

کیونکہ نادان اوسکو جانا نہ کہ ‏— چاند کی جگہ سر تا پا یہ کھ

آزمایش بدون جو ہے کلام ‏— بے تردد اثر ہے اوسکا خام

شرح

کسی شخص نے کہا کہ چاند کے درشن کرنے سے سیتلتائی دل و نظر مین آتی ہے کسی نادان نے دوسرے سے چاند کی جگہ حرف سر کا کہدیا اب جس شخص نے یسنا اوسکو سر دیکھنے کا شوق ہوا اب اپنے سر کو دیکھہ نہین سکتا تو دوسرے کے سر کو دیکھتا ہے اوسمین جو جُون نظر آئی اوس جُون کو بطور دل لگی پکڑا اور مار ڈالا دیکھیے کیسی غلطی ہے کہ بجاے صواب کے عذاب گلے پڑا اسواسطے نادان کے کلام پر عمل کرنا بھی موجب نقصان ہے فقط بعضے شخص کلام مسئلہ مسائل سیکھہ لیتے ہین مگر عمل کسی کلام پر نہین کیا پس آزمایش مین ایک بات بھی نہین آئی اب ایسے سیکھنے سے کیا کچھہ مطلب برآری ہوتی ہے پیٹ روٹی کھانے سے بھرتا ہے روٹی کے نام لینے سے سیر نہین ہوجاتا

اصل مین آدمی جو ہے سچّا — ظاہری کو وہ جانتا کچّا
نیک خو عالمون سے بہتر ہے — نیک چلنون کو علم جوہر ہے
بطن اشراف پاک مسکن ہے — جیسے آئینہ صاف و روشن ہے
جسم و دل جسکے دونون ہین معقول — دیکھیے روشنی مین رکھا پھول
صاف دل کا وطیرہ یہ ہوتا — اور کی بہتری مین جی کھوتا

شرح

جس آدمی کا چلن نیک ہے وہ بیشک پڑھے لکھے سے اچھا ہے اگر چلن نیک ہوا اور علم خوب حاصل کرلیا وہ ایسا ہے جیسے چھوٹا موتی ہاتھ

اگر علم بھی ہووے اور چلن بھی اچھا ہووے تو کیا کہنا ہے بس بیشک نہایت
ہے جس شخص کا بدن اور من دونون درست ہین وہ ایسا ہے جیسے پھول
روشنی مین رکھا چمکتا ہے فقط جو صاف دل آدمی ہین وہ دوسری کی
بہتری مین خوش ہوتے ہین اونکو حرص نہین آتی سمجھ لیتے ہین کہ
یہ بہتری اوس شخص کی خدا کی مرضی سے ہوئی ہے اور جو اوسکی بہتری
ہوئی ہے تو اوس سے کبھی نہ کبھی اپنے کو بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہی ہوگا بلکہ
ایسے شخص دوسرون کی بہتری کے لیے اپنے جان و مال کو تصدق کر ڈالتے ہین
اور بعضے شخص دوسرے کی بہتری مین رنجیدہ اور افسردہ خاطر ہوتے ہین
بلکہ ہاو کی ہہرا کرتے ہین اور جو کوئی کام نیک دوسرے سے بن جاتا ہے اور
اونسے ہو نہین سکتا تو از راہ مشیخت اوس نیک کام مین ہزارون عیب نشان
دیکر اپنی طبیعت کو سمجھا لیتے ہین اور اپنے ساتھیون مین ایسی ایسی باتین کر کر
اپنی سمجھ و رسوخیت کو قائم کرتے ہین اور اوس نیک شخص کی ہتک کے
درپے رہتے ہین اب اس بیوقوفی کو دیکھیے کہ اول تو عمل خلاف مرضی خدا
ہوا کہ جو خدا نے کیا اوسکے کیے مین اپنے دل کو رنجیدہ کیا دوسرے جسقدر
اپنے کو میسر تھا اور اوس سے خوشی حاصل تھی اوس خوشی کو اپنے ہاتھ سے
کھویا مثل مشہور ہے پرائے کو شگون کے واسطے اپنی ناک کٹائی تیسرے نام
حسدی پایا اب اس مرض کا کیا اچھا نسخہ ہے کہ نہ دام خرچ ہووین اور
نہ کچھ پیسا پاسی کرنی پڑے اور آرام بخوبی ہو جاوے چار شخص برابر کے
حصہ دار ہوتے ہین ایک تو وہ جو روپیہ خرچ کر کر نیک کام کرے اور

دوسرا وہ جو اوسمین تن و دھن سے شریک ہووے اور تیسرا وہ جو خرچ کرنیوالا
ہمت بندہا وے اور چوتھا وہ جو من مین ایسے کام کو دیکھکر خوش ہووے
اسیطرح کا عذاب مین بھی سمجھ لینا چاہیے کیے اب اس مین کیا خرچ ہے
جو من مین خوش ہو جاوے اور چوتھائی کا مالک بنے یہان بھی آرام
اور وہان بھی آرام

ہنر لکھنے کا سیکھ آیا نہ ڈھنگ
قفل جیسے کام سکے رہتا
بات جب پیر عمل نہ کرتا ہو
کام اپنے کو جسنے پہچانا
وقت ہر کام کا عقد رکہ

وہ دوات و قلم سے کیونکے ہنک
زنگ چڑھنے سے وہ بچا رہتا
فائدہ سیکھنے سے پہر کیا ہو
لوگ کہتے ہین اوسکو ہے دانا
وقت پر کام ہووے تا کہ بسر

شرح

دیکھیے لکھنا تو ایک حرف کا نہین آتا مگر قلمتراش تمام دن ہاتھ مین ہو
لکھنے کے نام تو کبھی ایک صفحہ بھی نہین لکھتے مگر دس پانچ قلم کی خرابی تو روز
آجاتی ہے اور دوات کا شوق سیاہی ہر روز بدلا جاتا ہے سچ ہے نا پڑے
سجا ہین انگن پڑھا لکھے نہ پڑے ہے نام محمد فاضل فقط جبکہ قفل کام مین
آتا رہتا ہے اوسپر نوبت زنگ لگنے کی نہین آتی اس سے یہ غرض ہے
کہ جو شے کام مین آتی رہیگی وہ قائم رہیگی اور اوس سے مطلب براری بھی ممکن
فقط جس راہ نہ چلنا اوسکے کوس کیا شمار کرنے جس کام کو نہ کرنا ہے اوسکے
سیکھنے مین وقت ضائع کرنا ہے انسان کو چاہیے جو کام اپنے ذمہ

ہے اوسمین ہی پیروی کرے تو حاصل اوٹھاوے گا دیکھیے خدمتگار
اگر خدمتگاری کے کاموں مین شعور پیدا کرے گا تو اوسکی ترقی ممکن ہی اور اگر
مالک کے کاموں مین دخل دیگا اور جو کام مالک کے ہین وہ کیا چاہیگا تو خراب ہی
ہوگا جیسے کوا ہنس کی چال چلا اپنی بھی بھولا اور جو کام خدمتگاری کے ہین وہ
مالک سے نہین ہوسکتے مالک کا ایک گھنٹہ دس پانچ روپیہ کی قیمت رکھتا ہے
خدمتگار کا ایک گھنٹہ برابر ایک پیسے دو پیسے کے ہوتا ہے پس مالک کو ایک
گھنٹہ اپنے کام مین لگانا بہتر ہوگا فقط انسان کو چاہیے کہ واسطے اپنے کاموں کے
وقت کو تقسیم کرے اور جو وقت جس کام کا مقرر کیا ہے اوس وقت اوس کام کو
ضرور کرنا چاہیے اگر ایسی قید نہوگی تو کبھی وقت پر کام نہوگا اور جب وقت پر
کام نہوا تو وہ کام کبھی درست نہوگا بلکہ آہستہ آہستہ اوس کام کا کرنا
بھی بند ہوجاوے گا اسی واسطے بزرگوں نے اکثر قید مقرر کی ہے کہ بغیر قید
کے نادانوں سے مطلق کچھہ نہوسکیگا اس مقام پر تذکرہ مفصلہ ذیل بھی بہت
ضرور ہے اکثر دیکھنے مین آیا ہے کہ جہان کسی شخص کو دو چار کام ایک وقت مین
درپیش آئے اب وہ شب و روز تفکر مین ہے کبھی کسی کام کی طرف توجہ کرتا ہے
کبھی کسی کام کی طرف پورا کوئی نہین کرتا یہ بھی بڑی نادانی ہے انسان کو چاہیے
کہ جب ایسا اتفاق کہ جسکا ذکر اوپر آیا ہو جاوے تو تشویش نکرے اور جسقدر
کام کہ درپیش آوین اون مین سے ایک ایک کام نمبروار حسب ضرورت انجام
دیتا جاوے باسانی سب کام پورے ہونگے

یہ غرور اک طرح کی گھاس ہی بس   زہر رکھتی ہی جسکی ہر اک نس ؀

کوڑے کرکٹ مین آپ لہراوین ۔ پاچین ڈہونڈہیئے توکب پاوین
بے محل بولنا چھلکنا ہے ۔ سچ تو یہ آب کو ٹپکنا ہے
گفتگو اوسکی آوے سبکے پسند ۔ وقت خاموشی کہنا کردے بند
ہونا شرمندہ بے تمیزی پر ۔ زوروالون سے پس تو ہے بہتر

تشریح

سچ ہے غرور نہایت سخت زہریلی گھاس ہے دیکھیے زہر کا کھانا آدمی کو دنیا سے اوٹھاتا ہے مگر اسکا زہر ایسا بُرا ہے کہ دنیا اور دین دونون سے خارج کرتا ہے یہان لعنت کہلاتا ہے وہان جہنم کی آگ مین جلاتا ہے یہان نیچے دیکھتا ہے وہان سُولی پر چڑہاتا ہے یہان نیک آدمیون سے علحدہ کراتا ہے وہان شیطان سے جاملاتا ہے حقیقت ہے کہ یہ گھاس کمینون کے دل مین کہ جو منزلہ تودہ کوڑے کرکٹ کے ہین پیدا ہوتی ہے اشرافون کے دلمین کہ منزلہ باغ ہے اوسمین اسکا پتہ بھی نہین یہ غرور ہی آدمی کی زبان کو خراب کراتا ہے آتا کچھ نہین مگر جوش کا انتہا نہین حقیقت مین ایسے بولنے سے اپنی آب کھونی ہے دوسرے سمجھ لیتے ہین کہ صورت بہت اچھی مگر سیرت کے نام خیر و عافیت اور جس شخص مین غرور نہین ہے اوسکی گفتگو بہت معقول جب کہ چُپ رہنے کا وقت آوے چُپ ہو جاتا ہے اپنی تعریف نہین کرتا اور اگر کاتشلے کوئی کلام جابجا نکل جاوے تو بہت شرمندہ ہوتا ہے پس نیکبختی کے نشان چہرہ پر جھم جھماتے ہین اور جاہلون کی یہ صورت ہے کہ قصور بھی کرین اور نادم نہ ہووین چوری و سینہ زوری

خرچ کرنے کو جب بڑہاؤ ہات	اپنی تہیلی سے پہلے کر لو بات
درجہ اوسط سے جو گذرتے ہین	صاف نیکی سے وہ اوڑتے ہین
جبکہ دنیا ہے جلد تو دیدے	یا ہو جلدی جواب مین اوسکے
جسنے پایا ہے نیک خدمتگار	مل گیا مفت صحبتی غمخوار
سمجے نوکر کی قدر کیا تو لو	اپنے گہر کی فصیل تم بولو

شرح

تہیلی سے بات کرنے سے یہ مراد ہے کہ انسان اپنے گہر کو دیکہ لے جسقدر
پونجی موجود ہووے اوسکے بموجب خرچ کرے اگر زیادہ خرچ کرے گا تو ظاہر
ہے کہ خواہ قرض لانا پڑے گا یا چورانا پڑے گا ایسے خرچ کرنیوالے کو
شہ خرچ نہین کہا جاتا اسکا نام فضول خرچ ہے شہ خرچ وہ ہے کہ بخیل
نہین ہے اور اپنی استعداد کے بموجب خرچ کرتا رہتا ہے مگر جو اپنے
درجہ سے گذر جاتے ہین وہ بیشک نیکی سے مقابلہ کرتے ہین ایسے شخصون
کے پاس نیکی نہین ٹہہر سکتی جب کہ زیادہ خرچ کیا ہے بے شبہہ ایمان مین
فرق آوے گا اور بہ نسبت آرام کے تکلیف زیادہ پاوے گا وہی فضول خرچ
کہلاتے ہین سچ ہے جسقدر چادر ہو اوسیقدر پیر پسارنے چاہیے ورنہ خواہ چادر کو
نقصان پہونچیگا یا پیر کو گرمی سردی اثر کرے گی پس زیادہ پیر پسارنے
سے کیا حاصل ہوا فقط اگر خدمتگار نیک ہے حقیقت مین وہ بجاے
دوست غمخوار کے ہے اور جیسے شہر پناہ سے شہر کی حفاظت متصور ہے
اوسی طرح نیک خدمتگار گہر کی پناہ ہے سچ ہے آدم کمیا بست

جب کہ انسان غصہ کرتا ہے	وہ وہیں آنکھ کو جھپکتا ہے
جب تو غصہ کی جان نادانی	اوسمین ہوتی ہے اپنی ہی ہانی
ہے غلط جو ہنسی کو جانے دلیل	کھل کھلانا کرے گا اوسکو ذلیل
جو بچا چاہے ہان قصوروں سے	کرے پہ ہینہ وہ فتوروں سے
روپیہ لالچی کو آتا ہے ۞	بلکہ کچھ گھر سے اوسکے جاتا ہے

تشریح

ظاہر ہے کہ غصہ والے کو دور اندیشی نہین رہتی جو چاہتا ہے سو بکتا و سمجھتا ہے بلکہ بس نظر بند ہوئی زبان کھلی اور اگر غصہ والے کی صورت بھی دیکھیے تو بھی ایسی ہی حالت ہو جاتی ہے کہ مارے غصہ کے آنکھ تو بند کر لیتا ہے اور زبان ترتر چلی جاتی ہے اور غصہ صرف نادانی سے پیدا ہوتا ہے اور اپنا صریح نقصان کرتا ہے فقط بعضے شخص کا ایسا دستور ہو جاتا ہے کہ جب اوسکو کسی بات کو صحیح کہنا ہے تو بجاے زبان سے کہنے کے وہ ہنس دیتا ہے وہ اپنی ہنسی اور کھل کھلانے کو یہ سمجھتا ہے کہ اوس سے ثابت ہو جاوے گا کہ مجکو اقبال ہوا مگر یہ غلط ہے اور ایک طریقہ بیہودگی کا ہے فقط ایک بیہودگی نشست و برخاست کی اور دیکھیے کہ قصور کرتے ہین اور عزت چاہتے ہین مثلاً زید واسطے ملاقات بکر کے گیا اب بکر اپنے مکان مین گدی تکیہ لگائے بیٹھا ہے زید کہ جسکی طبیعت مین کچھ رعونت زائد ہے بکر کے پاس پہونچا ابھی سلام بندگی بھی پوری نہین ہوئی کہ آپ برابر تکیہ کے جا بیٹھے اور امیدوار ہین کہ بکر اونکی کچھ تعظیم و تکریم بڑہ کر کے کرے کہیے آپ کو

سر پہ چڑھا ہے یا گریبون سے تانگ دے یا کھونٹی سے لٹکا دے کیا کہے با بو ا
اب حضور اپنے کامون اور چالاکیون کی ثنا خوانی کرنے لگے اور امیدوار ہین
کہ بکر کچھ بڑھ کر تعریف کرے اب اپنے منہ سے ہیرا لعل موتی تو بن گئے
کہیے اب کیا باقی رہا ہان اب بکر کو انیٹ پتھر کہنے کی بے شک جگہ چھوڑی
ہے جب حضور تشریف فرما ہونے لگے تو کھڑے دیکھتے ہین کہ پہلے بکر سلام
کرے تو ہین سلام کر کر چلون یہ سب رعونت ہے یا کیا چاہیے یہ تھا کہ جو
بکر گدی پر بیٹھا تھا تو آپ نیچے گدی سے بیٹھتے تو بکر تعظیم کر کے اپنی گدی پہ
بیٹھاتا اب زید کی بھی عزت ہوتی اور بکر بھی نہایت خوش ہوتا اگر زید اپنی
تعریف آپ نکرتا تو بکر کرتا عجب مزہ دونون کے ہاتھ آتا

جب کسی دکھ ضرر کا خوف آوے	گر تو ہمت وہ خوف ڈرہاوے
زیادہ اوس دکھ سے اوسکا ڈر مارے	پھر وہ دکھ آپ بھی پکڑ پچھاڑے
جو سہارین ہین دکھ کو راضی سے	ہین ہراتے وہ شیر بازی سے
حاسدون کا نکر تو فکر اے مرد	وہ حسد خود بنادے اونکو زرد
حاسدی بغض کار کمینہ ہے	جس کسیکا سیاہ سینہ ہے

تشریح

اکثر دیکھنے مین آیا ہے کہ بعضے آدمی پیش از مرگ واے ویلا شروع کر دیتے ہین
اور جس بات کا خوف کرتے ہین وہ ظہور مین نہین آتی پس ناحق کچھ
عرصہ تک رنج اوٹھاتے ہین یہ وہی مثل ہے کہ آب ندیدن و موزہ از پا کشیدن
اور بعدہ اگر وہ دکھ بھی آگیا تو اب دکھ ستاتا ہے دیکھیے ایک دکھ دو بار

اوٹھایا اگر ہمت کرکر اوسوقت خوف کو ہٹایا جاتا تو خوف کے دکھ سے تو بچ گیا فقط اور جو شخص دکھہ کو راضی سے برداشت کرتے ہین وہ حقیقت مین شیر ہین شکست دیتے ہین جب کہ دکھہ آوے تو انسان کو سمجھنا چاہیے اگر سکھ نا تو دکھہ بھی نرہیگا مگر ہمت کو زور و بازو دونون چاہیے فقط حقیقت مین حاسد دو طرف کا دلمین فکر لانا کچھہ ضرور نہین اونکی جان کو وہ حسد خود جلا دیتی ہے حاسدون کو مردہ سمجھنا چاہیے حاسد پر افسوس آتا ہے آپ دکھہ پاتا ہے اور دوسرون کا برا چاہتا ہے اوسکی یہ آرزو رہتی ہے کہ دوسرے بھی اوسی کے موافق ہوجاوین بلکہ یہ کہ اگر کسیکی تعریف ہوتی ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اوسکی مذمت ہووے ہان اگر ایسی حسد ہووے تو چندان مضائقہ بھی نہین کہ اگر انسان ایسا چاہے کہ جیسا دوسرا ہے ویسا مین بھی ہوجاؤن تو خیر اسمین دوسرے کا برا تو نہ چاہا اپنے ہی گھر مین آگ لگی رہی اور جو قسمت والے ہین تو بامید اپنی ترقی کے نیک کامون کے کرنے مین مصروف ہوئے

جاگتے جسکو سپنا دکھنا ہو	چوسر و گنجفے کا شغل کرو
جوے بازی کا جسکو شوق ہوا	شرعی پنج عیب سے وہ ہوا
پہلے لیوے ہے چوپڑ خانہ	بعد ملتا حرام کا کھانا
پھر خرابی کے حال مین پڑتے	دیکھا برسون ہین قید مین سڑتے
پیر مین بیڑی ٹوکری دھرتے	عاقبت مین بنا کے گل جھڑتے

شرح

دیکھئے جسوقت انسان چوسر گنجفہ شطرنج وغیرہ کھیلتا ہے اگر بازی

جیتا پس نہ معلوم حضور کے ہاتھہ کیا نعمت لگی نہایت خوش پھولے نہین سماتے
مگر ظاہر اتو یہی دیکھنے مین آیا کہ زمین مین ہاتھہ رگڑنے پڑے آنکھین نیچی کرنی پڑین
اور جب اوٹھے تو ہاتھہ جھاڑکے اوٹھے مگر حضرت کے دل سے پوچھیے تو گویا
بادشاہت ہی ملی اصل مین تو کاٹھہ کے کھلونے یا کاغذ کے پرچہ کو ہی بادشاہت
نامزد ہوئی تھی مگر کھلاڑی نے وہ بادشاہت اپنے ہی کو مانی پر کیا ہو کہین
جنکے دلدری کا بھی پیٹ بھرا ہے ہان جاگتے سپنے مین پڑنا ہے کہو اگر اتنی
دیر مالک کا نام لیتے بھجن کرتے معرفت کی کتاب کو دیکھتے یا کسی دوسرے ہی کا
کام کر دیتے یا اپنا ہی کچھہ دنیا کا کام کرتے تو کیا دلدری ہی بنے رہتے نہین سچے
شاہنشاہ ہوتے اور حضرت اعلی کیطرف سے کہ جنکے گلے مین ہار شکست کا پڑا
ہاتھہ ہی دھو بیٹھے کاٹیے تو خون نہین نہ معلوم کہان سے اسقدر خشکی آگئی
کہ جو حوصلہ سمائی مین بھی گنجائش نرکھے وہ ایک دم بھر کی جھوٹی خوشی کے
لالچ ہزارہا سچے دم کھو کر بیدم ہو بیٹھے اور اگر کاشکے کسیقدر نمی رہ گئی تو نیچی
گردن کر کر رووں رووں کرنے لگے واہ اچھے کرم ٹھوکے

نشہ بازون کی راہ مت سیکھو	اونکی صحبت کو ترک کر دیجو +
دم لگانا جگر جلانا ہے	دم نہین منہ پہ دم لگاتا ہے
نشہ پینا خراب کرتا ہے	دل کو غم سے کباب کرتا ہے
سونگھنا عطر کا عذاب نہین	پر کرے گا خراب تیرے تئین +
کیونکہ بنیاد خرچ وعیش کی ہے	جڑ مرض کی ہی اور طیش کی ہے

شرح

جسوقت یارنی دم لگایا اور پھر دھوان زور سے اوپر کیطرف منہ کر کر چھوڑا
ایسا معلوم ہوا کہ جاننے اونکے پیٹ مین سے منہ کی راہ دم نکل کھڑی
اب ڈر لگا کہ کہین سینگ بھی نکل آوین مگر

چوپائی

سام تھ کو نہین دوش گوسائین	رب سد سد پاوک کی ناٹین
جنے دولت زمین مین دابی	جیتے جی جان گو رمین ڈھاپنی
اندھے لوبھے پہ جوکہ ہنستے ہین	ہنس کے ناحق بلا مین پھنستے ہین
رس کر نیکی راہ مین پڑنا	اپنے ہاتھون سے آپ ہی مرنا
بے وقوفون کا یہ وطیرہ ہے	مال کھونا گویا ذخیرہ ہے
دنیا دنیا مین سر خرو کرتا	گویا بیکنٹھ کو گرو کرتا ÷

تشریح

بس تخیل کی دن رات گرہسٹی ہی مین چارپائی ہے اگر چرتے ہین تو وہا
اگر لید کرتے ہین تو وہان مرنے پیچھے چارپائی تو گئی پہ کالی کالی صورتی
لمبی لمبی دم کر کر شکر اگر وہان ہی موجود فقط اندھے لوبھے پہ ہنسنا
گویا خدا پر ہنسنا ہے مثل ہے بیٹھے دوش کہ کمہار پے دوش جب خا
ہنسے تو ناحق بلا مین پھنسے اب موت سامنے ہی کھڑی ہے نہیں
اپاہجون کی مدد کرو اونپر رحم کرو خدا سے اونکے آرام کے لیے مستدعی
فقط اس بے وقوفی کو دیکھیے کہ بالشت بھر زمین ہے اوسپر کوا
دو سہ ابھی دعوی کرتا ہے اب آپ کہتے ہین کہ سارا گھر پھونک دو

پر زمین ندو نگا اب فوجداریان کچہریان ہونے لگین مگر صاحب ایسے لوگ اپنی
زبان کے بڑے سچے ہوتے ہین حقیقت مین اپنے ہاتھ سے ون دوپہرے
اپنے گھر مین آگ لگاتے ہین اب دن رات قانون قانون پکارتے ہین اسکو
دے اوسکو دے اسکی ہتھیلی گرم کر اوسکی ہتھیلی گرم کر قیدیون کی طرح
کچہری مین حاضر کھڑے ہین سچ پوچھو تو گھر مین ہی آگ نہین لگاتے مگر اپنے
تن کی جھوپڑی کو بھی پھونک دیتے ہین واہ رے پکا پن کیون نہو تن دھن جاتا رہے
پر بالشت بھر زمین نچھوڑی کسی نے سچ کہا ہے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے
پورے ایسے ہی ہوتے ہین چھٹانک بھر کا نقصان اوٹھانا برا سمجھا اور دو چار
من کا بوجھا بہت خوشی سے اوٹھاتے ہین بے شبہہ لدو ہین

جو کہ عورت پرائی کو دیکھے	نام بد اور نرک کو وہ پیکھے
بچھو چھونے سے ڈنک مارے ہے	فاحشہ کی نظر ہی جارے ہے
عورت اور شیشہ دونون خطرہ مین	چھونا کیا بھاپ ڈالے جھگڑے مین
عیش دنیا کے گر کیے مین ترک	مل گئی ہے بہشت چھوٹا نرک
گالی اور مار نا کہا ہے عذاب	کر دیا ہاتھ اور زبان کو کباب

تشریح

فاحشہ سے بچو اور نہین بچھو نے کہا یا بعضے کہتے ہین کہ دیکھنے مین کیا ہرج
ہے ہم کچھ اوسکی صحبت تو نہین کرتے پھر اسی سمجھ کے موجب اوس سے
کلام بھی کرتے ہین پر کہتے ہین کہ بولنے سے کچھ ہوا جاتا ہے غرض
آہستہ آہستہ دیکھتے بھالتے اندھے کوئے مین گرتا ہے اسی طرح

نیک عورت کو بھی خطرہ ہے صحبت بد کے پاس نہ ٹھہری ہووے جیسے مجلس
سے آئینہ مین کدورت آتی ہے ایسی عورت کی عزت بات کی بات مین
رہتی ہے گالی دینا اور مارنا بہر حال بُرا ہے اور اپنا عوض آپ لینا
خلاف حکم حاکم دین و دنیا ہے

جو مذمت سنین ہین اورونکی	کان مین رکھین کہان بھورونکی
بدیگانہ سے نیک بیگانہ	عاقلون نے اسے بھلا جانا
ہے دیا اور دیا یہ دونون ایک	جب دیا تب کری دیا ہے اینک
صبر والے کو روز ضیافت ہے	اوسکا کھانا بدون آفت ہے
دم کا کرکے بھروسہ کون جیسے	جبکہ دم بھر نہ خود ہے صبر اسے

تشریح

جو شخص دوسرے کی مذمت اپنے حظ دل کے واسطے سُنتا ہے وہ اوس
شخص کے عذاب کہ جسکی مذمت ہوتی ہے اپنے سر پر لیتا ہے اور کلام مذمت
جسکے کان مین پہونچے گویا بھُنگلے و بچھو کان مین گھسے دن رات چین نہین
فقط ضیافت اچھے کھانے کو کہتے ہین اور اچھا کھانا وہ جس سے طبیعت خوش
ہووے پس صبر والے کے آگے جو کھانے کو آیا اوسی مین شکر سمجھتا ہے کہ
ضیافت ہوئی یا نہین اور جو بے صبرے یا زبان کے چٹورے ہین کھاتے جاتے
ہین رنج نہین بھرتی دیکھیے گئے کو ہزار پیٹ بھر کے بھی کھانا کھلا دو پر نیت
زمین مین دیکھا بھالی سونگھا سانگھی ہی کرتا جاوے گا انسان کو واجب ہے
کہ دوسرے کی پتّل کو نہ دیکھے ہان اپنی پتّل کی مکھیان اوڑاوے ورنہ نہ

...نکی نہ وہ بلبلی فقط غور کی جگہ ہے کہ انسان ایسے بے بنیاد قلعہ کے اوپر تو مین چرہا ہوا
...ہے کہ جسکے قیام کا ایک لحظ اعتبار نہین انسان اس دنیا کی اوج و عیش
...ین ایسے سست و مدہوش ہو جاتے ہین کہ انتہا نہین اور مرنے کا تو نام
...نکی یاد سے مطلق سہو ہو جاتا ہے یہ نہین جانتے کہ موت دونون کانون سے
...مری ہے جب آوے گی کچھ نہ سُنے گی غور کیجیے کہ ایک روز جانا ہے پس سفر کے
...سامان کا فکر کیون نہین ہوتا اور جب تک اسکا فکر نہین ہے نیک کام بنتا
دشوار کیا ہوا جو بڑے آدمی ہو گئے ایسے ہاتھی سے تو چیٹی بھلی

جبکہ حاکم خلاف عدل کرے
بخشش و صافت صاف ہو مہ نکیہ
مت کہ وہ جلدی پار رہنے مین
اچھے کامون مین اصلاد یہ نکہ
ان پڑھا نیک خوب اچھا ہے

ظلم کا بوجھ اپنے سر پہ دھرے
بد الینے کے چھوڑ دو تم صیب
ہان کہ وہ جلدی بد سے بچنے مین
بد عمل ترک کر اور یہ نکرہ ✢
نیکی بن علم محض کچا ہے

تشریح

...قیقت مین جو حاکم کیطرف سے عدل نہوا تو اوسنے اپنے ہی ساتھ تو
...بے انصافی کی کیونکہ یہان نام بد پایا وہان جو رخند اہوا فقط ایک نظر سے
...ہی تو یہ صحیح ہے کہ نیکی بدیگران و بدی با خود باید کرد اور دوسری نظر سے
...یہ کہ نیکی با خود و بدی با دیگران دیکھیے پچھلے قول کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے
...انسان کو اسواسطے بنایا ہے کہ نیک کام اور عبادت کر کر بہشت کی عیش
...حاصل کرے پس اگر انسان نے خلاف کیا اسکے تو اپنے ساتھ بدی کی

یا نہین پس ایسا چاہیے کہ اپنے ساتھ نیکی کرو کہ جو شست مین پھونچو اور بدی کرا
دل کے ساتھ جو دل چاہے سو نکرو دل پر سوار رہنا چاہیے دل کو اپنے ا
سوار نکرانا چاہیے یہ نفس امارہ اور ہے اور تم اور ہو دیکھو تو تم کہتے ہو کہ میں
دل سکھی دکھی ہے تو تم اپنے کو دل کا مالک بناتے ہو کہ دل تمھارا
جو تم سے علیحدہ نہوتا تو یون کہنا تھا کہ مین دل دکھی سکھی ہون سو کوئی نہین
فقط اگر کوئی اچھا کام کرتا ہے اوسکی بنیاد اوسی وقت ڈالدینی چاہ
کہ شاید سہو نہو جاوے اور جو کسی ضرورت سے کوئی بری بات مین شا
ہوتا ہے تو ٹالا بالی ضرور ہے کہ شاید وہ بباعث دیر ہونے سے
ٹل جاوے فقط جس شخص مین علم ہے اور چلن اچھا نہین رکھتا وہ آ
نیک چلن سے بہر حال برا ہے

جو بزرگون کے خدمتی ہونگے	بے تردد وہ جنتی ہون گے
جو کہ رکھتے ہین علم سے بہرہ	اونکو آرام و عیش ہے گہرہ
لو ہا ترتا ہے کاٹھ کے ہمراہ	نیک صحبت مین تر گئے گمراہ
ہان زبان اپنی بس کرو تم قید	قید تمکو کہین کرا ئے نہ زید
ہاتھ اپنے کو روک کر رکھو	بس مزہ زندگی کا تم چکھو

تشریح

ہاتھ روکنے سے یہ غرض ہے کہ غیر کے مال پر نظر نکرو پرایا حق ایسا ہے
جیسے آستین کے اندر سانپ مگر سننے مین ایسا آیا ہے کہ رشوت کھانیوالے
اپنے کو حلال خور کہتے ہین اور جو رشوت نہین لیتے اون کو نادا

کم نصیب و کمتر کہتے ہین اور اپنے تئین نصیب ور و دانا و بہتر فرماتے ہین اونکا بیان ہے
کہ بدون مرضی خدا بھی کچھہ مل سکتا ہے ہمارا لینا ہوتا ہے سو لیتے ہین اور کچھہ مفت
بھی تو نہین لیتے جسکا کام کرتے ہین اوس سے لیتے ہین ہمکو بہت سی تدبیرین کرنی پڑتی
ہین حاکم کو سو وہی راہ دکھانی پڑتی ہے جب کچھہ ہاتھہ آتا ہے کیسے یہ حلال خوری ہے
یا نہین ہان صاحب بیشک مگر بید شاستر قرآن انجیل وغیرہ یہ تو امتناع واسطے لینے
رشوت کے خلاف ہی مرضی خدا کے کرتے ہون گے کیونکہ کہتے ہین کہ لقمۂ طیب
باید خورد عدل باید کرد شیر و بکری دونون ایک گھاٹ پانی پئین حق پر ایا نانکا
اوس سور اوس گاے مگر خدا اپنی مرضی کو ان راشی صاحب کے کان مین
آکر کہہ جاتے ہون گے واہ ری قسمت خدا بھی ملجاے اور حرام کا مال بھی
ہاتھہ آجاے اور بعضے ہندوون مین سے ایسا بھی کہتے ہین کہ ہم نے پہلے
جنم مین دیا تھا اب پاتے ہین اون سے سوال ہے کہ پہلے جنم مین آپ نے
کیسے دیا تھا خیرات کیا تھا یا کہ جس شخص سے اب تم جس طرح لیتے ہو اوس
شخص کو اوسی طرح دیا تھا اول تو خیرات کا واپس لینا کسقدر زبون ہے
اور ماسوا خیرات کے دیے کا عوض تو مالک کے یہان سے ظاہر ہو کر ملا کرتا
ہے اب اگر لینے والے نے زبردستی و فریباً لیا تھا سو تم عوض مین اب زبردستی
اور فریباً لیتے ہو تو آپ ہمکو اب اتنا سمجھا دیجیے کہ یہ کسطرح اعتبار ہو کہ پہلے جنم مین
تم سے اوس شخص نے زبردستی لیا تھا سو اب تم لیتے ہو شاید ایسے ہو کہ تم ہی
اب زبردستی لیتے ہو کیونکہ دونون مین سے ایک کا لینا زبردستی سے تو تمھاری ہی
قول کے بموجب ثابت میری سمجھہ مین تو چوری کرنا جوا کھیلنا وغیرہ ابس رشوت

لینے کی نسبت تو بہت اچھے ہین یہ راشی دن دوپہرے آنکھہ مین دھول ڈالے لیتے ہین بڑھکر کے جو عذاب ہے سو یہ کماتے ہین اور جو کہ اِنکی کمائی غلیظ ہوتی ہے اور وُنکو دکھائی اور اُنکو تو نرک جیتے جی مِلگیا مصرع مالِ حرام بود بجای حرام رفت ٭ خوب عیاشی کی اچھی پوشاک پہنی پیچوان حقہ لگایا دھوم دھام سے شادی کی مکان بنوایا سواریون پر چڑھے دوچار حرام خورون کا پیٹ بھرا کہ جس سے اسامی تلاش کر کہ لاوین مگر اُنکو یہ نہین معلوم

دوہا

کبیر دربل کوئی نہ ستائے جاکی موٹی ہاے ٭ بنا جیو کی کھال سے سار بھسم ہوجاے

بعضے صاحب فرماتے ہین کہ کیا کرین بغیر رشوت کے تو کام ہی نہین چلتا دس روپیہ مہینے کے نوکر گھر مین دس آدمی کسطرح روٹی کھاوین اور عزت رکھین اونسے پوچھا جاوے کہ جسکو صرف پانچ روپیہ ملتے ہین اور گیارہ آدمی گھر مین ہین اونکا گذارہ کسطرح ہوتا ہے یہ انسانون پر عجیب غفلت کا پردہ پڑا ہے کہ ناحق وناروا اپنی عزت کو جو دس روپیہ کے لائق رکھنے کی تھی برابر بیس روپیہ والے کے رکھا چاہتے ہین کیا دس پانچ روپیہ مین شادی نہین ہوسکتی کیا ناریل کلی گڑگڑی پینا حقہ نوشی نہین ہے کیا زمین اور بان کی چارپائی پہ سونا نہین ہے مصرع چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک ٭ کیا دال روٹی سے پیٹ نہین بھرتا کیا موٹا کپڑا پہاڑے کھاتا ہے کیا چھپر رہنے کو نا ہین کرتا ہے کیا پیرون چلنا بیمار کرتا ہے واہ ایک ذرا سی سمجھہ کی کسر ہے ورنہ دن ورات اسی سامان سے عیش وعشرت مین گذر سکتی ہے اور دن ورات کے

کا نا بناری سے فکر سے رہائی ہوتی ہے آنرا کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک
مگر عقل و ایمان پیش چنین مردان سے بباید اور جو رشوت کی دولت سے دولتمند
ہوا چاہتے ہین وہ ہزار رشوت لین اور ہزار سر مارین ایک نہ ایک دن ایسی
آپڑتی ہے سو سب کسر نکلجاتی ہے اور کنگال ہی دیکھتے ہین اور اونکے
ٹوکرے مین تنکے کوڑے جھاڑو ہی نظر آتا ہے برس روز مین سنی
و شنوم دونون برابر ہوجاتے ہین اور دیکھیے کہ کیا عزت آدمی کی
رکھی رہتی ہے ہان وہ بڑا عزت والا ہے جو اپنے حق کو اپنے
کام مین لاتا ہے بعضے کہتے ہین کہ ہزارون آدمی رشوت کھاتے ہین
کچھ بھی نہین ہوتا کوئی ایک دو کی شاید خرابی آگئی آگئی ورنہ خیر صلاح صاحب
یہان کے حاکم کو صرف کمرہ ہی کے اندر کا دکھیتا ہے اور کسیکو رعایت
بھی ہوجاتی ہے مگر خدا کو تو سارے دیکھتا ہے مثل ہے کہ کسی اوستاد
نے اپنے دو شاگردون کو دو کبوتر دیے اور کہا کہ جہان کوئی نہ دیکھے
وہان اونکو مار لاؤ ایک شاگرد تو کوٹھری مین گھسکر مار لایا اور اوستاد
کے روبرو رکھدیا دوسرے شاگرد نے ادھر اودھر پھر کر کبوتر کو
زندہ واپس لاکر اوستاد کے روبرو رکھا اوستاد نے دریافت کیا
کہ کیون نہین مارا اوس شخص نے جواب دیا کہ آپ نے ایسا فرمایا تھا
کہ جہان کوئی نہ دیکھے وہان ماریو چنانچہ ایسی جگہ مجھکو کوئی نہ ملی کیونکہ
خدا سارے حاضر و ناظر ہے اوستاد یہ سنکر بہت خوش ہوئے
اب دیکھیے کہ کیا ہوا اگر شرارت راشیون کی یہان کے حاکم کو

نہ معلوم ہوئی مگر حاکم مطلق سے تو نہین چھپ سکتی اب بعضے بھیا ایسے بھی کہ
ہین کہ خیر وہان کا کچھہ مضایقہ نہین ہے کون جانے کیا ہوگا اور کیا نہوگا
جو کچھہ ہوگا سو دوسرا تو نبجائیگا اور اب تو مزہ سے گذرتی ہے فرمائیے یہہ دلیل
علامت خاکہ بدی کی ہین یا نہین اور اونسے پوچھیے کہ وہ مرکے کہان جاوینگے
یہان ہی تو رہین گے کیا غلاظت اور موری ہین کیڑے نہین ہوتے صاحب
اونکو دور جانے کی تکلیف مطلق نہین ہوگی گھر کی گھر ہی ہین کل بلایا کہ ین
ان ہتیارون کی جان گور دگمہاٹ تک نہین جاسکیگی لاش سے پہلے ہی چلی جا
بعضے صاحب فرماتے ہین کہ ہم جو رشوت لیتے ہین سو پُن کر دیتے ہین دے
اتنے تو گلا کاٹے اور دو چار کا پیٹ بھرا بھائی یہ راشی اپنا ہی گلا نہین کاٹ
دو چار خون اور بھی کرتے ہین جس سے رشوت لیتے ہین نیم بسمل تو اوسی کو
ہین اور شاہنشاہ کو داغ لگاتے ہین اور حاکم آگن داتا کو گالیان کھلاتے
اور جو اصل مین رشوت نہین لیتے اونکو بھی بدنام کراتے ہین ایک مچھلی
سارے جل کو گندا کرے مگر ہزار ہو ایماندار کا بال بانکا نہین ہو سکتا
ایسا ذکر سننے مین آیا ہے کہ ایک مخبر نے کسی تحصیلدار متدین کی نسبت
صاحب کلکٹر بہادر سے اطلاع رشوت خوری کی صاحب کلکٹر نے
تحصیلدار کو بلا کر فرمایا کہ ہم نے سُنا ہے کہ تم رشوت لیتے ہو تحصیلدار
جواب دیا کہ ہان حضور سچ ہے یہ سُنکر صاحب کلکٹر بہت گھبرائے اور فکر
پڑگئے اوسوقت تحصیلدار نے عرض کیا کہ حضور کچھہ فکر نفرماوین اصل
یہہ ہے کہ جو شخص اصل مین رشوت لیتے ہین اون کو طلب فرما کر پوچھ

سب کا یہی جواب ہوگا کہ کبھی نہ لی نہ لیتے ہین اگر مین بھی یہی جواب دیتا تو شامل
اوسی ذیل کے ہوتا اسواسطے میرا جواب اون سے مختلف ہونا ضرور ہوا
صاحب کلکٹر بہت خوش ہوئے اور رخصت فرمایا مگر صاحب جنکے منہ مین خون
لگ گیا ہے وہ ہزار کہو کب سنتے ہین کہین بڈھے طوطے بھی قرآن پڑھے ہین
ہان اگر نئی پود مین اس دریا کے پانی کی آب ریزی ہوئی تو یقین ہے کہ پھل
میٹھا آوے اور مجھکو تو یہ صاحب ضرور ہی برا بھلا کہین گے سو مین خود ہی
کہتا ہون کہ مین دیوانہ ہو گیا ہون دنیا کی عیش کو رنج سمجھا ہے بقول ولی

ریختہ

ہمن سی مت ملو لوگو ہمن خبطی دیوانی ہین
خوشی کی راہ چھوڑی ہے دکھی ہین آسمانی ہین

ہمن ان رین روتی ہین سو غم سی جان کھوتی ہین
سولی کی سیج سوتی ہین برہ کی نشانی ہین

تجھی خدمت عزیزی کی پائی لذت فقیری کی
چڑھی کشتی صبوری کی فقر کی یہ مکانی ہین

مراعق یار او جانی پیا ہر نام کا پانی
کہ اکثر ہونگی فانی ولی رامی سمانی ہین

شبد

اری رنگ جوئی لاگا سوئی لاگا

ہنسا کی گت ہنسا جانی
مرم نہ جانی کاگا ✤

گھائل کی گت وہ کیا جانی
جا تن گھاؤ نہ لاگا

برہی کی گت وہ کیا جانی
کھائی سویا نہین جاگا

سورداس جنہہ رنگش لاگا
سو زنیت ابھاگا

سب سے صورت اونہین کی ہے برہم
شوق شیشہ سے جنکو ہے ہردم

جو ہووے بری تو کیون دکھین	کالے بالونکا رنگ کیون پیکھین
نیک صحبت مین چل کے جو جاوین	آم کا پیڑ پیڑ کو گاوین +
دوسرونکے جو دکھ مین ہووین خوش	ہین قصائی کھاوین مردم کش
رحم کرنا بڑی ہی نعمت ہے	نکرے جو اونھون کی شامت ہے

تشریح

اچھا صاحب فرماتے ہیں جو اونکی صورت مین نقص نہین ہے تو کیون بار بار
لحظہ مین بندر کیطرح صورت کو آئینہ مین دیکھتے ہین افسوس ناحق وقت
کرتے ہین کیا ایک دو بار کا دیکھنا تمام دن مین کافی نہین ہو سکتا ا
اسمین یہ ہرج کمال ہے کہ جنکو صورت آرائی کا شوق ہو جاتا ہے پھر آ
کوئی اور اچھا کام نہین ہوتا اوسی مین اپنا فخر سمجھکر شاد رہتے ہین ا
صورت آرائی کام عورتون کا ہے اور سیرت آرائی کام مردون
فقط نیک صحبت مین جانے والے قدمون کو درخت انبہ کہنا چا
کیونکہ جب صحبت نیکون اور بزرگون مین گیا بیشک شیرین پھل پیدا
شعر ہر ولی را نوح کشتیبان شناس + صحبت این خلق را طوفان شنا
فقط اگر دوسرا رنج مین ہے اور اپنے تئین خوشی ہوئی بیشک قصائی بنا
چاہیے کہ ایسی تدبیر کرین کہ اوسکے رنج مین تخفیف ہووے نہ کہ اور آ
رنج کو بڑھاوے اگرچہ قصائی جانور کو مارتا ہے مگر چون کہ فوراً جا
نکال ڈالتا ہے جانور کو دکھ عرصہ تک نہین بھوگنا ہوتا مگر ایسے شخص
دوسریکا رنج بڑھایا چاہتے ہین وہ آدمی کو بسمل کی حالت مین رکھتے

بار ڈالنے سے بھی بہت ہی برا ہے فقط رحم کرنے سے یہ غرض نہین ہے
کہ قصور والے کو سزا نہ دو اگرچہ چور کو سزا نہو گی تو عدل نرہیگا اور جب عدل
نہین ہے تو ظلم ہوا پس رحم کا مطلب یہ ہے کہ رحم با عدل ہو جیسے خدا کو
رحیم و عادل کہا جاتا ہے انسان کو بھی دونون صفتون سے موصوف ہونا
چاہیے اور یہ بات اوسوقت حاصل ہوگی جبکہ انسان کی طبیعت مین
یہ خواہش ہووے کہ مخلوقات خوشی رہے ایسے آدمی سے رحم و
عدل دونون باہم عمل مین آوین گے جیسے دانا باپ بیٹے کی طرف
رحم و انصاف دونون عمل مین لاتا ہے ایسی صفت سے اکثر انسان
جو عقیل ہین موصوف ہین اور اپنی غور نظر مین اسی صورت مین لڑکی کا
بھلا ہوتا ہے باپ اوسکا بھلا چاہتا ہے اور ویسے ہی تدبیر
کرتا ہے یہہ رحم ہے اور جب باپ قصور کے عوض سزا
دیتا ہے یہ عدل ہے یہ کل صفتون انسانیت
مین عمدہ صفت ہے

اگرچہ بہت تلخ یہ پند ہے	پر انجام کو فائدہ مند ہے
اسے گوش دل سے سن اے میری جان	اسی سے بشر کو ہے امن و امان
اگرچہ دوا تلخ دیوے حکیم	تو بیمار پر ہے وہ بار عظیم
شفا اوس دوا سے جو بیمار پاے	تو پھر اوسکا دل خفا نہ کیونکہ اوٹھائے
یہ بندرابن اے شافی ہر مرض	ہو نسخہ مین اوسکے اثر الغرض

تشریح

عرض یہ ہے کہ صاف و سخت کہنا اگرچہ بُرا معلوم ہوتا ہے مگر فائدہ بہر
رکھتا ہے اور للّو چپّو کی بات ظاہر مین تو پیاری لگتی ہے مگر اصل مین
ہی بُری ہوتی ہے جیسے اندراین کا پھل دیکھنے مین بہت خوبصورت
ذائقہ مین نہایت تلخ اور صاف کہنا مصری ہے دیکھنے مین سخت اور مُنہ
مین ڈالیے تو بس آپ سے آپ گُھل جاتی ہے زبان بھی شیرین
و معدہ کو بھی فائدہ بخشتی اب چند غزل و ریختہ و شبد درج ہوتے ہین
آرزو رکھتا ہون کہ توجہ کو کام فرما کر عرض و معروض بندہ پر
التفات فرمائیے کہ دولت لازوال
حاصل ہووے ❖

شبری

ست نام ست گورو

واہ گورو نام

نقطہ واہ گورو مین چارون جگ کا جاپ ہے
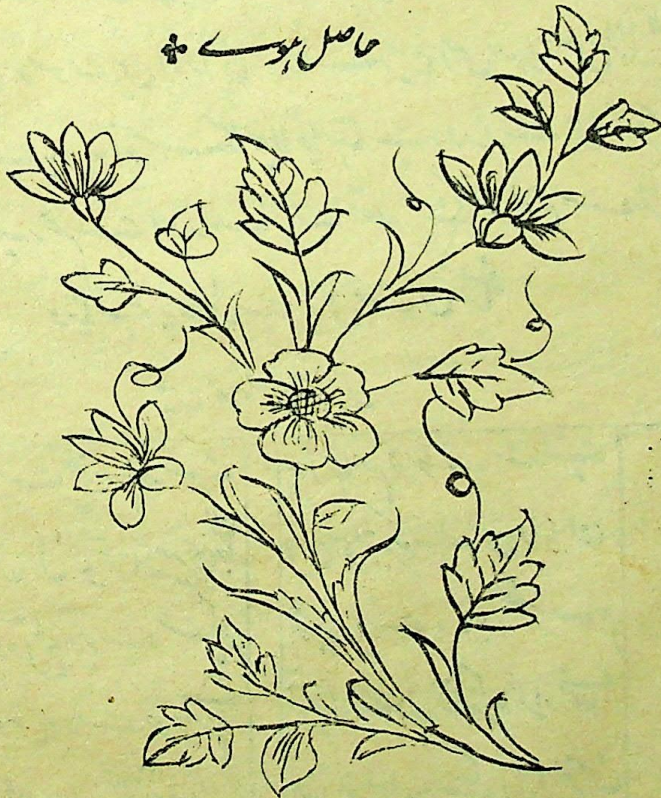
یہ دنیا جاے قیام نہین دو روز مین یہان سے جانا ہے
کیون مال خزانہ جمع کیا کسواسطے تبنوتا نا ہے

کیون دام مین دنیا کے آیا سودائی ہے دیوانا ہے
ہان صاف نکل اس پھندے سے اے جان اگر مردانا ہے

سب کام تیاگ جپ نام شبھ بھجر واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑہے اور پاک رہے سارا تن من

کیون حرص و ہوا مین جاکے پھنسا اے دل کیا تجھکو سودا ہے

ہے خوف کی جا دھوکے کی جا اس جا پہ نہایت کھٹکا ہے

کل امر ہین دنیا کے بیجا سب چھوڑ تجھے یہ زیبا ہے
اس کام مین سب کچھ بہتر ہے گر عقل سے تجھکو بہرا ہے

سب کام تیاگ جپ نام لشمبھر واہ گورو کھ بندراین
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

بے سود ہے اے دل خواہش زر اور ہیچ ہے آرایش تن
بے کار ہے خوبون کی الفت بیرنگ ہے گلگشت گلشن

بیفائدہ اسپ و فیل و شتر بیجا ہے محل تعمیر مسکن
گر عقل ہے اک ذرہ تجھکو دن رات جپا کر یہ سمرن

سب کام تیاگ جپ نام لشمبھر واہ گورو کھ بندراین
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

بھوسا گر گھور کٹھور ہوا نہین سوجھت وار اپار اہے
سنگی جہان ایک نہین اپنا تھان ناکھیو اور ادھار اہے

نیا جھجری پانی گھٹ اکنپت ڈگمگ مجھ دھار اہے
ست گورو رام ہی پار لگا دین دوسر کون سہار اہے

سب کام تیاگ جپ نام لشمبھر واہ گورو کھ بندراین
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

منزل دور راہ ہے اٹپٹ سر اوپر بوجھا بھارا ہے
کام کرودھ مدھ گھیر لیوے ہے بھاگیو نہین کہون او بارا ہے

بیت مولانای روم ❁ چیست دنیا از خدا غافل بدن ❁ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن ❁

جب کھین ہلین بھیوتن من کوئی سُنے نہ تیری پکار رہا ہے
چھن مین تن دھن لوٹین تیرا تاتے اب بھی بچار رہا ہے

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

درلبھہ جنم بھیوہ تیرو کیون واہ گورو نہین گاتا ہے
پچھتیٔی ہے پھر اوسر چوکے من مایا مین بھرماتا ہے

جب کال بھوانگم اے ڈسے تب کوئی سنگ نہ جاتا ہے
ہو ہوشیار ذرا اوٹھہ بیٹھو سنو سنگم یک باتا ہے

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

جو دور کی کہنے والے ہین اور اس کوچہ مین رہتے ہین
وہ تلخ بہت کچھ کہتے ہین گو رنج و مصیبت سہتے ہین +

جب کہتے ہین حق کہتے ہین گو بحر علم مین بہتے ہین +
جو مرد حقیقت بین ہین اے دل وہ ہردم یہ کہتے ہین

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

جو کل کرنا ہے آج کرو اب جلدی کرنا اچھا ہے
گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے کل کو کسنے دیکھا ہے

تو دل مین اپنے سوچ ذرا ابلیس تو دشمن سب کا ہے

میدان یہی اور گوسے یہی اب جھٹ پٹ آگیا عرصا

سب کام تیاگ جپ نام تسمجھ واہ گورو کھہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

گھٹ مین تیرے بساہے انہد سُنا کرو تم اٹھو جام
سُنتے سُنتے الکھ لکھوگے سنت بتاوین اسکو نام

دھیان ہے جسکا وہی ملے گا نہین ہے اسمین ذرا کلام
متھیا بھرم وہی تو خود ہے مجھکو بھایا ہے یہ کام

سب کام تیاگ جپ نام تسمجھ واہ گورو کھہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

ہو نقطہ بند کر نین میچ لے کان روک گذرے ازآنہ
خیال سہم طرف راست کے مقابل ابرو سُن آوازہ

سوہنگ دو آر اسی مین سب کچھ اور جگت کو کہیے سا
یہی معرفت یہی حقیقت اسی پہ مجھکو ہیگا ناز

سب کام تیاگ جپ نام تسمجھ واہ گورو کھہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

گر عیش کی تجھکو خواہش ہے تو جنت ہے تیری منزل
ورگہ تمنا نہین ہے تیری درپن سا رکھہ اپنا دل

محو ذات چون موج بدریا نور مین نور سے ہے واصل
تسبیح یہی اور ذکر یہی اور یہی ہے اپنا آب و گل

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

کل محیط واحد تھا حقا کوئی نہ تھا مقام یا چیز
پیدائش تیری کہاں سے آئی اپنے دل میں کرو تمیز

انا الحق ہے قول حقیقت یہی سمجھ ہے قلب عزیز
ورد یہی سمرن میں بھی اور یہی گذارش اے دل نیز

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

نفس امارہ از بس ناقص مطیع جو ہوگا اسکا تو
دوزخ ملے آگ کے کھمبے سڑے بدن آوے بدبو

بچھو بھونرے سانپ چھپکلی تن میں لپٹیں سیاہ ہو رو
پناہ رکھے اسے حق تعالیٰ یہی ہے دل میں لعنت و شنو

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

جس کوچہ میں جو جاتا ہوں سنتا ہوں وہاں چرچا ہی یہی
افسوس وہ دنیا تجتا ہے سمجھاؤ چلو اچھا ہے یہی

خوب ہوا وہ لاکھ کہیں تقدیر کا یہاں لکھا ہے یہی
کہیں گو کہ یگانہ بیگانہ پر دل کو مرے بھایا ہے یہی

سب کام تیاگ جپ نام شمبھو واہ گورو کہہ بندرابن

بس ملکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

اِن لوگون کی گر سنتے ہو یہ کام سدا سر بد تر ہے
ہے حال بیان گمراہی کا ہوشیار رہو اس جا ڈر ہے

اس کام مین جلدی لازم ہے تجویز وہی اچھی کر ہے
زنہار کسیکی اب نہ سنو جو دل مین سمائی بہتر ہے

سب کام بتا گجب نام تسمیہ واہ گورو کہہ بندرابن
بس ملکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

بیفائدہ ناصح بکتا ہے سنتا ہون کسیکی کب مین بھلا
کیا جانے کوئی اس لذت کو جو کچھ کہ اوٹھایا دل نے مزا

کسطرح سے مین مشتاق نہون افلاک سے آتی ہے یہ صدا
مین کان سے اپنے سنتا ہون فرماتا ہے خود رب مرا

سب کام بتا گجب نام تسمیہ واہ گورو کہہ بندرابن
بس ملکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

یہ ناصح کچھ دیوانہ ہے کیا فائدہ ان تدبیرون سے
ہم پند اوسیکو کہتے ہین جو پند ہو پر تاثیرون سے

یہان ظرف نہین اپنا ایسا جو بحث کرین بے پیرون سے
بندرابن نانک گن گاؤ کیا حاصل ان تقریرون سے

سب کام بتا گجب نام تسمیہ واہ گورو کہہ بندرابن
بس ملکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

واہ گورو ست گورو رام
الف نامے

الف ایک ہے سائین میرا
ثانی اوسکا ہوا نہ ہووے
بے بنیاد دوئی تم جانو
بیرا کی نفس ہے ذکر اوسیکا
اپنے پکڑو تم پیر پیاکے
پند پیر کی راسخ پیارے ❊
تے تیرا ہے مرشد کامل ❊
شرع بتاوے اُمت کو راسخ
تے ثابت رہو قدم قدم پہ
اعظم اسم اوسیکا جانو
جسم جہان چاہے وہ حاضر
بندرابن اور کعبہ اوسیکا
سچے چون چرا سے نیارا لیکھا
سمجھ خموشی نہین کچھ کہنا ❊
سے حدیث پر قادر ہورہے
سخن جو بولو ہووہ سچا
سخے خراب یہ دنیا دون ہے
دام مین اوسکے گر تو آوے

سب کے بھید کر سے بیدا
سلے اوسے جواب کو کھووے
گداشاہ مین دو نہین ٹھانو
بندرابن نہین اور کیسکا
ہے کیا ممکن وصف ہون جاکے
بندرابن کل کار سنوارے
اونہین کے حکم پہ ہو تو عامل
ترک کدائے کار کھتے ناسخ ❊
خیال تو رکھے اپنے دم پر
سنو کان دے پورا مانو ❊
پیدا پنہان مخفی ماہے
صحیح جان نہین دعوی کیسکا
ہان نہین دو نون کے بیچ دیکھا
رضا جو اوسکی اوسی پہ رہنا
حسب مناسب منصب لووے
چھوڑ وکلمہ سخت اور کچا
مکارہ ہے پر افسون ہے
پھنسکر منزل دوزخ جاوے

وال دلادم اوسکا بھر لیے
اس سے بہتر اور نہین ہے
ذال ذلیل کرائے جہالت
انکی صحبت سے تو بچ رہے ÷
رے رئیس قیصر سلطانا
آخر کار اوسی سے مطلب
ژے ژرف نگاہ اونہونکی ہوگی
ٹا ھر مین گردنیا دار
زے زوال ہر شے مین ہوگا
کھووے گا تو ملے ہوئے کو
سین سریر سلطنت شاہی
اوج کرامت جاہ و حشمت
شین شروع پر کلمہ رب کا
بیخود کیون ہو ذرا تو سوچو
صاد صنم کا چاہو ملنا
کسی امر مین اجازت دیوین
ضاد ضمیر اوسی سے لو تم
مرتبہ از حد افزون ہو
طو طاہر ہے ذات خدا کی

کرم جہان تک ہو سکے کر
بندرابن یہ چشمہ کہین سے
بنی ہوئی سب کھووے اعمال
جنہین نہین معلوم الذین
زور آور اقلیم ستانا
ہون سگے اک دم مین سب نا
معبود عبادت مین ہین جو
خدا کرے گا بیڑا پا
غافل مست تو ہے مین ہو
پچھتاوے گا تب رہا نہ اک
عیش سے ور حراتب پا
ملین تجھے جو رکھے قسمت
اس سے کام ہوا ہے س
یہی وقت ہے تم کچھ ب
رضائے مرشد سے نہین ملب
بجا لاؤ یہ جو کچھ کہو
دل اپنا ولدار کو دو تم
بو قلمون اور گونا گون
شکل ایک سے ایک جدا

صورت سیرت اوسکی واسے
ظوئے ظاہر اور باطن یکسان
گر تو ایسا آپ کو رکھے ❖
عین عیب تفحص مت کر
مطلب میں یار کی یاری
غین غمزہ ور نکر تو پیارے
طوق ملامت لعنت پایا ❖
فے فتنہ و فسا وکسو سے
زبان شیرین سے تم بولو
قاف قرار جو کرتے مہتر
مدد غیب سے پاؤ پیارے
کاف کرامت عظمت لیجے
محتاجون کو چاہیے دینا
گاف گلہ اور شکوہ کرنا
غیبت چغلی اور بدنامی
لام لبون پر نام الہی ❖
گوش عین سے شنو و دیکھو
میم مستقل راہ خدا پر
پاؤ گے تم احسان غیبی

آخر کار تو وہ ہی خدا ہے
چل تو راہِ خدا پر ترسان
مزہ زیست کا تو ہی چکھے ❖
سہر نہ ہووے سبھی سے اکثر
این نکتہ ور دل خود داری
معلم الملکوت سے رہو تم نیارے
کبر کا کلمہ آگے آیا ❖
بچا رہے تو جنگ و جو سے
چاہے پیل کو بال سے کھولو
ادا کرو تم منصف ہو کر
دشمن دور ہوینگے سارے
ریاضت اور سخاوت سیکھے
تجھے چاہیے نام کا لینا
بیہودہ اور بیفائدہ بکنا
کہ پرہیز یہ ہے بدنامی
دل کی دور ہوئی سب سیاہی
کیسی دلبر صدا ہے پیکھو
رہو خدا را خدا ہی رہبر
بہت خوب بے شائبہ ریا

نون نگہبان خالق سبکا
کیون نہین ڈھونڈھو اوسکو پیارے
واو وحی نازل ہے اونکو
ایسے شخص مقرب باری
ہے ہوش کر جب ہیا نہین آوے
بندرابن کی عرض یہی ہے
لام الف لا الہ وہ ہے
یہ دنیا دو روزکی مانو
ہمزہ ہمراہی کچھ ناہین
سیر ایتر یہ دکھ دائی
ی اسے یاد ابتدا کیجے
آخر کار انتہا آئی
ہرشی یہی یاد ہے دل مین
بندرابن جو پڑھے الف بے

ہر کوئی رکھے آسرا رب کا
بندرابن وش بار پکار ر...
حکم خدا ہے مقدم جنا...
ہوئے عزیز خوش کردا...
دوئی جاوے پھر وہی رہا و...
جو کچھ ہے سو وہی وہی ...
بہر کیف مالک ہر دو...
قائم ایک خدا ہی جا...
ہے اوسکا جو سب کے ...
بن سمجھے سکھ کیون پائی
قطرہ آب تھی ہان سن لے...
بنایا ور آب گنوا...
تیرا نام ہے آب و گل مین
خالق اونکو رحم عطا د...

غزل ٣

گو تیغ بہادر نے بنایا ہے سبھی کام
کاٹے ہین جگت پھند لکھا یاہی گور و نا...

ہین ڈال بھرے میوہ و گل یاد صنم سے
جھکتے ہین پتھر کے عوض پیشہ باد...

رہتی ہین الگ حالت درویشی مین مصروف
دنیا کی خرابی سے ہوئے فارغ ماد...

سوتے ہین جہان غافل کے عدو صاف بچھا کے
رہتے ہین شب و روز ... عیش و آرا...

کعبہ مین پھرین سیر کرین بندرابن کی ہستی کے سبق لیتے ہین امرت سے بھرا جام

۴ — غزل جھنجھوٹی

غور کر ایسا رتن انمول پھینکا جائے گا
کیا بھلا مشک ختن اس قول تولا جائیگا

عقل ساری گم ہوئی ایسی سمجھ کیونکہ ہوئی
دیکھ کیا تن زیب کو اس ڈول ناپا جائیگا

تان کے چادر کروڑون اس جہان سے چل دئے
یاد رکھ یہ لاکھ چوراسی ہی بھوگا جائے گا (نام پارچہ و مراد از دم ۱۲)

یہ دمون کی ڈاک کیا بے نام سمرن جائگی
ہائے چہرہ مہر کا لی جم سے چھپایا جائے گا

تجھکو جو نازو ادب ہے ڈہنگ ہے آرام کا
واہ گورے گہنے سے تو بالکل مصفا جائیگا

تجھکو رتن مثل بندرابن ملا بڑ بھاگ سی
کیا عبث درشن بنا اسطور چھوڑا جائے گا

۵ — غزل

درد بھی دیکھا بیدردی دیکھ لی اوس یار کی
شکل جو رب نے دکھائی دیکھ لی ہر بار کی

سر کے اندر ہی صدائی یار کی با ناز کی
گوش کو جب بند کر آواز سن خوش پیار کی

اوسکے در پر چھانجھ نقارہ نفیری باجتے
ساز ساری بانسلی اور بین سارنگ سار کی

دل کے اندر نام اوسکا رم رہا بکر وفہ
بند لب کو جب کیا سمرن مین پھیر اپھار کی

ہٹ رہی دنیا کی لہو و لعب سے ای باغ دل
مان ہی یہ خشک کو آن باولی رہ خار کی

جھوٹا عالم ہو گیا سچا کہو کیونکر یہ کیا
چٹکی تو نے ڈال دی جادو ساں ان بنار کی

نگر بندرابن کے اندر سا نور اپیارا پیا
ٹک نگاہ غور سے صورت جو دیکھ اوس یار کی

۶ — غزل دیس

کیجیو صبر نہین بات یہ گھبرانے کی
اب ضرورت ہی ٹری قالب کو سمجھانے کی

تلخی صبر کو زنہار نہ کڑوا سمجھو
جبکہ امید تجھے شیرین ہی پھل کھانے کی

ہی حقیقت مین یہ دکھ درد بھلا تمکو عظیم	یہ ہر اسانی کی معجون نہین کھانے کی
سمجھو بوجھو گے ذرا اصل حقیقت اسکی	یہ سمجھ ہوگی دوا ملک اماں پانے کی
بے رضا اوسکے کبھی کچھ نہین ہوتا ای دل	پھر نہین جا بجا رہے ہان پیر کی پھیلانے کی
اپنے اللہ کو تم عادل و منصف سمجھو	پس رضا اوسکی اصح وہ نہین ہٹ جانے کی
اپنے مالک کو اگر حاضر و ناظر جانو	کیا ضرورت ہے ہری بندرابن جانے کی

۷ — غزل

اے خدا تجھکو کاش پاؤن مین	جو کہ دل مین ہے وہ سناؤن مین
اپنے عقدے دلون کے کھولون مین	اندرون حال دل جتاؤن مین
ذکر تیرا کرین ہین ہر مخلوق	کمتری مین سبسے اک کھاؤن مین
ہم نشینون کو تیری الفت کا +	حال دل کھلکے یون رولاؤن مین
یہی کلمہ ہے کفر کا بے شک	کہان تو مین کہان کہاؤن مین
کر قبول اپنی فضل رحمت سے	قصد کہ تیرے پاس آؤن مین
ہون گنہگار جسقدر کہیے	دیکھکر تجکو سب بھلاؤن مین
آرزو ہے کہ زیست بھر لون نام	جز ترے اور کسے مناؤن مین
بندرابن کی عرض سن یارب	ہو وصال ایسا پھر نجاؤن مین

۸ — ریختہ

۱	گور کی ٹہل کرتا نہین	من مت سی تو ڈرتا نہین
	گور کی رضا جانی نہین	سیوک ہوا تو کیا ہوا
۲	راگی الاپے راگ کو	بھجے تا سرن اور گرام کو

انہد کی دھن جانی نہین — راگی ہوا تو کیا ہوا

۳ دھیانی جو دھرتا دھیان ہے — تن کو کیا جو خاک ہے
سوہنگ شبد کی گم نہین — دھیانی ہوا تو کیا ہوا

۴ گیانی جو کرتا گیان ہے ✣ — بیراگ سم دم نا ہوا
سُرتی اہنگ برمہ اس مئی — کہتا پھرا تو کیا ہوا

۵ سادھو جو پڑھتا پوتھیان — بانا جو رکھتا پنتھہ کا
تن من نہ سادھا آپنا — سادھو ہوا تو کیا ہوا

۶ گرہی جو رکھتا ہے گرہ — در کو کھلا رکھتا نہین
بھوکھا پیاسا پھر گیا — گرہی ہوا تو کیا ہوا

۷ برکت جو رمتا دیس مین — اندری کا سنگ چھوڑا نہین
مالک لکھا نہین آپ مین — بھرمت پھرا تو کیا ہوا

۸ برہی جو بن بن مین پھرا — اور دیس بندرابن پھرا
دیکھا نہین گھٹ آپنا — برہی ہوا تو کیا ہوا

۹ — ریختہ

سمجھہ لو بوجھہ لو پیارے — رہو نہین نام سے نیارے
بھرو سا دیہہ مت راکھو — امین رس نام کا چاکھو
نما نوگے مرا کہنا ✣ — یہ جا نونت دکھہ سہنا
بھجن بن بہت پچھتاؤ — بتے دن پھیر نا پاؤ
جوبن گاگر جل بھری پھوٹے — پات جون ڈال سے ٹوٹے

ہُوو یساکہ تھا جیسا	بھرم آوے ہوا گیا
اسی سے مین کہون تجھسے	یہ سُن بانی بھلی مجھسے ✣
جبھی سوچا تبھی سوچا	لیو ست نام دُکھ موچا
سمجھ مین آگیا میرے	سُنا تھا دور ہے نیرے
یہ ست گور رام بندرابن	کہین ہین نت ہر درشن

۱۰ ریختہ

کرون تجویز کیا اسکی کہ اپنا حال بھولا ہون ✣
نہ چھتری سُدر ہین ہونگا برہمن بیس مین نا ہون
نہ لنکا اور بھرت کھنڈ سے نہ کابل شام سے مین ہون
نہ کشمیری نہ پنجابی نہ برمھا چین سے مین ہون
نہ پورب سے نہ پچھم سے نہ اوتر سے نہ دکھن سے
نہ دیوت اور نہ پچھمین سے نہ بیکنٹھی نہ سورگی ہون
بناگھر ہر جگہ میرا جہان آرام بھوتیرا
سوا اک واہ گورن اب نہین کچھ اور جانون ہون
نہ بندرابن نہ کعبہ سے نہ ہندو اور مسلمان ہون
نہ دھرتی آسمان سے ہون نہ دن سے رات سے مین ہون

۱۱ مثنوی

مرحبا اے مرشد باغ بقا	خوب جانا تو نہین حق سے جدا
آفرین تحسین تجھی کو اے عزیز	کر دیا مجکو ہر اک سے باتمیز

نہین ترا ہون تجکو اے پیارے ولی
ذکر سلطان الاذکار ہے سر اللہ
مرحبا اے انشد دلدار من ✤
عرش مین سن ہین آوازین بادا
مشعلین روشن نہین روغن ضرور
دل سے کہتا ہون ذرا توڑہ صفا
ہے اگر شیطان تیرا ازدہا
بندرابن حق سے نہ پھیر ہرگز نظر
دم نکلتا ہووے فاقہ سے اگر
وعظ مرشد پر نہین تجکو عمل
گو کہ تو رکھتا ہے گنج سیم و زر
زہد و تقویٰ یہ نہین اے بے خبر
بندرابن لاہوت جسکا ہی مقام
بندگی تیری ہے سب مکر و دغا
ننگے صوفی نہین گو سینہ صاف
یہ خودی بد ہے اسے اصلا نکہہ
نفس کرہ ہر گھڑی ہے گھات پہ
ہاتھ پھیلاتا ہے تو بہر دعا
ایکدل اوسمین تمنائین ہزار

تجکو سب روشن تو روشن منزلی ✤
بر من بیچارہ میداری نگاہ
بندرابن کعبہ کا بس کھولا چمن
ہو رہی ہر دم مری دل مین صدا
جای دیگر ہے نہین ایسا سرور
کیا ہوا جو آ گئی جور و جفا
کب رہا ثابت قدم اے نابکار
گنج قارون بھی ملے تجکو اگر
دھیان مت کرنا کسیکی نان پر
منہ چھپانا شکل شیطان دغل
خاک سے بہتر نہین ہمت اگر
ہو گئے درویش گدڑی پہن کر
ہے فنا ذات بقا ہے لا کلام
خالصاً للہ نہ ایک سجدہ کیا
بے صفائی اسقدر اے شیخ لاف
عیب اپنا دیکھیہ مت ہو بیخبر
اور شہرت چاہتا ہے سر بسر
کیون تو بندرابن ہی طالب اجر کا
سینۂ دل ہو گیا بس تار تار

دل جو آلودہ ہے از حرص و ہوا	پا نہیں سکتا وہ اسرار خدا
حسب قسمت ہے جو ہے اسے نصیب	اوس پہ قانع ہو ملے جو خشک و تر
دیکھ شاہوں کو کہ بہر مال و زر	باپ کو بھائی کو ماریں بیخطر
ہمت عالی جو بندرابن نہیں	عورتوں کے مثل ہو پردہ نشین
نفس امّارہ کو مارا چاہیے	حق اپنا دیکھ کھانا کھائیے
کھائے گر اک لقمہ از وجہ حلال	روشنی ہو دل پہ از مہر کمال
نیک و بد جو کچھ تجھے آئے نظر	سب وہی ہے سب ہی اُسکی سنجیب
عقل رکھتا ہے تو اے مرد خدا	ایکدم یک پل نہ ہو اوس سے جدا
فنا فی الافعال اسکا جب کام ہے	ذات بندرابن کو پاتب نام ہے
تو فنا ہو پائے گا لذت کمال	اوسمین گم ہو بس اسے کہتے ہین حال
وہ تو تجھ مین ہے نہیں تجکو خبر	واسطے کسکے پھرا تو در بدر
دل ترا ہو دو جہان سے بے نیاز	لے الحقیقت چھوڑ سلے نادان مجاز
ننگ سے او نام سے بس منہ کو موڑ	شیشۂ ناموس کو پتھر سے توڑ
آب دریا موج مارے گر نئی	دیکھ بندرابن صفا پانی وہی

۱۲ — راگ دیس

جاناجی تھارو دیس

بجاسئے جھورو جھورو

۱	بان سنی کی چادر اوڑھی	جسسے ہوا سبھے پورو
۲	سیل دھرم تم سب ہی بتا گی	کیسی مست ہوئی موڑھو

۳ پرمارتھہ کی بات نہ ہیری	تو گئے سر پر کورو ✣
۴ چل چل ہر بندرابن ہیرو	نرتن جات ہے دھورو

۱۳۔ شبد راگ کافی

تو مدھ ماتا رے ماتا
پیارے واہ گورو نہین گاتا

۱ رین دوس اس تن کے کارن	نئے نئے رنگ بناتا
چھن چھن موت پڑی سر کھیلے	تا کو سجھے نہین لاتا ✣
۲ نت دکھہ سہے مرم نہین پاوے	مارین جسم کے کھاتا
مت بھنگ ہوئی جات ہی تیری	ایسی کون پلاتا ✣ ✣
۳ دھن سمپت بادر کی چھائی	سو تو عمر ہی بڑھاتا
پھل اسکا کچھہ اور نہین ہے	ناحق جگر جلاتا ✣
۴ منو راج کا کھیل بنا کر	دیکھہ دیکھہ مسکاتا ✣
ایک چھن بیتے بھیو کنگلا	یون آرام سنپاتا ✣
۵ بابو مہیت رنگی بھو رنگ سے	بندرابن کہہ گاتا
گرے اچانک بادہی جاوے	اب کیا کرے بدھاتا

۱۴۔ ایضاً

جیتا واگھت سیوری
جو گھٹ سادھ درو ہی ہووے

۱ دیکھہ سادھ کو ہاتھہ نہ جوڑین دینے کو کچھہ ناہین ری

ایسے نرکو کرسم جانو ہٹیو متی ہٹا

۲ کوڑی کوڑی مایا جوڑی کھاوین نہین کھلاوین ری

دن مین رات کری ہے ٹھگھو ہلیو متی ہلائی

۳ بھوکھے کی کچھ تراس نہ لاوین دیکھو بڑی قصائی ری

پانی مین جیون آگ لگی ہے بوجھیو متی بوجھا

۴ بھجن سنین تو پریت نہ لاوین واہ گورو نہین گاوین ری

بندرابن ایسے گھٹ اندر رہیو چھپی چھپا

۱۵ شبد راگ کافی یا جھنجھوٹی

اے سن سن من تو انہد سن
کنگری بین پکھاوج گھنٹا
اوانگ سار کے واری پارے
درگ درہین پار پد پرست
بندرابن پورن گور درست

تیرے گھٹ بھیتر مین ہو رہی دھم
ہووے استھر تو تا مین گن
مرلی مدھم مدھر دھن سن
کرم بھرم سب جر بھیے بھن
مٹ گئے آون جاون پن

۱۶ شبد راگ رام کلی

نس دن باجی بجین سال
جب تب پوجا رہانہ کال

۱ گنگا جمنا سنگم سنت
کرم بڑھاوین بیڑی ڈالین
۲ پریم اکھاڑے مین نہین کھیلا

ارچا پوجا سوارتھ ہت
انکو سکھ نہین تینو کال
نام بھگت جی بڑا سو ہیلا

	چھاپا تلک پتیامبر دھوتی	سر پر راکھے ناحق بال
۳	گھر چھوڑین اور بن مین جاوین	اِچھا اگن ڑہی بھبڑکاوین
	سوانگ کھاکر بن پھل کھاوین	کیون تیاگی تم روٹی دال
۴	کام کرودھ موہ نہین تیاگی	مُوڑ مُونڈاے بھیے براگی
	چادر رنگ کے بھیس بنایا	پھرون دُھوئی تن کی کھال
۵	بھیے گِرہستی پاپ گنواوین	بھوکھے کبھی نہ ٹکڑا پاوین
	بھجن بندگی نیک بجانے	کوڑی کوڑی جوڑین مال
۶	نِس دن چنتا من مین آنے	پیسے کو بھگوان بکھانے
	سُت دارا سے نیہہ بڑھاوین	اِنکا نام دھرو بکرال
۷	تن کو چھِن چھِن نرکھ نہارین	مرنے کی نہین بات بچارین
	تیل پُھلیل سُوگندھ لگاوین	اِنکو کہیے سسا سیال
۸	دکھ سکھ دونون انتر بیاپین	برہم گیانی نام الاپین
	کرتا کو جھوٹا کرگاوین ؛	جگت بتاوین خواب خیال
۹	انتر برتی چھن نہین جووے	برہما کار کہو کس ہووے
	ایسے گیانی کلجگ مانہین	اِنکی کُچھہ مت پوچھو فال
۱۰	دیکھ دیکھ کلجگ کی ریتی	گورسے پل پل بنتی کیتی
	واہ گورو تو دھن ہے نانک	سب دُکھہ سہج دیا ہے ٹال
۱۱	اس تن کو بندرابن جانو	گھٹ اندر درشن پہچانو
	سُکھہ آرام جو متکو چھیے	اپنی سُورت گگن پہ ڈال

۱۷ شبد راگنی رام کلی

جگرؔ سورت گوئیان شبد سن

دھ؎۱ ھدکت گھٹ مین دُھن رسال ⁂
رہیان پرکھیتان کرت ہو⁂
جہان؎۲ جھانج مجیرا باجت ہے وہین سُرت اڑیان
ناد کا سُواد لیو تم ٹھہرے دھیان ترتیان ترت
جھلک؎۳ جوت جھل مل بہار ورگ سورج کرن کہتیان
مدھر مدھر مرلی دھن ہووے ہرکھیان پرکھیان بھرت
بندرابن؎۴ گھٹ مین بہار شبد رس لہیان
سُرت دسوین مین چڑھا وعرشیان علیشیان کرت

۱۸ - راگ سانون

موری سرت لاگی رے بھون مین	پیا سنگ بھیوری ملا
چڑھے نین استھان سی کنجا لکھا جو روپ	نیک نال کر پار ہو جگ ماگ جھت
ترکوٹی گھاٹ اوتار ہو سُنا جو مدھر راگ	ستیل پرکھا مین کی جھڑی جو ساون
تن من کی سُدھ نا رہی بسے جو پورن دھام	لکھا روپ نرگن کلا پورن ست گور
گگن یا نہہ سو سنگ دُھنی گاجے آٹھون جام	بندرابن جو پہونچ ہی پورن ہووی

۱۹ - راگ ہنڈولہ

ہنڈولہ جھولین لیت نئی تان

گاوت سنت سدھ سادھک سادھ ہوت زبان

تان تنان جھن جھن جھنکت سن سن پلکت پران
سب اُجرا گن اوجیارا اودے چندرا اور بھان
بندرابن لکھ روپ اپارا اٹکے رہا گئی ہان

۲۰ — راگ ہنڈولہ

ہنڈولہ جھولیں بہت گور رام

پریم کی ڈوری پریت سون ٹپکے لٹکا ہی نج دھام
اننداد کو پینگ بڑہت ہے لکھ لکھ گاوت نام
سادھ سنگ اس جھولہ جھولے ہووے پورن کام
برکھا رت جھنکار شبد کی بندرابن کہان گام

۲۱ — راگ ملار

ایین رس برسے ری
کالی بادری اُمڈ گھمنڈ بجلی چمک میرے
چھن مین ھوندری ہماری گھور
سرت سہاگل پیا کی سینھی
بیٹھی بیٹھی دھن وید کارن آے
کام کرودھ چگڑ بھو کینھی ✤
ست گور رام سہائی داتا
اوانگ سوہنگ جھنی جھنی دھن
بندرابن لِنَن رہو ہر کھاے

میرو تن من ہر کھائی ✤
نینو دی چک چوندری ✤
اندھیاری جیارا میر و کنپے ری
نوبت سن شن دہکے ری
سنکھ مردنگ گھن گرجے ری
پگ دھرن پربرجے ری
کال کلا بھو ڈرپے ری
امرت جل پی سبجے ری
جس جس من بھیجے ری

۲۲ - راگ ملار

اے ری اے ملن من ہرسے	جن جون بدریا درسے
چمک چمک بجلی کی چاندنی دکھائی	رن جھن جو سیگھا برسے
بوندیوں کی جھنکار سن سن ہرکھائی	انہد کی دھن جو پرسے
سرت پیا پیاری مل تن سدھ بسرائی	میل بھیا جب پیا برسے
ایک ہی سروپ پیکھیو ہی ست روپ پیکھیو	چھٹ گئی آس جھوٹے گھر سے
بندرابن ست لوک مین ہو آنند بھوگ	لگھ پکڑ دوداو کسے

۲۳ - راگ بسنت

سنت ملن یہ بسنت سکھی ری

پریم برہ من پھولین ڈالین روپ ہیرات لکھی ری
سیوا سمرن گیان دھیان کی رنگ رنگ پھول کھلے ری
بھور لوبھانی کوکل بولین انہد ناد لگی ری +
بندرابن یہ بسنت سوہاون آنند پریم جھلکی ری

۲۴ - ایضاً

جاگو سکھی ری اٹک اوٹھ بیٹھو آیا بسنت سوہاون ری
آس ہی اب نشچے موکو پی ملہین من بھاون ری
سکھ ہوں ہی دکھ جیسے ہے سجنی چلو پیا کو مناون ری
انہد شبد سنو سجنی ری کرین تتیان لگی لاون ری
سیوا ہیو پیارے بندرابن سو چل درس گوریاون ری

۲۵-راگ ہوری

پھیر گگن مٹھ دھاوری
صورت بن آئی +

۱ کنج کنول کو دھار کے + انہد بجائی — جھنگا شبد جھنکار کو + پر کھ چیت لائی
۲ سنگھ مرونگ دھن گھور سن + آگے چل جائی — پورب باسا چاند کے + پچھم نین بجائی
۳ جوت سروپی دیکھ کے + مرلی سن دھائی — اس مندر کو پار سے + پرماتم پائی +
۴ سوہنگ شبد پچھانکے + تان سرت لگائی — بندرابن گھٹ جو لکھی + ہنسا ہو جائی

۲۶-ایضاً

ایسی ہوری کھیل جائیں ست سنگ رنگوری

۱ جھن جھنکار سنو میری پیاری — صورت سنگ کھوری +
دھیان گلال ملو یا تن سے — تو شبد کے رنگ چھکوری
۲ ہوت اواز گگن تیرے مین — ناد کو ساج بنوری +
چیت سے جنیا نا تکھ سکھی ری — تو اک رس ٹھاٹ ٹھٹوری
۳ نیتی دھوتی جب تپ پوجا — کتنے ہی بھانت کروری
سن ہمتا ناہین چھچوٹن کو — تو انہد شبد سنوری
۴ کھٹ شاستر بدیا جو سیکھی — تو پنڈت نام دھروری
مان مٹی کی چادر اوڑھی — تو نادکی آڈ ڈھکوری
۵ باچک گیان کو مان بھیو + — بندرابن اس جنم بھیوری
سار شبد گہ جگڑو جتن سے — تو ست پد نام ملوری +

٢٧ - راگ ہولی

سومت کیون مہو تو کو مت مت میری

یہ جگ جاہین کچھ کا ہو کا ناہین مت کر میری تیری

اب کیا بھولا پھرت انیلا انہد شبد سُنے ری

اب مت بوری سومت ہو جا تو پیو پیارے کی چیری

جیو انگین پیو کے کارن دیس بدیس پھرے ری

پھر نہین پایا جنم گنوایا اُو دے است لو ہیری

بنک تال سے چڑھ تر کوئی بھور گو بھا جا گھیری

اب کیا پوچھو گیان کی باتین انت کو ایک ہی ری

یون مت ہولی گو ہار لاے بندرابن گھر ہیری

٢٨ - ایضاً

پیا بن ہوری سبھے نہ سو ہاے

آگ سے لگے ہوری جر بر جاے

پریم بر ہین ماتی پھرت ہون

ایسو ہے کوئی دیت بتاے

تلپھ تلپھ لرجت چکرت ہون

نہین کوئی ہوت سہاے

پنچ بیری مل چھل بل راکھین

انت چلی اکو تاے

بندرابن واری گور پد پر

سبھے دیا دکھاے

٢٩ - ایضاً

بندرابن ہوری ایسی کھیل

جاہین ہوے پیا سون پور امیل

لگن لگی [illegible]

سرت شبد [illegible] کرت کھیل

اس ہوے دو نوا ایک رنگ	نہی رہے را دہیون سدان سنگ
لکھ جو چن سکھ اندر سے بڑہ کے	کام دھین برچھ کلپ بچے چڑھ کے
چنتامن سے اودھک امولا	سانچ بچن بندرابن بولا

۳۰ - راگ ہوری

ہوری آئی موکو بھائی رام دو ہائی پی ملسین
منوکامنا پورن ہوئی سائین جی سے جی ملسین
ہنسیون کھامیون کہیون ٹھٹھولی بالم پیاری کی ملسین
ڈرسے بھرم بہینن مجکو سنگو رام جی پورن ملسین
بندرابن بلہاری پیو کی آپ سے آپ آپی ملسین

۳۱ - ایضاً

ہوری ہوری ہو رہی تو کہاں پڑی سووے ری

سائین بنا بھیک رہے جا کیسا کیسا رنگ مچا ہے سب بین ملا آپ بچا ہے ڈھنگ جنم کیون کھووے ری
سیج نہار پیم پیارا کرلی درشن نینن گھارا چند سورج تارا او جیارا ہر کا کو تو سووے ری
کام کرودھ لوبھ کو جھکلی دیا دھرم سنتو کھ کو چلے پریم بھگت کو نشچے رکھ دامن کی منتھنی بلو وے ری
لکا و پیارے پدھی سانچا جلین دو کھ لکڑی جس انچا نام الکھ بندرابن باچا ہونی ہو سر ہووے ری

۳۲ - بارہ ماسا

اساڈھ ماس برکھا رُتی	جبا اکرت کلول ٭
ست گورو رام کرپال سے	دیا رتن انمول ٭
ساون ست چیت بھید لکھ	پاپو آنند روپ ٭

پیا ملن جب ہو گیا
بھادون[3] کی کالی گھٹا
ڈر وحیتا را پکھا
کنوار[4] کنواری جو سکھی
کام کرودھ سکھیاں ملین
کاتک[5] کو تک جو لکھا
اپنے گھٹ مین سائیان
اگھن[6] اگھ سب جر گئے
شرت شبد میلا بھیا
پوس[7] پیاس جاتی رہی
پرمارتھ کے کارنے
ماگھ[8] ماس سرسون کھلی
نرکھ نرکھ سو بھارتی
پھاگن[9] پھاگ اسیو رچی
باجن باجا بج رہے
چیت[10] ماہ مین چیت سے
جو تو اب کی چوکیا ✣
ماس[11] میا کھہ آئیو سکھی
دیس بدیس گھر گھر بنے

بھیا بھکھاری بھوپ ✣
رین اندھیری دیکھ
جبل تھل جا جب ایک
ست سنگ بکھر رہی
بپتا بہت سہی ✣
تھا ور شٹ بھپور
لکھے سوئی سبے سور ✣
ستیل بھیو شریر
رہی کرم کی پیر ✣
شانت سرووربا س
بھیو پریمی داس ✣
بھیو بسنتی دھام
پورن ہو گئے کام ✣
تن من دیو بھولائے
سن سن بیا ہر کہائے
سمت بھیو بنین ✣
چوراسی گل دین ✣
پریم بھگت چیت راکھ
پورن تیری ساکھ

	جیٹھ مہینا دن بڑا ست گور رام کو جاپ کر	ست سنگ کر واگھاے بندرابن پد پاے	

۳۳- ایضاً

اساڑھ پیا بن بھاری	ہین گرہ نہارون ٹھاڑی
آؤ کہ ویہان ڈیرا	بندرابن بساؤ گیرا
ساؤن آئین ہن کہہ گئے	اسا جوہن کوو ہی گئے
اپنے جوگت ہین بسکے	سائین ہے بولی ہنسکے
بھادون گھٹا گھن گھیری	ہم ہین پیچ پیا ہیری
ہین کان کو ہوندا جب سے	پیو ہین بچاوین جب سے
کنوار آگھی کھلی ست دوارے	نرکھا پیارا الارے
ہین چکرت اب کچھ کیجے	پیا اپن درشن دیجے
کاتک تکا جن اندر	باسا کیا بیچ مندر
رہی روپ رنگ راتی	پیا پیاری ہوگئی ساتھی
اگہن ہمن نہین بھاوے	پیا پیارا آپ نہ آوے
چھہ ماس ہوی سب بھولا	برہا ہوے جس سولا
پوس ماس کس بیتی	کام کرودھ جو جیتی
اے پیا چوک نوارو	بوجھا سر سے اوتارو
ماگھ گھر ہی ہین ڈھونڈا	با گہن کا سر جب کھونڈا
بینی جی ہی جگ میلا	چاہون اوسے اکیلا

پیارے اب ہی بچارون	تن من ہین تیپر وارون
اب چھہ لیا پیاری کو تونے	پرگھٹ رہو یا سونے
نس دن ہین کھوت دھیانا	کھون جون شبد کی کھانا
ہر چھن ہین نام رٹونگی	بندرابن پالا ٹھونگی
جب جپ ہون پیا لین	سمرن ہین چت کو لین
بندرابن کی پوری آسا	جہان پیا وہان تیرا باسا
ترکٹی دوار جب دیکھیا	چھوٹا جنم کا لیکھا
تس ہما تس جہان ہم آنی	بندرابن لکھا نربانی
جوگن چڑھ دھایا	نرمل تھیٹی جب مایا
پورنماشی بھیو پرکاشا	بندرابن کی پوری آسا
بھوجن انیک پرکاری	بنا رام رس ہے سب کھاری
بندرابن پیارا جگت ہین	بیاپک ہے وسون جگت ہین
ہین کٹل کھل کامی	تم ہو سب انترجامی
بندرابن پیارے بولین	من کی گرہ کو کھولین
پیا بن مکھ بناوین	آگے لگے جہ جاوین
بندرابن بیچ پوچھو کیسی	سندر ہی دیسی ایسی

پھاگن بسنتی رتیاں
رنگ رنگیلی گاوین
پیت نپٹ آیا جب چیتیا
کچھ پیہی مین بیساکن
بیساکھ مینا بھاری
جاوین جہان سب سوبین
جیٹھ اگن اس آیا
بارہ ماس ہوئے پیا آو
آیا گھی لو مہینا
پایا جو پیتھہ مہینا

اکہی پیاسنگ بتیان
پیا پیا کہہ دھاوین
تن دھن مین پیا کی ہیتا
رس پیا لٹا پیا کھون
صورت دکھاؤ تہاری
تم بن پیا سب دوبین
ہر بن جیو جلتی کایا
شبد دکانے مینہ برساؤ
پورن پیا کو مہینا
اب موہی کل تم سے میرا

بن بن جو بن بن بچھوے
سر تال چھتیسی اگن
انکھو نسی چلکر جاوین
نئی نئی اوازین آوین
سکھیان نیا در کرتین
بندرابن مناؤ پیا کو
سیتل کرو یہ ہردا
ملیا جو ست گور راما
آئی پیا میرے پیارے
بندرابن یہ بارہ ماسی

برہا کہ بیچے ہوسے
بندرابن پیا بیرا
بین کیسی بتین پیا کو
بندرابن بسنگ ٹا
آہنا نہین جپ تپ ہم
دھیرج رکھو یا جیا
بارا مین پھر دا بھرا
پورن ہوئے سب کا
ہر دو کہین اوگا
گاوے کے حہم بھائی

۳۴۔ راگ کافی تال گہردا

توپہرا سے تجھے یہ آیا سول ÷ ÷

۱	اسی جگت کو اسی کو گت کو دیکھ رہا تو بھول
۲	جال کال مین پھانس لاکھ مین یہی نرک کا مول
۳	باربار تجھکو سمجھایا مت تو پاین بھول
۴	اب بج گھوسرن ست گور کی اسکے رچو نہ ڈھول
۵	سرت شبد مین اکہ کی بندرابن گھٹ جھول

۳۵۔ تلانا

سرت بانھارے گھر جاے لو ÷

گھر بجھ مت رہی بھول تن من سنگ	چیت بدہ اور اہنکار موہ بس

سکھی دکھی بھو بوے لو

کرکٹ کرکٹ دھن چیت نامتا	لڑ لڑ دھانگ لڑ لڑ دھانگ
سمٹ سمٹ پگ نور بھر کوٹی تک	با جا تر تریتم تو گاناگاے لو
آگے چل سن جہان دھن رسال	سن سن سن ہین ہر کھہ پات
تار اگگن بیچ درسے + +	چلت پون سن نن سن نن + +
بندرابن جہان لیت وھیہ	تھان سہج رمیا پاے لو

۳۶ — تلانا

ست سنگ من رنگ پھل پائی +

	منج سرت کو پاوے انہد	سنت شبد جھن جھن جھنن +
۲	پل پل پرپیا گین سن پاگی	چھاک رہی پد ماہین
	مہر موہنگ شبد سن ہرکھت	ساریم ساریم سن سن سنن
۳	اوٹھت شور دھن گھور مدھریا	دیکھہ جیو پرش سب واہین
	میل کرم بندرابن چھوٹی	کٹن جال ہم ہم ہنن

۳۷ — پربند

نروارین بیچ دھامی نرت نرنگ

تین اگادھ دھن سندہ بھون سن	لکھہ کھہ جا کر انوپ کرننگ
دھر تکیے کرم دکھہ جا یک	نج سروپ مت گور بھر گیانی جانی
جب دھ چھانی رس اگانی	تب جانی ست سرنگ تو جھندنگ

چت سمات پد پنچھ جوبن گھن	کہین دھن ناگر جبہ انہ مرنگ
لکھ سُنیے کرم سُو ہا یک	پگ بلوک مندر دھر و ھامی سُوامی
نج منتر جانی ہوا کامی سے آرامی	کہین ہر کمنگ بندرابن ترت زنگ

٣٨ - یک تالا

١	میرے انہد کی لاگ دوسری نہ کوئی
٢	من کا سنگ بھول دھار سُرت سار کھوئی
٣	اب آگ لاری پھیل رہی الکت کون بھانت ہوئی
٤	جوت بھان چھب نہار اوانگ پار سُوئی
٥	بندرابن سوہنگ جانہہ سُرت نت سموئی

٣٩ - ایضاً

ست چت آنند نت پار برمھ ہوئی	اہنکار بپ کو دھار جیو مان کھوئی
اہنگ مم کو تیاگ جیو بھاش ناش جوئی	بدھ نکھید ایک سار سمجھے سم کوئی

٥	بندرابن جگت بھاش کلپت پن سُوئی

٤٠ ٹپہ

١	ہینڈے حال رہندیاں وے بھرم جال ست سنگ کی گل جب درساوے وے
	دُور بھیو کرم کال
٢	یہ جگ جھوٹا ست کر دیکھے وے
	اہنو اتنو بال

۳	یہ دکھ ساؤن ست دکھاوے وے جیون لاگی سپنے بہال
۴	واہ گورو سے نیحہ لگاوے وے لے آرام کمال
۵	بندرابن منوراج دکھاوے وے جھوٹا اندرجال

۴۱ — ایضاً

نام رس پیجے ری اب ست بھولو رام

بھوئے بھول کو جات بھیو ہے تیری مت ہوئی شام
سوالسنا سوالس ترنگ اوٹھاوی یہ بدہ آٹھو جام
من کی گت اس رنگ پچھانو جیسے گرگٹ چام
تر کوٹی مدھے باس لیو ہے جب پایو آرام
گھٹ اندر ساگر لہراوے جہاں بندرابن دھام

۴۲ — ہمیر

لہو رے دھر ریج جتن ادرے نت میتا

۱	کام کرودھ مدھ لوبھ کو مارو دھن رسال پرکھو جبن کارا	جارو اہنگ موہ کی چھاتا امر بھئے رس پیتا
۲	شیام ہیت درگ کنول مجھارا بندرابن درس پرش دسا نغ	رمتا رام سبن سے نیارا ہر کھمہ ہر کھمہ ہر کھیتا

۴۳ ۔ ٹھمری

واہ گورونت جیت رہون
پل چھن مین توری چاکریان

۱ من سے کہو لگو سادھن سے — سم دم سردھا جاگریان
بھجن بندگی سارہی ہے — ہوئی لسہ بہر کی بادریان
۲ تن سے کرو ٹہل سادھونکی — دیا دھرم نہین آکڑیان
چھمان غریبی پارسہی ہے — لیے صبر کی چادریان
۳ دھن سے پیٹ بھرو بھوکن کو — بھجن کرو نس باسریان
کام کرودھ مدھ چھوڑ دیئو ہے — ملین گورو تو ہ حاضریان
۴ میٹھا بچن کہو یا لکھہ سے — سکھ ہوے سب کی خاطریان
بندرابن یون مکت ملی ہے — کھل گئی دل دی انکھڑیان

۴۴ ۔ تلانا کھماچ

جی یہ جگ سپن بلا ہے

کچھ کہو تو اوسکی ڈھنگ ڈھال — کیا رنگ روپ کچھ اور پتا
دیکھا جی کس سہارن سے — ہان پانا بڑا دوہیلا ہے
۱ کیا ملی تھل بیچ برچھن مین — یا چاند سورج کوئی تاری مین
یا سن پتال پون مین — یا پورن دیکھا سارے مین
یا نین ناسکا نابھی مین — یا ہردے گگن مین پایا ہے
کرم اوپاسن جوگ گیان سے — کیم مارگ کہو سوہیلا ہے

۲	وہ ایک انیک چھپا ہے عیان	کہین رام رحیم وہ کہلاتا
	کہین سوتا ہے کہین بیٹھا ہے	کہین کھڑا ہاتھ سے دیتا ہے
	کوئی ست چت آنند مانے ہے	کوئی سیت سبھو رنگی ٹھانے ہے
	کوئی رنگ نہ روپ بتاتا ہے	جب آپی آپ اکیلا ہے
۳	دیکھا جی سب مارگ سے	پھیر پھار کھا آتے ہین
	جیون پوستی معجون ماتے ہین	آخر سا روپ ہو جاتے ہین
	کرم او پاشن جوگ ٭	یہ من کو نشچل کر لاوین گے
	جب درپن سامنے رکھا ہے	تب آپی درشن میلا ہے
۴	جیون بالک کو سمجھاتے ہین	پڑھ اچھر پنڈت کہلاتے ہین
	جل تھل ہر وسے بیچ دکھایا	من شدھ اک آگر ہو جاتے ہین
	اب کلجگ کرم جوگ نہین بنتا	سمرن او پاسن مین لکھ سمرن سنتا
	ناہی نام بھید بتایا	دیکھیے رام نام کا میلا ہے
۵	اک سمرن ہووے سمجھا سے	دو جا سمو انس سے ہوتا ہے
	پیچھے سرت ناد سے لاگی ٭	یہ شبد برہم کہلاتا ہے
	سامیپ ہوا رس پاوے ہے	جیون اولا جل ہو جاوے ہے
	پیچھے من اب او لاہی نا گولا ہے	سیاہی اک رس پانی پھیلا ہے

۵۳ — اٹھین

دھن ممتا رس پیجیے

جہان نہین سوال بسال شبد سن	پد پر بین برت اندھ پھند سے

بھاری لاہا آپا ہانی ٭ جانی جو سے راگا تا لا ۲
دھیانی جانی جی بھا کہا پورا جانی سوراوے

گھڑکت مجرا جھن ننا دھا دھرکت دھم دھرکٹ دھا دھم دھرکٹ دھم دھرکٹ چھید
آگمی ہاتھ اگٹی بھیون چھک مرگ جیون چھک مرگ مرگ لاری رگ رگ

دھن عجوب مرلی کی نادسے سُرت بندرابن دھر جاوے دیجے
تن مرتک من مرتک جہان جم مرتک تم مرتک بھید شا متا

۴۶ شبد راگ بھیروی

من میرا اگر یارے
مین ہنہاری پیا کی رے

ست سنگ دھارا جات بہی ہے
لاگے نہ ڈول رسریارے
گھاٹ باٹ بہہ سنگم سبے ہین
دھر سرنام انیڈ ھلیارے
جل بھر بیگا تین بوجھے گی ٭
توسیح مچ ہووے انیارے
تو سنین بالک چالیس گناوے
مست گھولاج نگر یارے
جھٹ پٹ تو گھٹ سر پہ لیوے
ہووے ھیٹھیر بدریارے
لے گور کر پانام سون لاگو
یہی ہے سودھی ڈگر یارے
بندرابن من کو سمجھایا
کہ ستیل میری جگر یارے

۴۷ ایضاً

دم جیلا گرا کر گاگری

بھائی بند کٹم سب رووین چلیو میت اب تیاگ ری

ہاہاکار سبھے من اوپجا — دیہہ دھرو جب آگ رہی
جگ جلتا انکھون سے دیکھین — آپ نہ چیت ابھاگ رہی
دھن پروار سُتم اور دیہی — یہ نہین ساتھی جاگ رہی
یاد کرو بندرابن جانا — گورچرنن سُون لاگ رہی

۴۸ - دھریدپھیم پلاس

۱ تیرے ماہین شبد سار — جاہین پیٹھہ لے ویدار
تاہی مانھہ سُرت گاڑہ — جاہین جاپو نام کو
۲ آپا چھوڑ ہین کو توڑ — سُرت مُوڑ گورسے جوڑ
یہی ہے سو پنتھہ چلو — جاسے ہو دو کام کو
۳ گنگا ہے نگر مانھہ — نہالے پرت کو سنوارے
تیرے ہی نام سون نستار — دیکھہ نرگھرڈام کو
۴ جال توڑ بھرم چھوڑ — کرم کھوڑ مُوڑ پھوڑ
بندرابن کر ہلور — پاپو دھام کو

۴۹ - بہاگ

بھجن بن ماتی ہوئیان سکھیان

۱ روپ بنایا بندرابن چام رِبنا کیا ہڈیان
۲ سوانش دُ ھک لِنش مِن کھویاواہ گورو ناہین چیان
۳ اب پچھتادی جب کیون سو یالُٹ گئی تیری ہنڈیان
۴ سُرت بسارے بھلداناہین میوہ جھبہ جھڑیان

سپن نگر بندرابن پایا چھن مین سر بس چھپیان

۵۰ - شبد تال تھر دا

داہان تِل باہان تِل دونون ایک ٹھائین رے

شیاما تل کی پاوے تالی ۔۔ جو تو سُرت لگاوے رے
او لٹے نینن نِرکھت رہیو ۔۔ سُو تل تجھے دکھاوے رے
تال بنک کی کھڑکی دیکھے ۔۔ جھینا رستہ اندر پیکھے
وہان تو پل پل سُرت جمیو ۔۔ جھلک جوت درساوے رے
ایسی بدھ سے سُرت چڑھاوے ۔۔ جو چاہے سُو پاوے رے
جو اچھا سِدھی کی ہووے ۔۔ تجھکو وہ مِل جاوے رے
جو تو چاہے مُکتا ہوون ۔۔ آگے سُرت بڑھاوے رے
بندرابن کا پنڈ اسارا ۔۔ ست ست کہدے گا رے

۵۱ - شبد ہولی گھیر دین

سمپت رتن سکھی یہ چلی ری

سو انس گئے نل مٹھ ہوئے رہیے ۔۔ دسے گڑھ ایک چھن نہ لگی ری
مات پتا بندھو سب روؤت ۔۔ اب یہ سُندر دیہہ جلی ری
مرگیا لوگ سبھی اس گاوت ۔۔ گھوم رہے گل بچائنس ڈلی ری
مرکر جائین سُوئی بڑبھاگی ۔۔ جو مر رہے او چھے کرم بلی ری

جیتے سُرت شبد مین رکھتے
وہ سُندرابن گئے گگن گلی ری

۵۲ - راگ جیت سری

کا ہے اپن پو بہرایو

جو جو جنم لیے بالک سم	تن سے آپ ڈرا یو
دھیندھر سے جنم سون بھیو	بہوتا روگ لگا یو +
ان ہو ابھی ہر دی بیچ دھان	دُور کرن کو دھایو
جتن سہج سُوچے من اندر	سوان چھپایا بھونکایو
لکھہ بندرابن گیان انجن بن	تا حق دُھوم مچایو

۵۳ - راگ گوری

پیاری بچھین مت لیٹانو

لو بھہ موہ بسر و گھر دھن کو	مانو بکھہ ڈھل کانو
کھیم کُسل اپنی تم چاہو	بھجن کرو بھگوانو
بھو کھہ پیاس کو سہی تو بیتیا	جب تو ست بچھانو
نس دن آٹھہ پہر تم جاگو	رہو شبد لولانو
بندرابن یہ جبیں دُر لبھا ہے	کوئی ور لا جانو

۵۴ - شبد

جو نہیں رام نام بھیو چیرا

سُو تم جانو نپٹ ابھاگی	جا سے پڑے جم گھیرا
کر اشنان نام کے سا گر	پاپو سیت آرام نہ بیرا
دھن بچھمن دھن بھرت سترو ہن	دھن سیا جن رام گر ہیرا

جن مین چرن رام سے پھیرا	دھن اجودھیا دھن بندرابن

شبد ۵۵

شیام سندر چھب موہ سہائی

مرلی للت منوہر سندر دھارے ادھر بجائی
مور مکٹ پیتامبر سوہے لٹک لٹک درگ سین بوجھائی
دیکھ روپ پرکھ بھان دولاری جھکے نین تن سدھ بسرائی
کہے کول کامن ہا مین بندرابن گھر عجب بدھائی

شبد ۵۶ گوری

آرت لاوین	سنجھا گاوین
امر پھل پاوین	گرومی مناوین
دو کھ نساوین	بجے بساوین
بید سناوین	بھرم گنواوین
دیا جل آوین	دھرم کو دھاوین
سومت سناوین	سیل سماوین
امین بساوین	الکھ لکھاوین
کے من بھاوین	بندرابن سب

شبد ۵۷

رہو سب مین اور سب سے نیارے	[illegible]
[illegible] اشین اوترین سر سے بھارے	

ہوئین منو جس پھول سوہاون ہو تم سب کے دولارے
آنند بوند امین برسین دیکھو نین او گھارے
بندرابن جو ست گورپیارے ست گوررام ادہارے

۵۸ — چوپائی

جو ست گرُرام دھیاوے چار پدارتھ نشچے پاوے
ست گرُرام ہے نام امولا بھید سار کوئی ورے تولا
ست گرُرام مول ہے منتر کلجگ مانھہ لکھا یہ جنتر
برچھ بیج سے ہےنہین نیارا بیج برچھ مین بھید اپارا
جن یہ بچن ہمارا مانا انکھ روپ سہج کر جانا
بندرابن یہ دیس نیارا بوجھے گا کوئی ست گر پیارا

۵۹ — شبد

واہ گورو | ست گورورام

میرا من مجھے سمجھا رے رہا جی انکو کبھی دھوم او ٹھا رہا
میرے منا کے مانت ناہین تاحق کو کبھ کھا رہا
کہنا کسیکا سنتا ناہین اپنی ہی بہیہ گا رہا
سمجھا یا یہ سمجھا ناہین گذری عمر پچھتا رہا
چپا ہے سوجھتا ناہین انت کو ہار سہا رہا
ہان سنتو کو دھارن کر لے جھوکھا بھی اٹھا رہا
گیانی بوجھ بچار سے تجا ئی سب دکھ تج ڈھا رہا
ست گورورام سنیہی پیارا شانت سرور نہا رہا

بندرابن یہ اکتہ کتھا ہے آگ سے جل برساے رہا

٦٠ - شبد

پیارے من ڈھونڈھ سائین اپنا

جاگرت جگت مایا کنچن دھن یہ سب ہے سپنا
نیتی دھوتی کریا پوجا پنچ اگن مین تپنا
چلت پھرت کرت تیرتھ برت انت ماٹی مین کھپنا
ڈھونڈھت پھرا پھیر نہین پایا سید ھا رستہ اپنا
جوُ باگی اور بردھ بھئی انگ بھیا کپنا
اب ہون چیت مت پھرے باؤلا گھٹ اپنے کو متھنا
گروکرپا بندرابن پایا الکھ لکھ جپنا

٦١ - شبد

واہ گروست گوررام کہورے

بس سون پل پل چھن ہر سوانسا ابھی نام رٹورے

واہ گوروپورن پرگاشا کھولین پھل چار
واہ گوروچار اچھر ہین چہو جگون کا جاپ
ست جگ ہمی ہیچ کرانا باسدیو کا جاپ
دواپر بیچ بندابن پیاری سب نے ہر ہر گایا
ترتیا ہین گوبند گوبند گوبند گوبند ہوے
کلجگ بھی دکھیدیا رست گوررام لکھایا

ابھی نام رٹا ہی جسنے بھو بچا دسوین دا
کیون نہین گاتی نام بھی اری کٹین جنم کر با
پورن ہوی کامنا اوسکی کٹی دوکھ سنتا
جوگی بھوگی روگی بوگی سب کی سدھری
گایا جسنے گوبند گوبند مانگا پایا سو
سانچ کہون سنسے نہین یا فو پورن بھاگ کرا

نام پدارتھ امر امولا نامی کو بتلایا | نبدرابن ہم گھوا لکھ کو بھرم سے نہین ڈھایا

شبد کہروا — ۶۴

واہ میرے بھاگ جب مین گرو کرون

گرو گوشائین گور گوبند کہائین گور آنکھ لکھائین مین تیان پڑون

گرو پدہیگا سب سے نیارا گرو نسمبھے کہیے
ایک سمی نارد مُن چلکر پہونچے بشن سمیپ
باتین کین بشن سون نارد آنند سب کی
بولی نارد سنو بشن جی گرو نہین ہم کینہا
اب آگیا دو میرے نارابن کا کو گرو کرون
پرتھمے ملے جو تمکو نارد وا کو گرو کرو
چلے منشر آگیا پای پہونچ گئے استھان
بھور چلے گہ دچھا لینی پرتھم ملا اک کیوٹ
کیوٹ سی بولے نارد جی ہان گرمنتر سناؤ
اوسی سمی نارد مُن جی کو کیوٹ نے سکھ کین
پوچھا نارابن نارد سے کہو گرو کس کینا
بولے نارابن تم جا کے اب ہین نرک کو بھوگو
بولے نارد پرشیر سے پہچان گرو اب موکو
نارد ہارے گور کی پاس پائے گرہ راہ بتاؤ
جب وہ نکھین نرک کی راہ لکھے ہوئے پر گزنا

گرو گرو کیا او تم پد مین بھاون کارج لیجے
کین تپشیا کٹھن کٹھوری جا بین ساتون دیپ
چوچھت بھی بشن نارد سی گرو دچھا کب لی
چوک بھی پرشیر سوامی کرم کا ہون مین ہینیا
سیل چہان سنتو کھہ بھون گیان کی ترنی ترون
گیان لیو تم داسی مُن جی ہردی چرن دھرو
سندھیا کرکے سوئی مُن جی بھور سے کیے اشنان
مچھہ جال لیے کاندھی پر روپ بھینکر دیوٹ
داس بنا کر لیو مجھے تم سیوک سے سکھ پاؤ
پا گرو دچھا پہونچ بشن پہ من مین بہت ملین
جس آگیا تھی بشن مین کینا گرو ذات کا ہینیا
جو کوئی گرو کی نندیا کرے وہ نرک ہے اس جو گو
گرو نندیا کی چھمان نہین اب گرو ہی بچاوے تو کو
گرو بولے تم بشن سی جا کر نرک کی راہ لکھاؤ
جو وہ سب تمہرا شوامی یہ کہہ کرکے ترنا

ہر کھت نارد من جی کہ چرن چت لاے
نارد پہونچے بیشن ہمیپا نکی راہ لکھایا
الکھ پرش کو سرب مین مہر لا بوجھے کوے

بلہاری گر آپنے سہج بتاے اَو پاسے
لوٹ پھرے نارد جی بندرابن کہہ گا
بندرابن نہ لکھا آپ مین ہونی ہوی سو

۶۳ — شبد

مجکو کہان ڈھونڈھا مین تو تیرے پاس ہون
نابیکنٹھ دھام میرا نا باسی کیلاس ہون
برہم لوک تے ہی بالگا سب مین ملا پاس ہون
جو دیکھا وہی دیکھا پورن جون آکاس ہون
بندرابن سجا رکھے اوسیکا مین خاص ہون

۶۴ — ایضاً

ست گر رام جیسے مہر ا جیا

بلہاری جل جاؤن چرنن پرجن یہ پرگھٹ کیا
ست گور میرے سب بدہ پورن نیکو دان دیا
تن من گور پہ واروں پہ بھواب رس پریم پیا
بندرابن گورچرن جو چھانڈا اُلٹ ہو نام لیا

۶۵ — شبد جھیڈن

پرات مانہ لکھ الکھ جگاوین ست گور رام سو بینا
اَو ٹھو نہ بچن ہرا کارنا راین نرکھین نینا
بلجاؤن واروں تن من گوکل بسیت ڈہن دھینا

گاؤن دھیاؤن پاؤن تم کو ہیا کو ہو وین چینا
بندرابن سن بانی منوہر بھبور بھئی بیتی رینا

۶۶ — شبد

ست گورو رام کہو گٹے گھٹکا ؛ اب کیوں پھر سے بھولا بھٹکا
نکست پدارتھ سے چاہو آؤ ؛ چھٹے جسم ظلمی کا جھٹکا
دھیان گیان سرت پیاری سہیلی ؛ ناد انہد شبد گھٹکا
یہی بسے پران ہردے مین ؛ بندرابن نے پایا لٹکا

۶۷ — کلہرہ

اونکار ست گورو پرشادا ؛ کیسے ہو وین گورو گن بادا
اونتش سدھ ہنگ جو کہلکے ؛ پڑھون لکھرہ گورو پد لے کے
کاہو کا کچھ ور دو نہ کیجے ؛ سیل چھپان کو من مین لیجے
کرئے دیا اگر سنتو کھا ؛ ست گورو رام بندرابن لکھو کھا
کیسم کسل تم سب کی چاہو ؛ پریم پریت ہر آن سنا ہو
آدر بھاؤ سبھی بد وسریئے ؛ دین ہوئے بندرابن سن کہیئے
گوبند بھجن سادھ کی سیوا ؛ پریت سے کرو تو پاؤ میوا
بھوکے پیاسے کی پرت پالا ؛ بندرابن ہو جگ اوجیالا
گھر اپنا تم گھٹ بیچ جانو ؛ لاکھ کیے کوئی ایک نہ پانو
دھیان کرو بندرابن ماہین ؛ الکھ پرش کی ہے پرچھائین
انگ لین بل ہو تیرا ؛ ناد انہد گھٹ ر الکھ بسیرا

	دھیان گیان سے نام کہو گے
پچ چا	چوری جو آنند پا چائی
	ٹھگ ڈاکو بٹ مار کو کر ہی
چھچ چھا	چھو چھا تو جب اونگ سو ہنگ
	سنو کا منا پورن ہووے
جچ جا	جام اشٹ تم نام رٹو رے
	سنو پریم سے ہو رہی بانی
جھچ جھا	جھانجھ جھنکار جھنا جھن جھنکے
	مردنگ ستار مجیرے تنبورا
یئ یاں	یہ ہیں سنو سادھ تم سادھو
	اُن سے آپ کھلیں سب دوارے
ٹٹ ٹا	ٹابا ونٹ گھوڑ گج ہاتھی ہے
	دل بادل سے کٹک بٹورے
ٹھٹ ٹھا	ٹھا کر لوگ نہیں کوئی بوجھے
	بسرا باسا ہر گھٹ ماہیں
ڈڈ ڈا	ڈولو پیچھے چلو تم دوڑو
	پر مار تجھ پر نیچہ لگاؤ
ڈھڈ ڈھا	ڈھب ایسا اپنے من راکھو
	میٹھا بچن کہو تم پیارے

ڑوڑا انیٹ سے مندر بنایا
منی جڑین اور ہیرہ اموتی
ترت ہی دان مہا کلیانا
کنچت اتھوا پرت سے دیو
تھر راکھومن چنچپتا سے
کام کرودھ موہ اہنکارا
دان پُن بھوکھون کو دیجے
بھوک پیاس سبکی ایک جانو
دھرم دھورندھر جب ہی کہاؤ
ہو آدھین کرو ہر درشن
نام کا سمرن سادھ کی سیوا
ٹھے تھین سب من کے تیرے
پاپی کا سنگ کبھی نہ کیجے
اسمین تیری ہوے بھلائی
پھول پھلے او جاڑ مین پھولے
بھیک بناے جگت کو لوٹا
بیر برودھ مہا دکھ دائی
یاسے بیر برسے کیجے
بھرم دوکھ جنجال بناسا

بچا کر بھیتر لگ دایا
بندرابن یون مکت نہ ہوتی
جو بھر دیو شمیرہ سمانا
بندرابن من چیتا لیو
ہیلا کے لوچن او گہرین جاسے
لوبھ چھٹے بندرابن پیارا
ذات کو ذات بچار نہ کیجے
بندرابن سب گھٹ سم مانو
پرناری پر نیہہ نہ لاؤ
ست بچن بولو بندرابن
گرہ آنند رہین گل دیوا
ست لوک بندرابن تیرے
میل ملاپ تڑک کر دیجے
ست گرو رام بندرابن گائی
برتھا گئی نہ من سر جھولے
بندرابن بندھن نہین ٹوٹا
بن تیاگی سکھ کبھون نپائی
بندرابن پورن سکھ لیجے
ست ہوئین جو ست گوبند داجا

	بستر ماتر کوا لیا حافظ
مم ما	منسا پورن سادھ کی سنگت
	سنت بچن سے سنت بناوین
ی یا	یان مین بگڑے ناہین تیرا
	سوچ بچار نہ من مین لاؤ
رررا	رٹو تم نام ہوے کلیانا
	ایکی ایک ایک ہے ایکی
لل لا	لکھمن یہ ہے نام گن گاؤ
	سیل چھمان سنتو کھ ہو پورا
ووو ا	واہ گورو جو نام لکھایا
	باسدیو ہر گوبند راما
شش شا	شبد دھیان راکھ من ماہین
	بنا شبد من تھر نہین ہوتا
کھک کا	کھشٹم پد ہے سار یہ کاشا
	چتین کا ابھاس لکھانا
سس سا	سادھ وہ ہے جن تن من سادھا
	بن سادھے کچھ ہات نہ آوے
ہہ ہا	ہنس گتی گت تیری ہووے
	مکت پدار تھ نشچے پاوے

ایکروپی بندرا...
ست بھیو جھبو ٹون کی...
ست گور رام پرم پد پا...
ست گور رام کہو چھوڑ...
ایک نام بندرا بن د...
جیت جیت سندھ لہ...
درشٹی ہے تو دیکھ...
راکھو من مین نا ب...
بندرا بن سو جگ مین...
چار جگون کا جاپ جب...
بندرا بن سبھ پورن...
سکھ سمپت آنند جو چاہ...
بن تھر ہوے باد سب...
انتھ کرن چار اور ابھار...
سو چتین کو ئی ورلے...
گیان پرکاش مٹی سب باد...
ست گر بنا راہ نہین پاد...
ست گر رام ہردے مین...
ست نام بندرا بن د...

۶۸ — بنتی

دوہا

...ن بنتی سیس دھر ادھم ادھارن پاس ۔ یہ مانگن میں مانگ ہوں مم ہردے تم پاس

چوپائی

میں ادھین دین ہن گت موری ۔ تم دیال سرناگت توری
دیا سندھ کرپال کہاؤ ۔ کال جال سے موہ بچاؤ
بھول بھرم سے رہو بھولائی ۔ جنم جنم بھوراسی پائی
بہا دکھی اور دین رہائی ۔ سنسے موہ رہو لپٹائی
بکھ ساگر میں امرت ڈھونڈا ۔ سکھ ساگر کا سار نہ بوجھا
بدھ ہین مایا رس پیتے ۔ جنم انیک یہی بدھ بیتے
من بس ہوئے بکھے نہین تیاگا ۔ بھجن بندگی سے نس دن بھاگا
کھان پان میں چت رچایا ۔ نس پھل سارا جنم گنوایا
مان بڑائی من میں راکھی ۔ دن دن بھئی کومت کی ساکھی
بھید نجانا ست گور راما ۔ تکت بدار تجھ کو نج دھاما
من بس کیو نہ شبد پیایا ۔ اس جگ کو سانچا کر مانا
گھر آگیا نس دن بھرمائی ۔ اپنے سکھ سے رہا بھولائی

دوہا

...رت شبد بسرا کے پھانسی گلے ڈلائے ۔ بندرابن کیا ہوت ہے ناحق اب پچھتائے

دوہا

بیتے کا کیا سوچ اب آگے کی سدھ دہار • بندرابن تن من ارپ جو چاہے ہو وہ

چوپائی

ست گورو رام اب سرن تہاری • جس چاہو تس لیو اوباری

کہان لگ کہون بھول بھئی بھاری • کہت کہت جیبا موہ ہاری

مہا اپرادھی بندر کھیلا • نہین جانے مایا کی لیلا

اب مو کو اپن کر لیجے • سرت شبد سون میل کریجے

گر اگیا امرت کر جانی • نس دن چرن کیول لو آنی

بیاپک ایک سکل استھانا • ایسی نشچے ہووے ندانا

بدھ نکھید مین بھید نہوئی • دبدھا درت چت سی دھوئی

آسا پورن کر ہو دیالا • ہم ہین تمھرے بال گوپالا

دوہا

بنتی کرن نجان ہون ایسو بدھ کو ہین • بندرابن سرنا گتی دین گو ہین دا

۶۹ - راگ کلیان

نام رس پیجے جی پیجے جی ٭

مان سرو ور گھاٹ نہو ہے • جھٹ جھٹ غوطہ لیجے

گر اشنان ہی کہو بیٹھے سیتل انگ کریجے • سس وجیا جیون دس دیکھے آنند پل پل کر

شبد کی ادسرت کو رہ کھو من مین شبد سنیجے • واہ گورو در سہ بندرابن اب انتر بہ نی

فصل جو پہلی ہوئی تمام • تن من سے جب لوہر نام

پورا ہووے تیرا کام • کوڑی پیسا لگے نہ دام
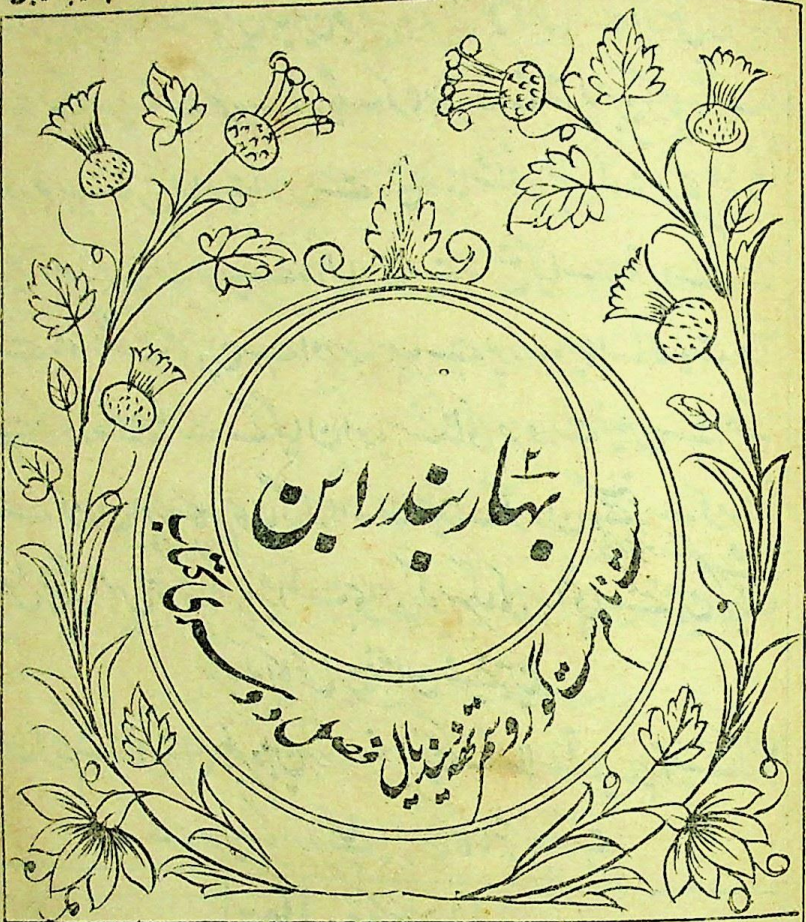
اس فصل میں اصل منشا یعنی سدھانت شاستروں سنتوں بشنیومت
اور مذاہب عیسائی و اسلام و صوفی و ناستک وغیرہ بنسبت مکت
و پیدائش عالم درج ہے موافق پورب میمانسا

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے
نجات ۱۲ تدبیر ۱۲ میسر ۱۲

جواب

سرگ کی پراپتی کو مکت کہتی ہین بید مین جو بچن بدہ یعنی حکم کا لکھا ہے اوسکی تعمیل کرنا

ہے سرگ میسر ہوتا ہے حکم یہ ہے کہ جگ کرنا منتر کے ساتھہ پوجن کرنا وغیرہ

اور جو بید نے منع کیا ہے اوس سے بری رہنا مثلاً برہمن کو نہ مارنا کلنج نہ کھانا

وغیرہ اور جس بات کو بید نے نہ اگیا دی ہے نہ منع کیا ہے تو اوسکے کرنے

سے نہ ادرشٹ یعنی پُن ہے اور نہ پاپ ہے پورب میمانسا کا یہ ستدھانت

ہے کہ واسطے مکت کے گیان اوپاشنا کی ضرورت نہین ہے جبکہ

بُرے کرمون اور سکام کا تیاگ کیا اور نت نیمتک کرمون سے سنچت کرمون کا

ناش ہوگیا بس جنم نہ دھرنا پڑا مکت ہی اسی کو سرگ کی پراپتی کہتے ہین مگر پرانوالے

سرگ کو آکاش مین نشان دیتے ہین

نت کرم اشنان ترپن وغیرہ ہین برت وغیرہ نیمتک کہلاتے ہین پراچھت کرمون

سے حال کے اور پچھلے پاپون کا ناش ہوتا ہے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشر کے ہے

جواب

تو جیو ہے جتن ہے اندریون کے ساتھہ بلکہ دکھی سکھی رہتا ہے ادرشٹ

کے انوسار اور یہ سروپ پاشنا کے بموجب ہوا اندریون سے علیحدہ کرنا اور

بید باکیہ کے بدھ کرم مین لگانا یہ جتن ہے سو تیرے اور ادرشٹ کے آدھین ہے

جیو ایک ہے اور سب جیو علیحدہ علیحدہ ہین

سوال تیسرا

۱۲۷ ۱۰۳

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے
دنیا ۱۲ خالق ۱۲ قدرت ۱۲

جواب

جگت کا کرتا جیو کا ادرشٹ ہے اور جیو کی طاقت یعنی اناد باسنا کو مایا کہتے ہین ؁

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے سپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے
عالم خواب ۱۲

جواب

جگت انادی ہے ست ہے اور سپن سرشٹ است ہے دونون جیو کو بھاشتے ہین
ہمیشہ سے ۱۲ زندہ رہنے والا

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھ سکھ جیو کو ہوتا ہے ادرشٹ کے موافق اور ادرشٹ کے بموجب

مرنے کے وقت باشنا ہوتی ہے اور باشنا کے مواقق ودیا
سے پیدا ہوتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ستے ہے یا کیا

جواب

سرگ اور نرک کا ست ہین حسب پران اور اکثر میانسک جگت کے دکھ
سکھ کو ہی نرک سرگ کہتے ہین

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

سب نام برابر ہین بید باک یکھہ شبد ہے اور جگت سب کرمون سے اوتم
کرم ہے اور پورب می مانسا کا یہ ستدھانت ہے کہ منتر ہی دیو روپ
ہے اگر ایک دیوتا کا ہونا تصور کیا جاوے تو جسوقت لاکھ آدمی
ایک سے سنواہا کہا تو ایک دیوتا اوس سمین سب کے پاس کس طرح

پہونچ سکتا ہے اور منتر سب کے پاس ہے پس منتر ہی دیوتا ہے الخ
جو سب علیحدہ علیحدہ ہین ایشر کا اجاو ہے اور جو بیدین بشن وغیرہ
دیوتاؤن کے نام لکھے ہین سو جیسے قصہ کہانیون مین نام لکھے ہوتے
ہین ویسے ہی یہ نام ہین اصل مین کوئی بشن ہین نہین اور مورت
پوجا ساد ھارن کرم ہے ✣

دوہا

کرم پردھان میمانسا بجا کھوج مت جوے
بندرابن سب یو کومانو متھیا سوے

موافق نیائے اور بیسیکہ شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

اکیس دکھون کا اتنیت یعنی ہمیشہ کو ناش ہو کش ہے واسطے حاصل
ہونے موکش کے کرم واد یا شنا گیان کا ہیتو ہے اور آتما کہ سولہ یا سات
پدارتھہ کا گیان شاکشات موکش کا ہیتو گنگا اشنان جگ وغیرہ
یہ کرم ہین پرماتما مین من لگانا اودیا شنا ہے نیائے شاستر اشیائے
مفصلہ ذیل کو پدارتھہ کہتے ہین اور لکھا ہے کہ سار ا پرپنچ ان سولہ

پدارتھ مین ہے پرمان پرمی سنشی پریوجن درشٹانت
جس سے دیکھیے جو دیکھے شبہہ مطلب مثال

ادیب سِدھانت ترک نرنی باد جلپ
انگ عضو نتیجہ خلاصہ اعتراض فیصلہ تت کا جاننا اپناکر

بے تنڈا ہتیوابھاس چھل ذات نگرہ استھان
جھوٹ کہنا جو فروش گندم نما فریب خراب جواب ہار جانا

تفصیل آپس دھرمی

چھ اندریان چھ اندریون کے گیان چھ اندریون کے
سکھ دکھ دیہہ

تفصیل سات پدارتھ کی

درب گن کرم سامان بیشیکہ سمبا ابھاو

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا ایشر کے یا پرا لبدھ کے

جواب

تو جیوآتما ہے جو ایک ہے دھرم ادھرم والا ہے جتن ایشر آدھین
بنایک پرتھی آب تیج باد چارون تتّ کو نت انت مانتے ہیں
خاک آب آتش باد
عناصر سچے جھوٹے

کارن روپ یعنی سوکشم بیچ روپ نت ہین اور کارج
روپ یعنی استھول انت ہین اور آتما اکاش کال دِشا
اور من یہ پانچون نت ہین اور آتما اکاش کال ودشا یہ چارون
بیاپک ہین اور من ایک دیسی ہے مگر اوسکا گن بیاپک ہے فقط +
سنشکا ہوتی ہے کہ ایک جگہ مین اتنی چیزین کیسے سب بیاپک ہوسکتی ہین
مگر دیکھو اکاش کال دِشا تینون بیاپک ہین جب تین بیاپک ہوئے
تو اور کے بیاپکتا مین کیا سندیہہ اور دیکھو ایک لوٹہ مین روپ رس گندھ
تینون بیاپک ہین

	سوال تیسرا	

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان سے ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

	جواب	

الیشر ہے جو بیاپک ہے گیان اوسکے آشرے ہے اوسکا سروپ گیان
نہیں ہے انھون کی کرپا مایا ہے اونہین مین سے پیدا ہوئی
اونون اوسے کہتے ہین کہ جو ذرہ جھروکے مین چمکا کرتے ہین اوسکا چھٹا
حصہ فقط الیشر جیوون کے کرمون کے بموجب سرشٹ کے اوتپت ناش کرتا ہے
جیوون کو پھل کا داتا ہے اگر اوسکی اچھا سے سرشٹ کہی جاوے
تو الیشر مین دوکھہ آویگا کہ اوسکو کچھ مطلب ہوتا ہے جب اوتپت ناش

کرتا ہے پس جیوون کے کرم کے بموجب اوتپت ناش ہے اور جو اوتپن
ہوتا ہے سوناش ہوتا ہے استہول کارج اوتپت ہے سوناش وا
ہے اور جو بیج روپ ہے سوانادی ہے اوسکی اوتپت نہین کہ
اگر آتما کو اوتپت ہوا کہا جاوے تو ناش وان ٹھہرے گا اور آتما کا ناش
نہین ہے سو تین پرمان ہین ایک انوپرمان دوسرا ادھم تیسرا پرم مدھ
جوکہ آتما کا کوئی ناش کرنے والا نہین ہے پس آتما پرم مہت پرمان
اور پرمانون کا انوپرمان ہے اور جو دیکھتا ہے وہ ادھم پرمان
سو ناش وان ہے اور آتما گیان سروپ نہین ہے اوسکو گیان ہوتا
اور بدھ آتما کا گن ہے ❊

(حاشیہ: جو نظر آوے ۱۲ — جس سے چھوٹی اور چیز نہین ہے ۱۲)

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے
سین سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

انون پرمان جو ہے اوسکی کریا پورب دیس تیاگ اوتر دیس سنجوگ
یہی جگت کی اوتپتی کا کارن ہے جگت جیو کو بھاشتا ہے جیو آتما
چودہ گن ہین بدھ سکھ دکھ اچھیا دویکھ جتن
سنکھیا پرمان پرتھکت سنجوگ بھاگ بھاونا دھ

(حاشیہ: پہلی حالت کا ۱۲ — ترک ۱۲ — دوسری حالت رکھنا ۱۲)

ادھرم اور پرم آتما ہین وہ آٹھ گن ہین جن پر ایسا نشان * بنا ہے

بے ایمانی ۱۲

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھ سکھ جیو کو ہوتا ہے ادرشٹ کے مطابق جیسا ادرشٹ ہوتا ہے ویسا ہی شریر پاتا ہے ہیسک مت سمے کو پردھان کرتا ہے کہ جب جس بات کا سمے آتا ہے وہ کام ہو جاتا ہے سمے ایو کردت بلا بلنگ سمے یعنی وقت پر زور ہونا کم زور ہونا سب بات منحصر ہے جب سمے آتا ہے ویسا ہوتا ہے یہ بنا ہے شاستر کا سدھانت نہین ہے مگر اور باتون مین سدھانت نیائے ہیسکھ کے بہت سمان ہین

وقت ۱۲ یکسان ۱۲

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے یا کیا +

جواب

پرلوک ست ہے

سوال ساتواں

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور اشٹ
کیا ہے اور سرب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

رام کرشن آدک نام سرب اوپر ہین پرمیشر کے شکتی سے ہے نام نامی ابھید گ...
اشنان وغیرہ اوتم کرم ہین مورت پوجا سادھارن کرم ہے

دوہا

نیارے جیسکہ کو متو ایشر بیاپک ہوے
بندرابن امیں دکھ لینے مکت کہہ سو...

موافق پاتنجل و سانکھہ شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

پرکرتی اور پرکھ کا سامیہ یعنی سمادھ ہے او استھا مین ہوجانا یعنی سے لے ہونا...

جڑ کاریج کا اپنے کارن مین اور چیتن کا چیتن مین چت مین بند مو کش ہے چت
شُودہ ہووے تب گیانی ہووے جب گیانی ہوا مکت ہے اب چت کا
نردودہ نکشٹ ادھکاری کا کریا یعنی اشٹانگ جوگ سے ہوتا ہے اُتّم
ادھکاری کو کریا یعنی اشٹانگ جوگ کی ضرورت نہین ہے اُتّم (صاف ہونا۱۲)
ادھکاری کو اول بیراگ اور بعدہ ابھیاس جتن سے ابھیاس اوسکو
کہتے ہین کہ اپنے کو جڑ سے اسنگ چیتون کرتا رہے (شغل۱۲) ابھیاس دو طرح کا
ہے ایک سنجانندی دوسرا پرانندی جب ایسے ابھیاس کیا کہ مین
چیتن اسنگ ہون یہ سنجانندی کہلاتا ہے اور جو اسطرح ابھیاس کرے
کہ ایشر چیتن اسنگ ہے اوسکو پرانندی کہتے ہین سو دونون طرح سے
ایک ہی مطلب نکلتا ہے جاتی بھید نہین ہے بکتی بھید ہے جس نے
اول اشٹانگ جوگ کیا ہے اور پھر بیراگ ہوا ہے اوس سے ابھیاس (کہنے مین۱۲) (اصل مین۱۲)
خوب آسانی سے بنتا ہے پاتنجل اور سانکھہ شاستر کا یہ سدّھانت ہے
کہ پُرش اور پرکرتی دونون سدا قائم رہتے ہین گیان کے ہونے پر
بھی پرکرتی کا ناش نہین ہوتا مگر پرکرتی کا ایسے ابھاو ہو جاتا ہے کہ
جیسے دو آدمی سوتے ہین ایک کی خبر ایک کو نہین ہوتی پس دونون مین
سے ایک دوسرے کی ہان نہین کر سکتا ہے اسطرح مکت اوستھا ہے
پُرش آپکو سمادھی مین رہا پرکرتی آپ کو سمادھی مین رہی فقط
پرکرتی اوسے کہتے ہین کہ جس مین ستّ رج تم سمان رہتے ہین (ستوگن۱۲) (رجوگن۱۲) (تموگن۱۲)
پرکرتی جڑ درب روپ ہے اور پرکھ کیول چیتن روپ ہے پاتنجل کا سوتر ہے

چیت برت نرودہ ہو تدرشٹا سروپ او ستھا ہم برت سار وپ ہا ہترت تیسر
اشٹانگ جوگ و بیراگ سے پرکرتی مین لے ہوتا ہے جسمین نہین
سانکھ کا سوتر ہے بیراگ یات پرکرت لے جو پرکرتی مین
ہوتا ہے اوسکو بھی مکت سا کہتے ہین مگر بہت کال پیچھے پرکرتی
او تھان ہو جاتا ہے یعنی جنم رکھنا پڑتا ہے اسواسطے ابھیاس کر
جو مکت ہووے گا وہ پھر جنم نہ دھرے گا پس اصل مکتی یہی ہے ابھیاس
کہ نیوا الاخواہ ایشرج مان ہو یا نہو مکت مین شک نہین سوتر جوگ بھاس
الیشر و والیشر و سرب سما ہو جے اشٹانگ جوگ یہ ہے یم
اسن پرانایام پرتھار دہارنا دھیان سمادھ
پہلے پانچ بہرنگ کہلاتے ہین اور پچھلے تین انترنگ کہلاتے ہین
دیا اور ست بولنا نیم کو ترزہنا اسن سکھ اسن پرانایام جب
پرتھار تھوڑا کھانا برتی کو روکنا اول سمادھی یا دو واسطے اوتم ادھکار
کے ابھیاس و بیراگ کر کے چت برتی کا نرودھ کرنا دوسرا سادھن یا دید
اشٹانگ جوگ کرنا تیسرا ابھوتی یا ودیدھی دکھا دینا چوتھا کیول
پرت یا دن سروپ کا

سوال دوسرا

بلن کیا بھول اور جتن میرے آدھین یا الیشر کے یا پرالبدھ کے

جواب

تو ایشر ہے نربکار ہے بیاپک ہے جتن اپنے آدھین ہے اور پرالبدھ وایشر کے آدھین بھی ہے حسب ادھکار کے فقط سانکھ و پاتنجل کے سب سدہانت ملتے ہین صرف اتنا بھید ہے کہ پاتنجل ایشر کو ٹھہراوے ہے اور سانکھ ایشر کو نہین ٹھہراوے ہے یعنی سانکھ نر ایشر ہے مگر پاتنجل شاستر لکھتا ہے کہ سانکھ نے ایشر کو دور نہین کیا ہے صرف موکشی کے بنانے کے واسطے ایسا بیان کیا ہے کہ جس سے موکشی کو ایشرج کی اچھا نہو آوے جب ایشر نہین سمجھے گا تو ایشرج کی چاہ نہوگی اور بیراگ اوتپت ہوگا کیونکہ ایشرج لوک پرلوک دونون کا موکش کا بندھک یعنی روکنے والا ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہی کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

پرش و پرکرتی کا سنجوگ جگت کا کرتا ہے مایا اور پرکرتی ایک ہی ہے اوسکا سروپ رج تم ست ہے انادی ہے ناش کبھی نہین ہوتا پرکرتی کو پورب چیشٹا ہوئی رجو گن کی آدھکتا پھر کرتی کا پرنام ہے سنجوگ کا کارن اتدیا ہے پہلے جنم کے سنسکارون کو اتدیا کہتے ہین *

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے
سپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

بھرم ماتر جگت ہے چیتن اور پرکرتی کے سنجوگ سے بھاشتا ہے
انادی ہے چیت کو بھاشتا ہے جگت اور سپن سرشٹ مین
کچھ بھید نہین ہے فقط پرش مین جگت کا بھان است ہے
پرکرتی مین ستّ ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

چیت کو ہوتا ہے آدرشٹ کے بس برتی النسار جنم مرن ہوتے ہیں
اور برتی دھرم ادھرم کے موافق ہوتی ہے اور دکھ سکھ گیان اگیان
انتہ کرن کا دھرم ہے اور چیتن پرکرتی سے مبّن ہے پرکرتی پرش کے

بھوگ کے لیے اینیک کام کرتی ہے اگرچہ پرکرتی جڑ ہے مگر طاقت کام کی ضرور
رکھتی ہے مثلاً شیر جڑ پدارتھ ہے مگر گائے کے تھنون مین خود بخود
جمع ہو جاتا ہے اسیطرح پرکرتی جڑ ہے مگر کارج کرنے کو سامرتھ ہے
جگ کا اپادان کارن پرکرتی ہے جیسے گھڑی کا اپادان کارن مٹی ہے
اور کمہار چکر وغیرہ نمت کارن کہلاتے ہین

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے کیا

جواب

واستو مین پرلوک کچھ نہین ہے اگیان مین سبھ اسبھ کرم کرنے والون کو
نرک سرگ پراپت ہوتا ہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے
یا کیا اور شبد کیا ہے اور سرب مین اوتم کرم کون ہے

جواب

نام ارتھ کا باچک ہے اور پدارتھ کی یاد کراتا ہے شبد

آکاش کا گن ہے

دوہا

سانکھ پاتنجل اس کہو جتین سدان اسنگ
بندرابن پرکرت نے رچو یہ سار اڈھنگ

موافق بیدانت شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے ✤

جواب

اپنے سروپ مین لے ہونا یعنی اپنا جاننا مکت ہے کرم اُپاشنا سے من نرمل یعنی صاف اور نشچل یعنی قائم ہوتا ہے پھر بیدانت شاستر کے سرون منن ندھیاسن سے گیان ہوتا ہے یعنی اپنے نج سروپ ستچدانند کا پرکاش ہوتا ہے یہی مکت ہے فقط کرم دو طرح کے ہوتے ہین ایک سکام کرم دوسرا نش کام کرم سکام وہ ہے جسمین پھل کی اچھا یعنی خواہش ہووے سکام کرم سے پھل کی پراپتی ہوتی ہے اِسے مزدوری کہتے ہین نِش کام کرم وہ ہے جسمین پھل کی اچھا نہووے اوسی سے من کی صفائی ہوتی ہے

اپاشنا سے من نشچل یعنی ایکاگر و قائم ہوتا ہے

سوال دوسرا

میں کیا ہون اور جتن سے اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشر کے ہے

جواب

تو ست چت آنند روپ ہے نربکار ہے بیاپک ہے مہا پاک بیدانتو مسی جتن اپنے آدھین ہے سورج پرکاش کرتا ہے مگر جب اپنی انکھین کھولے تو دیکھتا ہے فقط ست اوسے کہتے ہین جو تینکال یعنی ہمیشہ ایک رس موجود و قائم رہے چیت یعنی چیتن ہے جاننے والا ہے گیان سروپ ہے آنند سروپ ہے یعنی ہمیشہ سکھ روپ ہے تو مسی اسکے یہ ارتھ ہین کہ تو وہی ہے یعنی جیو برہم ہے جیسے بادہ سمانادہ کرن لکشن اور شیش شیشن کرکے بدبدے اور ساگر کی ایکتا ہے ساگر مین جہاز چلتا ہے بڑے بڑے مگرمچھ ہوتے ہین موتی پیدا ہوتے ہین اور بڑا ہے اور بدبدے مین یہ باتین نہین ہین مگر جہاز مگرمچھ موتی وغیرہ ساگر کا سروپ نہین ہین ساگر سے علحدہ یعنی بھن ہین پس ان چیزون کا بادہ کرکے دیکھا جاوے تو بوند بھی جل ہے اور ساگر بھی جل ہے اور جو ستا ساگر کے جل مین لکشن ہین وہی بدبدے مین موجود ہین یعنی بدھرتا سیتنا

دروتا اور شبیش شبیشن یہ ہے کہ بدبدھ ایا بوند سا گر کی ہے اور ت
ساگر ہو سکتی ہے اسی طرح ست چت آنند روپ کر کے جیو برمھ کی
ایکتا ہے برمھ کا روپ ست چت آنند ہے وہ روپ جیو میں
بھی پایا جاتا ہے جیو بھی تین کال ست ہے اور چیتن ہونا جیو کا
ظاہر ہی ہے اور چیتن آتما ہمیشہ آنند سروپ ہے دکھ درد
مایا کرت انتھ کرن کا ہے چیتن کا نہین پس جیو آتما اور برمھ کی
ایکتا ثابت ہوئی

سوال تیرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

جگت کا کرتا ایشر ہے بیاپک ہے سچدانند ہے اور وہی ایشر اکرتا
جیسے سورج وچاک تپھر کرتا واکرتا دونون ہے وہ ہی چیتن برمھ
ہے وہ ہی چیتن ایشر ہے وہ ہی چیتن جیو ہے جیسے ایک
عورت باپ کے گھر بیٹی کہلاتی ہے سسرال مین بہو کہلاتی
نانا کے گھر دوہتی کہلاتی ہے مگر وہ ایک ہی ہے فقط مایا
انربچنی ہے ست است سے ملکشن اور واستو برمھ ہے مایا سے
سورج کی روشنی سب کام کراتی ہے مگر سورج مین کسی کام کا لیش

نہین ہوتا مایا کو اگر ست کہین تو ست نہین کہ گیان کے اودے
ہوتے ہی ناش ہو جاتی ہے اگر است کہین تو دیکھی ہے پس ست
است دونون کہنا نہین نبتا اسواسطے مایا انربچنی ہے برمہہ مین مایا
اور مایا مین برمہہ ایک رس بیاپک ہین جیسے دن مین رات بیاپک
ہے جب دن ہوتا ہے رات کا پتا نہین ملتا پس دن مین رات بیاپک
ہے اگر دن مین رات نہوتی تو دن گئے رات کہان سے آجاتی ہے
کہین گٹھری بندھی رکھی تھی جو آگئی پس جب دن ہے تو رات نہین
جب رات ہے تب دن نہین اسیطرح جب برمہہ درشٹی ہے
تب مایا کا پتا بھی نہین ملتا جب مایک درشٹی ہے تب برمہہ نظر
نہین آتا مگر موجود ہے جیسے گھگھو کو دن کی روشنی کا پرکاش
نہین پر روشنی موجود ہے ؞

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے
سپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

جگت اہنکار سے پیدا ہوا انادی ہے است ہے جگت و سپن سرشٹ
مین صرف الپ کال و دیرگھ کال کا کینے ماتر بھید ہے اور اگیان

کرکے بدھی کو بھاشتا ہے چھ چیز یعنی برہمہ ایشر جیو ابدیا اور ابدیا
چیتن سے سمبند او انادی بستو کا بھید یہ سروپ سے انادی
ہین یعنی ہمیشہ سے ہین جاگرت جگت اور سپن سرشٹ مین جیندان
بھید نہین ہے جیسے سپن مین بغیر دیس و کال اور ساگری
رچنا ہوتی ہے اسیطرح جاگرت جگت بھی ہے برہمہ مین دیس کال
ساگری کالیش بھی نہین ہے جیسے سپن کے وقت سپن سرشٹی
ست دکھتی ہے سرب بیوہار ست جان کر کرتا ہے اسی طرح
اگیان کال مین یہ جگت بھی ست سا معلوم ہوتا ہے مگر جب سپن سے
پرش جاگتا ہے اوس وقت سپن سرشٹی کا پتا نہین ملتا اسیطرح
گیان مین جگت نہین ہے پس سپن سرشٹ و جاگرت جگت دونون
متھیا یعنی است ہین مگر ایسا کہنا بمنزلہ شمشیر چلانے کے ہے اگر
نادان نے ایسا کلام منہ سے کہا صاف اپنا گلا کاٹا پہلے خوب
ٹپابازی ہوئے جب تلوار کو ہاتھ لگا دے فقط

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے +

جواب

دکھ سکھ انتشکرن کا دھرم ہے مگر چتین نے سنگدوش ہو کر اپنے مین
مانا ہے کرم کے بموجب دکھ سکھ ہوتا ہے اور گیانی کا جیو (باہم راہی۱۲) گون نہین کرتا
یعنی کہین نہین جاتا جہان کا تہان استہیت ہی (جا بجا۱۲) کسواسطے کہ اوسکی باشنا
ناش ہوگی اگیانی کا جیو آسا کے بموجب گون (قائم۱۲) کرتا ہے الاناء یترشح بما فیه
معنی یہ ہین کہ جو ہانڈی مین ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے جہان آسا تہان
باسا کہہ سارنی بدھ یعنی کرمون کے مطابق انت مین اوسکو آسا ہوتی
ہے اوسکے بموجب گون کرتا ہے من چت بدھ اہنکار کو انتشکرن
کہتے ہین سو جڑ ہین سو اصل مین چارون ایکہی چیز ہین نام چار ہین جب
منن کیا تو من نام ہوا جب چنتون کیا تو چت نام ہوا جب نشچے کیا تو بدھ
نام ہوا اور جب آپا مانا تب اہنکار نام ہوا فارسی مین اوسکا نام خیال
گمان یقین خودی (خودبینی۱۲) فقط جیو کا یہ روپ ہے کہ انتشکرن اور انتشکرن
مین کوٹست کا ابھاش اور کوٹست جیو کہلاتا ہے اور گیانی کے انتشکرن کا
ابھاؤ ہے پس آبھاش کوٹست مین لے ہوا جیسے آئینہ مین (صاحب حق الیقین۱۲) صورت
بنتی ہے اور جب آئینہ چہرہ کے سامنے سے علیحدہ ہوا تو وہ پرچھائین
جو آئینہ مین تھی اصل صورت مین لے ہوئی کسواسطے کہ آئینہ مین وہ پرچھائین
پھر نہین رہتی اور اگیانی کا یہ حال ہے کہ اگیانی کے باشنا رہتی ہے
اوس سبب سے اوسکا جیو قائم رہا اور کرم انسار جیو (جاہل۱۲) نے گون کیا سو اسے
اسکے اگیانی کو سنچت کرم بھی بھوگنے ہین اور گیانی کے سنچت کرم سب دور
ہو گئے کیونکہ سنچت (جاہل۱۲) کرم اگیان کے سہارے تھے جب اگیان دور ہوا

تب سنچت کرم بھی دور ہوئے جیسے پرچھائین درخت کے سہارے ہوتی ہے جب درخت نرہا تو پرچھائین بھی گم ہوئی گیانی کے سنچت کرم گیان ہوتے ہی دور ہوئے پرالبدھ کرم کا بھوگ کیا کریہ مان کا ابھمان نہین ہوا پس اب باشنا بھی کسطرح رہ سکتی ہے نقل خال ۱۲

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہی ست ہے یا کیا

جواب

واستوتے پرلوک کچھ نہین ہے اگیان مین لوک پرلوک دونون ست ہین جیسے سپن مین سپن سرشٹی اگیان مین نہ لوک ہے نہ پرلوک ہے فقط اگر کوئی کہے کہ سپن سرشٹ اور یہ جگت برابر کسطرح ہوسکتا ہے سپن مین جاگرت کی چیزون کا خیال آتا ہے سو جگت کی چیزین سب ست ہین اور سپن کی است ایسا کہنا سراسر غلط ہے کسواسطے کہ سپنے مین چیزون کا خیال نہین ہوتا مگر چیزین خود موجود ہوتی ہین کیونکہ بطور اس جگت کے سب بیوہار ست سمجھکر کرتا ہے پس جب چیزین موجود ہوئین تو معلوم ہوا کہ چیزین نئی رچی گئی ہین کسواسطے کہ جگت کی چیزین تو کوئی اوسوقت کام مین نہین آئین اور نہ جگت کی چیزون کا خیال کہہ سکتی ہین پس مایا کرت چیزین نئی بنی ہین

اور یہی دیکھتی ہین اسوجہ سے جاگرت جگت اور سپن سرشٹ مین کچھ بھید
مطلق نہین ہے دونون برابر متھیا ہین اسطرح پر لوک بھی کلپنا ماتر ہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سروپ اوپ ہے اور نامی ابھید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اُتم کرم کون ہے

جواب

ست چت آنند یہی نام ہے ساپکھک ہے یعنی دوسرے کی اپیکھیا
سے ہے مایا کی اپیکشا یعنی نسبت سے اوسکو ست چت آنند
کہا گیا جگت کو است کہا تب برمھ کو ست کہا اور ودا استوتی
تو اوسمین نام کہان اور شبد آواز ہے اکاش کا گن ہے
اوپاشنا مین اپنے اپنے اشٹ کے بموجب نام کا جپ ہے پرانام
بہت پرت وہ ہے سب سے اوتم کرم سادہ گرو کی سیوا ہے شبد
چار طرحکا ہوتا ہے پرا پشینتی مدہما بیکھری پراشبد نابھی مین ہے
بمنزلہ برمھ اور پشینتی ہردے مین جیسے سبل برمھ اور مدہما گلے مین
جیسے کارج روپ اور بیکھری جو زبان سے نکلے جیسے استھول

دوہا

جیو برمھ کی ایکتا سدہ کیو سدانت ۔ بندا بن جگ سپن سم مایا لکھی بھیرانت

موافق مت سنتون کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

سرت کا ست شبد کے حضور رہونا یعنی نو دوارے سے چڑھکر ست لوک
مین پہونچنا مکت ہے ست شبد کا منڈل پرکاش سہت ہے
اور پرے ہے انہد شبد کے سرون کرنے سے ست شبد کی پراپتی ہوتی
ہے جب مکت ہوتا ہے ہان اول سنتون نے بانی کا پاٹ نام کا سمرن
مالک کیطرف پریم یعنی عشق اور پریت یعنی محبت جگت سے بیراگ
سادہ گرو کی سیوا اور صحبت فقرا کہی ہے اور چند شغل اور ذکر بھی
کہے ہین مگر شبد کا دھیان سب سے بالا ہے اسکو کوئی ہی
سمجھتا ہے اور آپا شنا کا انت سوئی گیان کی پراپتی ہے
گورو نانک شاہ و کبیر صاحب و دادو صاحب و پلٹو صاحب و جگجیون صاحب
و دریا صاحب و تلسی صاحب و چرنداس صاحب ان سب سنتون مہاتماؤن
نے یہی راہ رکھی ہے فقط ناد کے دھیان کی مہمان شیو جی نے
بدرجہ غائت کی ہے کہ جتنے مارگ مکت ہونے کے ہین سب مین ناد کی

اپاسنا اوتم مارگ ہے اور انہنادا پ شبد مین شیوجی نے گوراجی سے اسکا برنن بہت
کیا ہے اور موکش کی پراپتی کہی ہے اور دس طرح کے انہد شبد کہے ہین

پانچوان ۵	چوتھا ۴	تیسرا ۳	دوسرا ۲	پہلا ۱
بین کی آواز ۱۲	سنکھ کی آواز ۱۲	گھنٹی کی آواز ۱۲	چین چین چھنگا شبد ۱۲	چین شبد ۱۲
دسوان ۱۰	نوان ۹	آٹھوان ۸	ساتوان ۷	چھٹا ۶
بادل کی سی گرج ۱۲	نفیری کی آواز ۱۲	مردنگ کی آواز ۱۲	بانسلی کی آواز ۱۲	تال کی آواز ۱۲

علامت یعنی پہچان شبد کے سننے والے کی جب پہلا شبد سنے سب روم بدن
کے اوٹھین دوسرا سنے تن مین آلس چھاوے تیسرا سنے پریم کی زیادتی
ہووے چوتھا سنے مغز مین سے خوشبو آوے پانچوان سنے امین ورنے
لگے چھٹا سنے گلے نیچے امین آوے ساتوان سنے انترجامی ہوجاوے
آٹھوان سنے تو ناد سارے باہر بھیتر سن پڑے نوان سنے تو گپت ہونے کی
سامرتھ ہوجاوے دسوان سنے سب باشنا چھے ہوجاوے برمھ ہوجاوے
دسوین شبد کے سننے سے سب باشنا چھے ہوجاوین گی یار برمھ ہوجاویگا
اوسکا نام اونکار ہے آپ کو اونکار جانے پرم مکت ہے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا ایشر کے یا پرالبدھ کے

جواب

تو جیو ہے مرا اور سرت ملا ہوا ہے نو دوارے سے سہس دل کنول تک کہ جو گگن کا ناکا
ہے وہان تک من ہے آگے کنول سرت ہے سو گور شبد جو گگن مین ہو رہا ہے
اوسکے آسرے ترکوٹی مین چڑھکر دسوین دوارے مین پہونچکر سن مین مان سرو ور مین
اشنان کرکے ہنس سروپ کو پراپت ہوتا ہے سرت چیتن ہے شیام کنج مین
تیرا باسا ہے اور تیرا اصلی روپ اور پرکاش سارے سر مین ہے کرتب سنت
گوروکے ادھین ہے فارسی مین نادکی اوپاسنا کو سلطان الاذکار کہتے ہین بیت

گر نیابی سرّ حق بر من بخند	چشم بند و گوش بند و لب ببند

دوہا

نانک سن سمادہ مین نہین سانجھ نہین بھور	تین بند لگاکے انہد سنے ٹکور

اور سنتون نے نادکی اپاسنا مین بھید سے دو تین مقام اور اوپر نشان
دیے ہین اوسکا بھید بھیدی ہی جانے سب دیگر دھیانون یعنی تصور ذ
اثرہ ذکر فکری وغیرہ سے ذکر سلطان الاذکار افضل ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

شبد سرشٹ کا کرتا ہے بھنور گپھا مین ہے اور بھنور گپھا مین ب
کے بارے وہی شبد کا پرکاش ہے جن ہار ہے اسکی ا

قدرت مایا ہے گورو نانک شاہ کا بچن ہے	
شبد و دھرتی شبد وا کاش سگلی سرشٹ شبد کے پاچھے	شبد و شبد بھیا پرکاش نانک شبد گھٹے گھٹ آچھے

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہاں سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

ست پرش کی اچھا سے نرنجن اوتپت ہوا نرنجن سے جگت پیدا ہوا نسبت ست لوک کے یہ پرپنچ است ہے اور نو دوار مین جو سرشٹ ہے اوسکو بھاشتا ہے سپن سرشٹ من کا رچا ہوا ہے اور یہ جگت نرنجن کا رچا ہوا ہے من کا سبھاؤ چنچل ہے اور ناد پر عاشق ہے جیسے مرگ کا عشق ناد پر ہے جب ناد سنے ہے تب اپنے تن کی کچھ خبر نہین رکھتا ایسے من بھی ناد کا عاشق ہے جب ناد سنے تب بس ہو جاتا ہے اور من بنا کسی سہارے ٹھہرتا نہین پس اور کوئی سہارا ایسا نہین ہے جیسا شبد کا سننا اسمین من لگجاتا ہے اور جگت کو بھول جاتا ہے مالک کو پاتا ہے بقول وچن صاحب کے

نظم

سنے ناد تہ کیا کسین بین نیارے	ہو ند دیکھے تو دو سون دو دوارے

سن پڑے انہد کا باجا ٭ پر جاسے ہو جیسے راجا ٭

سب ہی ساج تن مین بجین بجا ہے کیسا راگ

وجہن جاکو سن پڑے بڑے ہین وا کے بھاگ

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھ سکھ جیو کو جو نو دوار مین ہے ہوتا ہے کرم انسار اور جیو کا گون آسا کے موجب ہوتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ستیہ یا کیا ہے

جواب

پرلوک جہان ست شبد ہے اور پرے ست ہے آنند کا بھرا ہوا ہے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا او لہ
شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون ہے فقط

جواب

نام سوہنگ ست نام ہے اور یہی نام سرب اوپر ہے شبد ایک آواز
ہے خود چیتن ہے آسمان کے اوپر سُن مہاسُن کے پرے ہے
مستک مین بھی شبد وسُن و مہاسُن ہین سو سرت مستک کے سُن
مہاسن مین چڑھکر اصل شبد جو آسمان کے اوپر ہے اوس مین پرش کی
کلا سے پہونچ جاتی ہے اور سب مین اوتم کرم سادھ گورو کی سیوا
اور ست سنگ اور اپاشنا ناد کی دیکھیے اول ناد ہے پیچھے
بید ہے کیونکہ ناد سے بید کی اوتپتی کہی ہے اب کلجگ مین کرم
نہین بن سکتا کسواسطے کہ فی زمانہ نہ ایسی عمر ہے نہ فارغ البالی ہے
مگر کرم اور جگون مین بن سکتا تھا اس جگ کے لیے جو راہ سنتون نے
نکالی ہے یعنی سادھ گورو کی سیوا نام کا سمرن اور ناد کی اُپاشنا یہ
سُگم ہے دیکھیے جیسے بادشاہی سڑکین اب سب بند ہین انگریزی
سڑکین جاری ہین بادشاہی سڑک پر نہ کھانے کو ملتا ہے نہ سرائے ہین
نہ حفاظت ہے اور انگریزی سڑک پر سب کچھ موجود پس بادشاہی پر
جانا موجب نقصان ہوتا ہے اور سوائے اسکے سیوا چیتن کی اسقدر افضل
ہے کہ ہزار ہا برس کے جڑ کی سیوا ایک طرف اور چیتن کی سیوا

ایک دن کی ایک سرف بہ ابرھین +

دوہا

سنت متا ست نام لکھ سہج مکت کو پاے
بندرابن جگ ترن کو سرت شبد سون لاے

ایضاً

تیرتھ نہاے ایک پھل سادھ ملے پھل چار
ست گور ملے انیک پھل کہین کبیر بچار

اور شاستری گیان علم ہے اور انہد شبد کا سننا عمل ہے بغیر عمل علم کا کیا فائدہ جیسے بیجک پالیا مگر دولت نہ ملی تو بیجک سے کیا حاصل

چوپائی

شانت سرور منجن کیجے + جت کی دھوتی تن پہ لیجے
گیان انگوچھا میل نہ اکھو دھرم جنیؤ ست مکھ بھاکھو
مستک تلک دیا کا دیجے پریم بھگت کا اچمن کیجے
جو جن ایسے کار کماوے مالا کنٹھی سکل سہاوے
گایتری سو جو گنتی کھووے ترپن سو جو تمک نہ ہووے
ایسی سندھیا رے من مانی کہو نانک کنھین گورمکھ جانی

موافق شنوت کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

مغفرت و نجات ۱۲ تدبیر ۱۲ میسر ۱۲

جواب

ساکار برہمہ گن اتیت کے سمیپ (نزدیک) ہونا موکش ہے اور موکش اونکی
کرپا سے ہوتی ہے جب اوسکی کرپا ہوتی ہے تب یہ سو کرم پوجا
جپ تیرتھہ وغیرہ نیش کام کرتا ہے تب موکش کو پراپت ہوتا ہے
یعنی بکنٹھہ مین باسا پاتا ہے اور آنند بھوگتا ہے دکھہ سب جاتا رہتا ہے
یعنی پرکرتی کا رشتہ چھوٹنا اور شدھ شریر ملنا مکت ہے فقط

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا ایشر کے یا پرالبدھ کے

جواب

تو جیو ہے چیتن ہے اندریون کے ساتھ ملکر کے دکھی سکھی رہتا ہے
اور یہ سروپ باشنا کے موجب ہوا اندریون سے علیحدہ کرنا اور پرماتما
مین نودھا بھگت کرکے من لگانا یہ کرتب ہے سو تیرے اور ایشر کی
کرپا کے آدھین ہے نودھا بھگت یہ ہے کیرتن سمرن ارچن

بندن ارچن پادسیون داس ساکھ بجاؤ آتم نویدان

رادھا بلبون کامت سبھی ورت پران کی موافق ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

دنیا ۱۲ قدرت ۱۲

جواب

سرشٹ کا کرتا ایشر ہے بیاپک ہے اور شبن روپ بیکنٹھ مین بھی ہے

مایا ایشر کی اچھا ہے اور یہ بھی ہے کہ جیو کی ابدیا

یعنی بھول مایا ہے ❊

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست یا است ہے سپن یا خواب کا عالم

اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

فرق ۱۲ سچا ۱۲ جھوٹا ۱۲ دیکھتا ہے ۱۲

جواب

جگت ایشر کی مرضی سے پیدا ہوا ات سوکشم روپ مایا مین رہا ہے

استھول تتّ انت ہین سوکشم نت ہین جاگرت جگت اندری وغیرہ

کے بنا ہے سپن سرشٹ من سے اوتپت ہوتا ہے اور

و دیر گہہ کال کا بھی بھیار ہے من کی پاپ پن کا بھوگ سپن مین ہوتا ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے ؛

جواب

دکھ سکھ جیو کو ہوتا ہے دیہہ کے ساتھہ پریت کرنے سے اور باشنا انکول جیو کا گون ہوتا ہے جا متر ساگر بھوت

شوہ اپنش ۱۲

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے یا کیا

جواب

بیکنٹھہ پرلوک ہے پرکرتی منڈل سے اوپر ہے انیک پرکار کا ہے بشن بھگوان کا استھان ہے ست ہے جو پرکرتی منڈل کے اندر ہے سونا شوان ہے ؛

دوہا

نو دہا بھگتی آد جو کری یہہ کچھہ چت لاے	بند ابن بیکنٹھہ مین بھوگی سکھہ ادھکاے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا بھید
اور شبد کیا ہے اور سرب مین اوتم کرم کون سے ہے

جواب

رام نام خاص سرب اوپر ہے یہ گوسائین جی کا مت ہے مگر خاص بشنو مت
مین بھگوان کے سب نام برابر ہین نام سے نامی کا لکش ہوتا ہے اور نام
جاننا
نامی ابھید ہین جب ایسا نام کہا کہ دودھ ہے تو نام لینے سے دودھ کا
گیان ہوتی ہے تپھر کی نہین ہوتی بید اور بہت مہاتما یون نے رام نام کی
بڑی مہمان کی ہے رام نام اول تو بولنے مین سولبھ ہے رام نام مین آشیہ اور مایا
دونون کا جاپ ہے حرف (را) اور (ما) کے اننت گن ہین رام نام موت اور
شادی دونون کے وقت کہا جا سکتا ہے اور ہزارون فائدہ ہین

رامائن مین کہا ہے

میرے مت بڑہ نام دوؤ تے
سگن و سگم سکھہ پایو
سمرو جاس شمبھر اسیکے
بید پران سمرت سدہ اکہ سہ
کنکا ایک جس جیو بساوے

گرو نانک شاہ

جہہ بس کینہہ او بھیجے بچ جوسے
کل کلیس تن ماتھہ مٹایو
نام جپت اگنت انیکے
سینھے رام نام اک اکہہ
تا کی مہمان گنی نہ آوے

کانا ہی اسیکے ورس تہارو
نانک اون سنگ موہ ادھارو
سکھ منی سکھ امرت پربھو نام
بھگت جنان کے من بسرام
جاپ تاپ گیان سب دھیان
کھٹ شاستر سمرت وکھیان
جوگ ابھیاس کرم دھرم کریا
سگل تیاگ بن مدھے پھریا
انیک پرکار کیے بہو جتنا
پن دان ہومین بہو رتنا
سریر کٹاے ہومین کر راتی
ورت نیم کرے بہو بھاتی
نہیں تل رام نام وچار
نانک گورمکھ نام جپے اک بار
بڑو بھاگی تے جن جگ ماہین
سدا سدا ہر کے گن گائی
رام نام جو کرے بچار
سے دھن ونت گنے سنسار
من تن مکھ بولے ہر مکھی
سدا سدا جانو تیہہ سکھی
ایکو ایک ایک پچھانی ✤
ات اُت کی وہ سوجھی جانی ✤
نام سنگ جسکا من مانیان
نانک تنے نرنجن جانیان
گور پرشاد اپنا آپ سوجھی ✤
تس کی جانو ترشنا بجھی ✤
سادھ سنگ ہر ہر جس کہت
سرب روگتے وہ ہرجن رہت
ان دن کیرتن کیول بکھیان
گرست مین سوئی نربان ✤
ایک اوپر جس جن کے آسا
تس کی کٹی یم کی پھاسا
پار برہم کی جس من بھوکھ
نانک تسے نہ لاگے دوکھ
جسکو ہر پربھو من چت آوے
سو سنت سہیلا نہیں ڈولاوے
جسے پربھو اپنی کرپا کرے
سو سیوک کہو کس تے ڈرے

جیسا تھا تیسا دِشٹا یا ۞
سو دہت سو دہت سو دہت سی جیا
جب دیکھو تب سب کچھ مول
نہ کچھ جنمے نہ کچھ مرے
آون جاون درشٹ ان درشٹ
آپ ہی آپ سکل ہین آپ
ابناسی ناہی کچھ کھنڈ

اپنے کارج مین آپ سما یا
گور پرشادت سب بوجھیا
نانک سو سو کچھم سو ہی استھول
آپن جپ تپ آپ ہی کرے
اگیا کاری دھاری سب سرشٹ
انک جوگت رچ تھا پیو تہا پ
دھارن دھار رہو برہمنڈ

الکھ ابھیو پرکھ پرتاپ ۞
آپ جپائے تا نانک جاپ

موافق مت سوالس والونکے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

اپنے کو جاننا مکت ہے گیان سے جانا جاتا ہے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا ایشر کے ہے
یا پرالبدھ کے

جواب

تو سوانس ہے برمھ سمندر کی لہر ہے پر ان تو نہین ہے سوانس
اور پران مین بہت بھید ہے جتن تیرے اور گوروکے آدھین ہے
سوانس کا ہنس آوے اور جاوے ہے ٭ ست گور پورا ملے
تو بھید لکھاوے ہے فقط ٭

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

برمھ ہی کرتا ہے اور اکرتا بھی ہے جیسے چمک پتھر اوسکی شکتی مایا ہے
برمھ سوانس کا سروپ رکھتا ہے سارے پون سمان بیاپک ہے
اگر پون نہین ہے پون اوسے کہتے ہین جو چلتی ہے اور کچھ خلا ہین
حرکت دینے سے معلوم ہووے برمھ ہے

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے سپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے ÷ فقط ÷

جواب

جگت کچھ ہوا نہین ہے بھرم ہی کو بھاشتا ہے جگت اور سپن سرشٹ برابر ہین ÷

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے ÷

جواب

اگیان سے دکھ سکھ ہے بعد مرنے کے حسب آسا دیہہ رکھتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا

جواب

پر لوک کیسنا ہاتہ ہے ❊

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی اجبید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون سے ہے ❊

جواب

سوہنگ نام سرب اوپر ہے سادھ گوروکی سیوا اوتم کرم ہے ❊

دوہا

سوالس متی کا جبید یہ اجپا جاپ کرے
بندرا بن جگ بھرم جو سبھی آپ ترے

موافق مذہب صوفی اب الوقت کے

سوال پہلا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پر البدہ یا الشہ کے

جواب

توکچہ نہین ہے اپنی خودی کو دور کرکت یہ ہے کہ ایسا جانتا کہ سوا

خدا کے کچھ نہیں اور اسطرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ سواے میرے کے اور
کچھ نہیں ہے سب مین ہی ہون اور جتن اپنے اختیار مین ہے اور اصل
جتن صرف یہ ہے کہ خودی کو دور کرنا فقط مسجد تیار کرانا کام پادشاہون کا
ہے اور روزہ رکھنا اور اداے زکوٰة و نماز پڑھنا کام گنہگارون کا ہے
حج کرنا کام مسافرون کا ہے روٹی کھلانا کام دردمندون کا ہے
پرہیز کرنا کام بیمارون کا ہے غسل کرنا کام ناپاکون کا ہے اور
عبادت کرنا کام امیدوارون کا ہے گوشہ مین رہنا کام قیدی کا ہے
خوف و رجا مین رہنا کام لڑکون کا ہے عاشق ہونا کام عیاشون کا ہے
خدمت کرنا کام سعادتمندون کا ہے بیخود ہونا کام مردون کا ہے

بیت
در خانہ اگر کس ست — یک نکتہ بس ست
من ز قرآن مغز را برداشتم — استخوان پیش سگان انداختم

مگر یاد رہے یہ خالاجی کا گھر نہیں ہے ٭

غزل

مجھے بیخودی یہ تو نے بھلے چاشنی چکھائی
کسی آرزو کی دل مین نہین اب رہی سمائی
نہ عذر ہے نہ خطرہ ہے نہ رجا ہے نہ دعا ہے
نہ خیال بندگی ہے نہ تمناے خدائی
نہ مقام گفتگو ہے نہ محل جستجو ہے

نہ وہاں حواس مہو پہنچے نہ خرد کو ہے رسائی

نہ مکاں ہے نہ مکیں ہے نہ زماں ہی نہ زمیں ہے

دل بلبوا نے میرے وہاں چھاونی ہے چھائی

نہ وصال ہے نہ ہجران نہ سرور ہے نہ غم ہے

سب جیسے کہیں خواب غفلت سو وہ نیند مجکو آئی

سوال دوسرا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے +

جواب

کل کو ایک سمجھنا دوئی کو محو کرنا یہ مکت ہے دوئی دور کرنا یہ جتن ہے

اشعار متفرق

شنیدہ ام سخن خوش کہ پیر کنعان گفت
شنیدہ ام صنمخانہ از زبان صنم

صنم پرست وصنم ہم صنم شکن ہمہ اوست

شنیدہ من ہمہ مصدق ست و دیدہ من ہمہ حق

کہ گوش من ہمہ اوست و چشم من ہمہ اوست

خویش را عریان حق بین حق شوی در عاقبت
گر انا الحق زنم بعید مدان

طالب حق را نشان دادہ زراہ حق طلب
بجشم گفت حق کہ راز من ست

یہ جو ہے کون و مکان یارو یہ ہے سب لاشئے

جسے کہتی ہو جہان یارو یہ ہے سب لاشئے

نہ تو کچھ بولون نہ دیکھون نہ سنون مثل نیاز

دیدہ و گوش و زبان یارو یہ ہے سب لاشئے

عین ہستی خود توئی پس از تو چون منکر شویم

حجت ہستی تست این ہستی انکار ما ++

نیستی ہستی ہے یارو اور ہستی کچھ نہین

بیخودی مستی ہے یارو اور مستی کچھ نہین

غزل

جدھر دیکھتا ہون جہان دیکھتا ہون

خدا ہی کا جلوہ عیان دیکھتا ہون

نہ تن دیکھتا ہون نہ جان دیکھتا ہون

تجھی کو نہان اور عیان دیکھتا ہون

یہ جو کچھ کہ پیدا ہے سب عین حق ہے

کہ یک بحر ہستی روان دیکھتا ہون

اگر کوئی جانے جہان غیر حق ہے

سو مین اوسکو دھوکا گمان دیکھتا ہون

نیاز اب کہون کس سے راز حقیقت

یہ عالم سراپا گمان دیکھتا ہون

جبکہ ایسا کہا وحدہ لاشریک لا الہ الا اللہ پس اب دوسری شئے کسطرح کہی جاوے بس لا الہ الا اللہ تک بے خودی و عالم معقول ہے آگے محمد الرسول اللہ دوئی و عالم منقول ہے

بیت

بندگی اور حق پرستی کچھ نہونا ہی نیاز	کچھ نہونیکے سوا اور حق پرستی کچھ نہین

سوال تیرا

ہر شے کا کرتا کون ہے کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

پیدا کرنے والا اور پیدائش سب ایک ہے جیسے جب تک دوات مین
روشنائی ہے سیاہی کہلاتی ہے وہی جب کاغذ پر لکھنے مین آئی
طرح طرح کی تحریر مین آئی مگر اوسکو اب کوئی سیاہی نہین کہتا
نام اوسکا تحریر ہوگیا مگر اصل مین جو تحریر ہے وہ سب سیاہی ہے
پس اسطرح کل ایک ہی شے ہے وہی پیدا کرنے والا ہے وہی پیدائش ہے
مایا یعنی قدرت بھی وہی ہے کامل و ناقص وہی ہے

بیت

اسے برہمن اور اوسے شیخ مانین | یہ آپکا جھگڑا یہان دیکھتا ہون

غزل

یار کو ہمنے جا بجا دیکھا | کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا
کہین ممکن ہوا کہین واجب | کہین فانی کہین بقا دیکھا
کہین بولے وہ کہکے الست | کہین بندہ کہین خدا دیکھا
کہین بیگانہ وش نظر آیا | کہین صورت سے آشنا دیکھا
کہین ہے بادشاہ تخت نشین | کہین کاسہ لیے گدا دیکھا

کہین رقاص اور کہین مطرب	کہین وہ ساز باجتا دیکھا
کہین وہ درلباس معشوقان	برسر نازو اور ادا دیکھا
کہین عاشق نیاز کی صورت	سینہ بریان دل جلا دیکھا

سوال چوتھا

جگت کیسے اور کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا استتھ ہی سپن شرشٹ
اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے

جواب

سب ایک ہی ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

جو ہے سو وہی ہے صورت اپنے اعمال کے بموجب رکھتا ہے

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا ✣

جواب

دوزخ اور بہشت وہم ہے دوئی ہین صحیح ہے بیت

طمع فاتحہ از خلق نداریم نیاز   عشقم اندر من خود فاتحہ خوانم تا بیست

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب ہین اوتم کرم کون ہے ✣

جواب

دوئی ہین نام اللہ عظیم ہی بھوکے کو کھلانا اور خدمت فقرا نہایت عبادت ہے

بیت

بیا بصیقل توحید زنگ دل بزدای   تبار آئنہ چہرہ نمائی آسان نیست

دوہا

مت صوفی کا تم لکھو نرگن سرگن ایک   تبدا ین بیدانت مت جیو برمھ و اوایک

موافق مذہب عیسائی و اسلام

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے +
نجات پانا ۱۲ تدبیر ۱۲ حاصل ۱۲

جواب

ہمیشہ کی خوشی مکت ہی مگر بخوبی اوسکا بیان نہین ہوسکتا کہ وہ خوشی کسطرح کی ہے مگر خوشی ہے اور تعمیل کرنا حکم خدا کا کہ جو انجیل مین درج ہے اور حضرت عیسیٰ مسیح پر اعتقاد لانا کہ وہ ہمارا بخشانے والا ہے کہ جس نے ہمارے گناہون کے عوض مین رنج سولی موافق انسان کے اختیار کیا اہل عیسائی کے بموجب اول انجیل کو کلام خدا یقین کرنا نہایت فرض ہے فقط اور بروز انصاف یعنی بروز قیامت صور پھونکا جاوے گا سب روحین قبرون سے اوٹھکر روبروے خدا حاضر ہون گی جنھون نے کار نیک کیے ہین مثلاً بھوکے کو دیا ہے پڑوسی کی مدد کی ہے عیاشی چوری سخت شراب نوشی نہین کی ہے رشوت نہین لی ہے انصاف کیا ہے اور خدا کی بندگی کی ہے عیسیٰ پر معتقد رہے ہین بہشت کو واسطے دوام کے بھیجے جاوین گے وہ مکت ہوئی اور جنھون نے خلاف اسکے کام کیے ہین واسطے دوام کے دوزخ بھیجے جاوین گے مگر ہم ہمیشہ دعویٰ کر کے نہین کہہ سکتے کہ بہشت و دوزخ دائم و قائم رہین گی خدا کو اختیار ہے جب چاہے سب کو نابود کر دیوے گناہ سابقہ کہ جو خدا کی عدل حاکمی کی

آدم نے کی اوسکو عیسی مسیح نے معوض اوٹھانے رنج سولی کی معاف کرائے ہین +

چونکہ اہل اسلام کے جواب اِن سات سوالون کے حسب مذہب عیسائی ہین صرف اتنا فرق ہے کہ وہ بجاے حضرت عیسی مسیح کے حضرت پیغمبر کو رسول اللہ کہتے ہین اور پیغمبر پر اعتقاد رکھتے ہین اور بجاے انجیل کے فرقان یعنی کلام اللہ و حدیث کے حکم کی تعمیل کرتے ہین شراب نوشی قطعاً ممنوع اور نسبت آدم کے بجاے عدول حکمی ترک اولے کہتے ہین +

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور رجتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشر کے

جواب

تم روح اور جسم سے ملے ہوئے ہو روح اور جسم دونون خدا نے پیدا کیے ہین خدا کی انس یعنی حصہ نہین ہو مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ روح کسطرح پیدا ہوئی ہے مگر ایک شی باعقل ہے صحیح و غلط کا تمیز کر سکتی ہے اور رجتن تمہارے آدھین ہے اور خدا کی عنایت بھی چاہیے فقط جیسے بعضے شاستروں کی روسے پایا جاتا ہے کہ ہر شے کا مادہ بیج روپ ہو کر انادی ہے مگر مذہب عیسائی و اسلام مین یہ بات نہین جائز ہے بلکہ یہ کہ بدون کسی مادہ کے خدا نے اپنی طاقت سے سب شے پیدا کی ہے +

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

خدا نے سرشٹ پیدا کی ہے اور وہ ساری ہے زیادہ اس سے کچھ نہین
کہہ سکتے یا طاقت خدا ہے شروع مین خدا نے آسمان اور زمین
پیدا کیا پھر یہ حکم ہوا کہ روشنی پیدا ہووے روشنی پیدا ہوئی تاریکی و
روشنی مین فرق ہوا خدا نے روشنی کا نام دن رکھا اور اندھیرے کا
نام رات خدا نے حکم دیا کہ زمین مین روئیدگی پیدا ہووے زمین اور سمندر
مین جانور پیدا ہووین فوراً پیدا ہو گئے خدا نے تجویز کی کہ آدمی ہماری
صورت کا پیدا ہووے اور جانور بحری و بری ہوائی پر حکومت ہووے
آدم پیدا ہوئے بعدہ ایک عورت مسماۃ حوا پیدا ہوئی خدا نے ایک
باغ مقام عدن مین تیار کیا اور اجازت دی کہ سب درختون کے پھل کھانا
مگر ایک درخت گندم جس سے تیز بڑے بھلے کی ہوتی ہے مت کھانا
ایک سانپ نے حوا کو اغوا کر کے اوس درخت کا پھل کھلوایا اور
حوا نے آدم کو کھلایا ایک روز خدا باغ مین تشریف لائے اور اس
عدل حکمی پر آدم و حوا کو بددعا دیکر باغ سے نکالدیا کہ عورت کو تکلیف
ولادت ہوگی اور آدم کو محنت کرنی ہوگی جب شکم پری ہوگی اسلام

پیدا ہونا آدمی کا بصورت خدا اور تشریف لانا خدا کا باغ عدن مین نہین کہتے ہین

اسلام کہتے ہین کہ خدا کو نہ کسی نے دیکھا ہے نہ کوئی دیکھے گا اوسکی ہاتھہ پیر

وغیرہ نہین کہہ سکتے مگر وہ سارے ہے

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے سپن شرشٹ

اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے +

جواب

خدا کے کارخانہ مین ہمکو کیا دخل ہے اوسکے راز خفیہ کو ہم کسطرح پا سکتے ہین

ہم عذابی ہین عقل محدود پائی ہے تمکو یہ جگت بھاشتا ہے اور سچا ہے

کل کارخانہ دنیا چھہ[6] روز مین بحکم خدا تیار ہوا ہے (دنیا[12])

سوال پانچوان

دکھہ سکھہ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد

مرنے کے جیو کہان جاتا ہے

جواب

دکھہ سکھہ تمکو ہوتا ہے اور خدا کی یہ مصلحت ہے ہمکو اوس مین کیا دخل

ہمکو اوس سے صرف رحم و بخشایش طلب کرنی چاہیے بعد مرنے کے جیو حالت
خواب یعنی نیند مین رہتا ہے بروز انصاف جسم کسیطرح کا تیار ہوگا روح اور
جسم شامل ہو کر حسب اعمال کے سزا پاوینگے مگر یہ بات اصلی عیسائیون
کے ہے اور مذہب کی نسبت نہین کہہ سکتے ہم کہ کسطرح انصاف ہوگا اہل اسلام
اس بات کے قائل نہین وہ کل کا انصاف بروز حشر ایک طرح پر
ہونا کہتے ہین مذہب اسلام و عیسائی مین آواگون نہین مانتے ہین
روح ہر روز نئی پیدا ہوا کرتی ہے اور جیسی مصلحت خدا ہوتی ہے
وہان وہ روح اکر پیدا ہوتی ہے ؀

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا

جواب

بہشت اور دوزخ ہین مگر مقام نہین بتا سکتے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی اجیہ ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اُوتم کرم کون سا ہے ؀

جواب

خدا و عیسیٰ مسیح کا نام شہرا ہے حسب مذہب اہل اسلام سب سے بڑا نام اللہ اور
سب سے بڑا اکرم عبادت خالص یعنی نس کا کام

دوہا

عیسائی اور محمدی آواگون نہ ٹھان | نپٹ کہاں ہین یہ اس کہو جیو نہ پہچان

موافق مذہب جو کہ کرتا یعنی پیدا کرنیوالا نہین مانتے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

مکت نام اوسکا ہے کہ بندھن سے چھوٹنا بندھن صرف یہ بچن ہے کہ ابتک
طرح کے بچن مین پھنسا ہے جب گرو پارکھی اسکو ملین تو بچن کے بندھن
سے چھوٹا دین تب مکت ہووے اب گورمت کا پانا جتن ہے گورمت
جب آوے جب من مت کو چھوڑے من مت کیا ہے کہ برمہہ جیو
ایشر جگت یہ من سے اوپجا ہے شاستر کہتا ہے کہ برمہہ جگت کا
بیج ہے جو بیج کا تیاگ نکروگے تو برچھہ کا تیاگ نہین ہو سکتا اسواسطے
برمہہ و جگت دونون کا تیاگ کرو شاستر پر ہیرک ایشر کو کہتا ہے
سوال خیر وکیتا نہین اور اصل پیرک کو سمجھتا نہین کہ کون ہے

اصل پریرک بچن ہے اوسکو سنکر ایشیہ کو تلاش کرتا ہے اور ایشر مجھ سے نہین پس بچن ہے پریرک ہے جب بچن کا بندہن ٹوٹے تب مکت ہووے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشر کے

جواب

تم جیواور روپ ہو سو جیو اور روپ ایک ہین جیسے سورج اور سورج کی کرن جتن تمھارے آدھین ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان سے ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

شرشٹ کا کرتا کوئی نہین ہے آپ آنادکال سے ایسی ہی چلی آتی ہے تونے ایسا سنا کہ کوئی کرتا ہے تو نے سنکر انمان کیا پر کرتا کوئی ملا نہین مایا کچھ نہین ہے

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے سپن سمرشٹ
اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے

جواب

جگت آپ ہی اناد کال سے چلا آتا ہے جل سے جل مٹی سے مٹی اسطرح
سب پیدا ہوتے رہتے ہین اور نبرنس جاتے ہین اور بگڑنا
اور بننا اسیکا نام جگت ہے ✤

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

جگت ہی دکھ سکھ ہے اور جیو ایسے ہی مرتے اور پیدا
ہوتے رہتے ہین

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا ✤

جواب

پرلوک کچھ نہین ہے ❖

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا
اور شبد کیا ہے اور سب مین اوتم کرم کون سا ہے

جواب

سب نام جگت کے ہین گورست بڑی ہے اور گورو کی ٹہل سب
کرمون مین اوتم کرم سے ہے ❖

دوہا

نہین کرتا کوئی جگت گو سرجے سب نہیے آپ
بندرابن یہ ناستی کہو پتر بن باپ

موافق جین دہرم کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے

جواب

کرم کے بندھن سے چھوٹنا مکت ہے مگر مکت اوس وقت ہوگی جب بھوت
کال ایشر پرالبدہ سبھاو آتما کا پرنام شامل موجود ہونگے اب پنچم کال
ہے اسوقت مین مکت نہین ہو سکتی جتن یہ ہے کہ کودیو کوگورو کودھرم کا
تیاگ اوسکو متھیات کہتے ہین جیو کا مارنا جھوٹ بولنا چوری کرنا وغیرہ
انکا تیاگ اسے ابرت کہتے ہین کرودہ مان مایا لوبھ انکا تیاگ
اوسکو کگھاے کہتے ہین من بچن کایا کا نرودہ کرنا اسکو یوگ کہتے ہین
تات پرج ان تیاگون کا یہ ہے کہ راگ دوانکھہ کا اتینت ابھاو ہوجاوے

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا پرالبدہ یا ایشر کے

جواب

تو آج امر سنجوگی ہیوگی ہے جتن تیرے اور پرالبدھ کے آدھین ہے

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہان ہے کیا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

سرشٹ چار پرکار کی ہے اناد اننت یعنی نہ آد ہے نہ انت ہے

آدے ہے انت نہین آد نہین انت ہے آد بھی ہے انت بھی ہے
سرشٹ اور کرتا کی مانن ادھکاری پرت ہے ❊

سوال چوتھا

جگت اور سپن سرشٹ مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے

جواب

جگت ست بھی ہے است بھی ہے ادھکاری پرت اور تجھکو بھاشتا ہے

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے

جواب

اگیانی کو جنم سنسار مین موافق شبھ اشبھ کرم کے دھرنا ہوگا اور
جو پورا اگیانی نہین ہے کچھ اگیان رہ گیا ہے اوسکو بھی پیٹھ ملیگا
اور پورے گیانی کو جنم نہین ہوتا

سوال چھٹا

پرلوک ستّ ہے یا کیا

جواب

پرلوک ستّ بھی ہے اور استّ بھی ہے حسب ادھکار

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور سب مین اوتم کرم کونسا ہے

جواب

سب مین اوتم کرم دیا دان دم اور پارس ناتھ کی پوجا ہے

دوہا

جین دھرم اس چھینیا کلجگ بکت نہوے
بندرابن جیون دیا کھا دھرم مکھ سوے
برسبیل موقع ہدایات کے چرچا مین بھی بعضے مذہبون کا ذکر آیا ہے
اور کرم اپاشنا گیان حال شرح درج ہوا ہے

دوہا

پنتھ سرب اور متن کے لکھے جواب و سوال

بندرابن جیت سے پڑھیں بے مکت تت کال

فصل دوسری ہوئی تمام	گلاب باڑی اسکا نام
کانٹے سے بچنا ہے کام	چنو پھول نہیں ہوتی شام
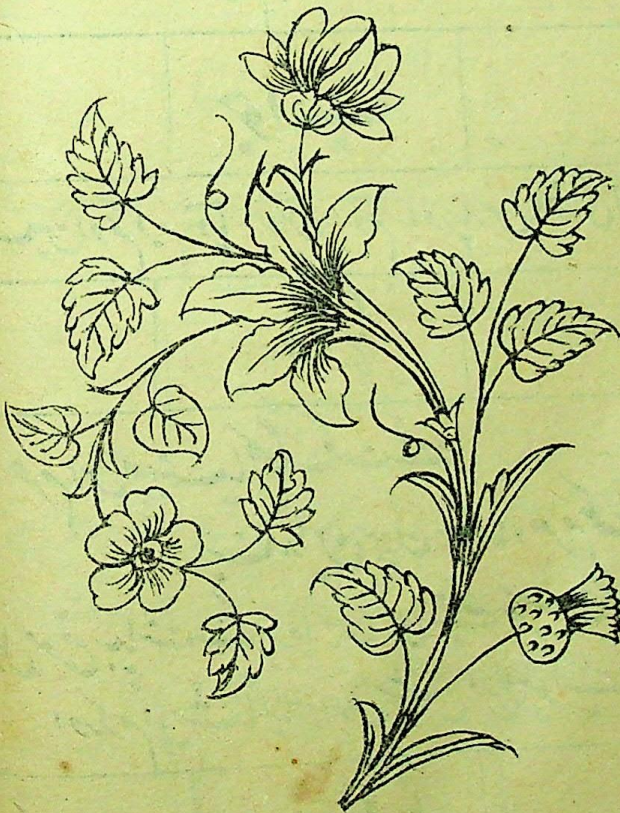
بہار بندرابن

مؤلف کی رائی نسبت اختلافات جو باہم شاستروں اور دیگر
مذہبوں میں واقع ہیں اور ست سنگ یعنی صحبت فقرا و نقصان
کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار و فوائد دیا دھرم
سیل سنتوکھ اودارتا براگ و عبادت وغیرہ

جو کہ اکثر مذہبوں اور متوں کا سدھانت یعنی اصل منشا نسبت مکت
یعنی نجات اور بعضے دیگر مراتبوں کے دوسری فصل کے سوال جوابوں
سے معلوم ہوتا ہے مگر ممکشی یعنی طالب مکت کو یہ سندیہ اور دبدھا
کھڑی ہوگی کہ کونسا سدھانت اوتم اور صحیح ہے کہ جسکے حاصل

کرنے مین پیروی کرون سب اپنی اپنی کہتے ہین سب مین جھگڑا دیکھتا ہے
کوئی کرم کو بڑھاتا ہے کوئی اپاسنا کوئی گیان کو کوئی جوگ کو
کوئی جگت کو ست کہتا ہے کوئی اسَت کہتا ہے کوئی ایشر کو مانتا ہے
کوئی ایشر کا ابھاو کرتا ہے کوئی جیون ایشر آدھین کہتا ہے
کوئی ایشر کے کوئی دونون کے آدھین کہتا ہے کوئی پرالبدھ کو
نکمہ کہتا ہے سواے اسکے ایک ہی مذہب والا دس طرح کے بچن
ایک جگہ جگت وایشر کی ستتا دکھلاتا ہے دوسری جگہ است کہہ دیتا ہے
دراصل موجود ہونا ۱۲
کہین کرم جب تپ پوجا تیرتھ برت مورتون کی پوجا نام کا سمرن
قائم کرتا ہے کہین ان سب کا ابھاو کراتا ہے پھر آپسمین بھی شاسترون مین
یقین نہ لانا ۱۲
جھگڑا دیکھتا ہے یہی حال پرانون کا بھی ہے اور پھر سب بید کی گواہی دیکر
اپنی کہن بھینی سدھانت کو ثابت کرتے ہین کوئی کسی دیوتا کی مہمان
کرتا ہے کسی دوسرے کی نندا کرتا ہی بشن پران مین بشن جی کی مہمان ہے
شِب پران مین شب جی کی مہمان ہے دیبی پران مین دیبی جی کی مہمان
سورج پران مین سورج کو سب سے بڑا گایا ہے گنیش پران مین
گنیش جی کا سب سے بڑا ادھکار کہا ہے ایک مقام پر سورج کو صبح کو
ارگ دینا درست بتایا ہے ایک جگہ پر نِشیش از طلوع آفتاب ارگ دینا اُتم
کہا ہے کوئی بید شاستر کی مہمان کرتا ہے کوئی نندا کرتا ہے کوئی بدیا کی
مہمان کرتا ہے کوئی خلاف اوسکے کہتا ہے کوئی سادھ گورو کی سیوا کو
نکمہ گاتا ہے کوئی کرم اپاسنا گیان دھیان جوگ جب تپ پوجا

تیرتھ برت سب ہی کو اچھا کہہ دیتا ہے پرمارتھی دھن کی نندا کرتے ہین
دنیادار دھن کو بڑا کہتے ہین کوئی نیکنامی کو بہت اچھا کہتا ہے کوئی کہتا ہے
نیکنامی بھی جگت کے لیے ہے پرمارتھ دوسری چیز ہے کوئی کہتا ہے
ایکانت رہنا اچھا ہے کوئی کہتا ہے درس پرس اور ملنا اچھا ہے
غرض اکثر انسانون کو ایسے ایسے سندیہ اور چنتا اکثر ستاتے ہین
بلکہ ست سنگ اور پرمارتھ سے اُچاٹ کرا دیتے ہین مگر ایسے سندیہ اور
شک دل مین لاکہ پرمارتھ نکرنا یا دوسرون کی نندیا کرنا اپنی کم سمجھی سے
ہے اگر انسان کہن کے بھید اور اپنے ادھکار سے واقف ہووے
اور بھید بات کو چھوڑ دے تو ایک سندیہ بھی پاس نہ پھٹکے اور سب
اچھے دکھین اب ایک موٹا اور پرسدھ درشٹانت [مثال] سُنیے ایک شخص کے
چار لڑکے ہین چارون کی عمر عقل ذہن رُچے چلن اور بدن مین ایک
دوسرے سے فرق ہے اور باپ کا مطلب یہ ہے کہ چارون روزگار
کرین گھر سنبھالین نیک چلن ہووین اور خوش رہین اور دوسرون کو
خوش رکھین اب اگر باپ ایک ہی سکھیہ [نصیحت] دیتا ہے تو کام نہین چلتا
کسواسطے کہ عمر و عقل وغیرہ مین سب کے فرق ہے اب اوسکو ضرور ہوا
کہ حسب استعداد و لیاقت فی زمانہ ہر ایک کو علٰحدہ علٰحدہ سکھیہ دیوے
جو کہ سب سے بڑا لڑکا لکھا پڑھا ہے ہوشیار ہے عمر پچیس [۲۵] تیس [۳۰] برس کی
رکھتا ہے تندرست ہے بیاہ شادی ہو گیا ہے اوسکو اب باپ سکھیہ
نوکری کرنے کی دیتا ہے اور نوکری کے قاعدون اور فائدون کو

سمجھاتا ہے اگر وہ لڑکا تعریف اور سکھہ سوداگری اور زمینداری وغیرہ کا
بیان کرتا ہے تو باپ اوسکا ہزارون عیب اور نقصان اوسمین دکھلاتا ہے
اور نوکری کو سب طرح مفید کہتا ہے دیکھو نوکری مین عزت بڑی ہے دس روپیہ
کے متصدی کی عزت کھیتی سے زیادہ ہوتی ہے دو تین پہر نوکری کی پہر
چھٹی ہے معزز لوگون کی صحبت میسر آتی ہے علم و عقل کی ترقی ہوتی
رہتی ہے حکومت ہوتی ہے نام روشن ہوتا ہے ہزارون کی کاربراری
ہوتی ہے بڑی رجوعات رہتی ہے اور سوداگری وغیرہ کیا ہین خیر پیٹ
بھر لینا ہے نہ علم میسر آتا ہے نہ چندان عزت ہے گھر گھر پھرنا پڑتا ہے
اسامی ڈوب جاتی ہین دن و رات فکر لینے دینے کا رہتا ہے جھوٹ
بہت بولنا پڑتا ہے چونکہ لڑکا لکھنے پڑھنے مین رہا تھا اوسکو حسب
باپ کی فہمایش کے نوکری ہی آسان اور مفید معلوم ہوئی تب تلاش
مین چل کھڑا ہوا نوکری پائی اوسکا مطلب پورا ہوا دوسرا لڑکا بیس برس کی
عمر رکھتا ہے کچھہ تھوڑا سا پڑھا ہے ذہن بھی بہت اچھا نہین ہے
تندرستی مین بھی فرق رہتا ہے گفتگو مین بھی ربط واجبی ہے اس لڑکے کو
باپ واسطے سوداگری و دکانداری کے ہدایت کرتا ہے اگر لڑکا نوکری
کرنے کو کہتا ہے تو باپ نوکری مین ہزارون عیب نکالکر کہتا ہے
کہ نوکری غلامی ہے ہر وقت حاکم کا خوف رہتا ہے دیس گھر چھوٹ جاتا ہے
بیگانون کے ساتھہ کام پڑتا ہے کل فکر اپنے ذمہ ہوتی ہے اور گنی گوڑیان
ملتی ہین نوکری مین کوئی سکھہ نہین پہ آدھین سینے سکھہ پاتا ہین

اور سوداگری مین یہ سب باتین میسر آتی ہین گھر کی بادشاہت ہے
نہ کسیکا حکم سہنا پڑتا ہے روٹی کری کرائی ہاتھ آتی ہے رات کو گھر مین
سونا ملتا ہے سیکڑون آدمی کی بھیڑ بھاڑ رہتی ہے وقت پر قابو ہوتا ہے
جب چاہا کام کیا جب سنچا ہا نہ کام کیا کچھہ بہت سا علم نہین چاہتا اور ایسے
پیشہ والے دیکھو کیسے خوش ہین بڑے بڑے مکان تیار کرا رکھے ہین ہزارون
روپیہ کی دولت ہے کسیکی پروا نہین رکھتے لڑکے نے اپنا حال دیکھکر
اور باپ کی نصیحت سنکر نوکری سے ہاتھ اوٹھایا سوداگری کرنے لگا مطلب
باپ بیٹے دونون کا پورا ہوا تیسرے لڑکے کی عمر بارہ[12] برس کی ہے
اوسکو واسطے تحصیل علم کے تاکید کرتا ہے اور فائدے علم کے سناکر
کہتا ہے کہ جو لکھے پڑھے ہین گھوڑون پر چڑھتے ہین عیش کرتے ہین
اور کھیل کود کے نقصان دکھلاکر کہتا ہے جو کھیل مین رہتے ہین بدمعاش
ہو جاتے ہین روٹی کھانے کو نہین ملتی مکتب جانے کو رغبت دیتا ہے
بروقت ضرورت خوف دکھلاکر کہتا ہے کہ نکال دونگا تجھکو کھانیکو ندونگا
تمام رات کوٹھری مین بند رکھونگا اگر کہنے سے نہین مانتا تو مارتا بھی ہے
اور کبھی موقع پر دم دلاسا بھی دینے لگتا ہے پیار کرتا ہے خود کھیل بھی
کھلاتا ہے اگر لڑکا گھر سے باہر جانے مین ڈرتا ہے تو اوسکو ہمت بندھاتا ہے
اور کہتا ہے کہ بدون باہر جانے کے علم کیسے آویگا اور گھر کے رہنے سے
لڑکے خراب بھی ہو جاتے ہین اور دوسرے لڑکے تیرا نام ڈرپوک نا
رکھدینگے اور باہر جانے مین تو بڑی سیرین دیکھنے مین آتی ہین اور

دیکھیے تجھسے چھوٹے لڑکے دن رات باہر پھیر اکرتے ہین اب دیکھیے
اس لڑکے سے کچھ نقصان یا فائدہ نوکری اور سوداگری کا نہین بیان کرتا
جس بات سے مطلب ہے اوسکی تعریف بدرجۂ اتم کرتا ہے اب چوتھا
لڑکا پانچ برس کی عمر کا ہے اس لڑکے کے لیے باپ کھیل کا سامان بنایا
کرتا ہے کھلونے لاتا ہے اوسے کھلاتا ہے اوس سے ہنسا کرتا ہے اوسکی
بے ادبیون کو ناز سمجھتا ہے اوس سے دن رات جھوٹی جھوٹی باتین
کرتا رہتا ہے جھوٹے اقرار کیا کرتا ہے اور جو چیز کہ اصل مین بھی
نہین ہے اوسکے بھی ہونے کا اقرار کر دیتا ہے اگر لڑکا باہر نکلتا ہے
تو اوسکو باہر جانے کو منع کرتا ہے کہتا ہے باہر جانا اچھا نہین ہوتا چور
پکڑ لیجاویگا اور جو کوئی چاہیگا تجھے مار لیگا باہر کبھی مت جائیو گھر
سے باہر پیر رکھنا بہت برا ہے لڑکا بباعث خوف و رجا گھر سے باہر نہین جاتا
گھر مین کھیلتا ہے لڑکے کو بھی اچھا اور باپ بھی راضی اوس لڑکے سے
لکھنے پڑھنے کو نہین کہتا علم نوکری و سوداگری کے فائدہ نہین سناتا
اب ذرا غور کرنے کی جگہ ہے فرمائیے باپ کی علیحدہ علیحدہ نصیحتین چارون
لڑکون کو درست ہین یا نہین ظاہر ہے کہ بہت نسب ہین کہ چارون لڑکون کا
کام بنتا ہے اور دیکھیے کہ اوس شخص نے اول نوکری کی تعریف اور دکانداری کی
مذمت یعنی نندا اور دوسری جگہ نوکری کی مذمت سوداگری کے فائدہ
ایک جگہ باہر جانے کے فائدہ اور گھر رہنے مین نقصان اور ایک جگہ
گھر رہنے مین فائدہ اور باہر جانے مین نقصان کے بعضی بعضی باتین

بالکل صحیح کہین بعضی خوفناک یعنی ڈر کی بعضی طمع یعنی لالچ کی کہین بعضی جگہ
اچھی بات کو بُرا کہا بُری کو اچھا کہا مگر کوئی اوس شخص کو جھوٹا نہین کہتا ہے نہ غلط
کہتا ہے بلکہ عقلمند سمجھہ والا کہلایا جاتا ہے اب اگر لڑکے باپ کی گواہیان
دے دے اپنی اپنی بات کو ثابت کرین اور ایک دوسرے کو خارج کرین
یا غلط کہین تو سواے فساد کے اور کیا نتیجہ ہوگا اور سمجھنے والا ان لڑکونکو
نادان ہی سمجھیگا اب دیکھیے کہ جس لڑکے کو باہر جانے کے واسطے منع
کیا ہے اوسکو بھی تھوڑے دن بعد باہر جانے کو اجازت دیگا اور گھر مین
رہنا بُرا بتاوے گا اب جو لڑکا طفولیت یعنی عمر لڑکپن مین گھر مین رہے گا
وہ بیشک خوش رہیگا اور عمر کے پہونچنے پر خود باہر جاوے گا اور باہر کے
فائدہ معلوم کرے گا اور باہر جانے کی تعریف بھی کرے گا اور اگر باپ کے
کہنے پر لڑکپن مین عمل نکرے گا اور کاشکے باہر جانے مین کوئی فائدہ بھی ہو جاوے
تو پھر آخر مین خراب ہی ہوگا مگر جب ایک بات مین پختہ ہوگا تو دوسری
مین خود لگ جاوے گا اور فائدہ اوٹھاوے گا باہر بھی جاوے گا سوداگری
بھی کریگا نوکری بھی کرے گا اور طفولیت مین گھر رہنے سے باپکا بھی یہی مطلب
ہے کہ آخر مین نوکری کرے اور دیکھو بعضون کو کس حکمت سے سمجھانا
پڑتا ہے کسی راجہ کا لڑکا تھا مطلق نہین پڑھتا تھا اور شوق کبوتر بازی کا
رکھتا تھا اکثر اوستاد مقرر ہوئے مگر کسی سے نہ پڑھا راجہ نے
لاچار ہوکر پڑھانا چھوڑ دیا اس عرصہ مین ایک شخص نے آکر کہا کہ
مین پڑھا دونگا غرض اوسکو نوکر رکھا اس شخص نے اول راجہ کے

لڑکے سے محبت و یاری پیدا کی اور اگر اوسکو کبوتر تھے تو اونکو اور خرید وا کر دلوا دیے
کرائے اور آپ راجہ کے لڑکے کے ساتھ شامل ہوکر کبوتر اوڑایا کرے
اور یہ شخص راجہ کے لڑکے سے فرمایش کیا کرے کہ فلانا کبوتر لاؤ وہ کبھی
کبھی اور کا اور لے آیا کرے اب اوستاد نے کہا کہ دیکھو جب تک کبوترون
کے نام نہ رکھے جاوینگے اور تمکو بخوبی پہچان نہوگی تب تک
تم کبوتر باز نہ کہلاؤگے راجہ کے لڑکے نے کہا کہ درست ہے اوستاد
نے الف بے تے ثے جیم وغیرہ نام کبوترون کے رکھے
اور اوس لڑکے کو یہ حرف یاد کروائے مگر اب بھی خوب پہچان نہوئی اکثر
شناخت مین بھول جاتا اور پشیمان ہوتا اب وہ خود اوستاد سے
کہنے لگا کہ مجھے اسطرح تو ہر ایک کبوتر کا نام یاد نہین رہتا اوستاد
نے کہا کہ حرفون کا لکھنا سیکھ لو پھر سب کبوترون پر نشان حرفون کے
دیے جاوینگے تم آسانی سے پہچان لیا کروگے اب لڑکے کو شوق حرفون
کے لکھنے کا پیدا ہوا وہ لڑکا لکھتا بھی ہے اور پڑھتا بھی ہے اسیطرح
اوسکو کچھ تحصیل ہوئی اور لکھنے پڑھنے کا مزہ آنے لگا تھوڑے عرصہ مین
کبوتر بازی تو چھوڑ دی اور تحصیل علم مین مشغول ہوگیا دیکھیے کس حکمت سے
پڑھایا اور جو کہ شاگرد کو طمع دی تھی اوس طمع کے پورا کرنے سے
اوستاد کا مطلب نہ تھا بلکہ اوس سے علحدہ کروا کر مطلب پڑھانے
سے تھا اسیطرح اس جگت مین بھی بہت سے ایسے جیو ہین کہ کسیطرح
پرمارتھ مین نہین لگتے اونکو ایسی ہی طرح جب سیکھ ہوتی ہے تو شوق

پیدا ہوتا ہے اور دیکھو ایک ہی بیماری پر حکیم دس بیمارون کو علیحدہ علیحدہ دوا
بتاتا ہے وہ فائدہ بخشتی ہے اگر ایک ہی دوا بتا دیوے تو سبکو نقصان
کی صورت ہے اب اگر مریض آپس مین لڑین کہ نہین میری دوا درست ہے تیری
بری ہے تو کیا حاصل ہے ایک مریض کو نسخہ دو پیسے کا لکھا ایک کو دو
روپیہ کا ایک کو کھچڑی کھانے کی اجازت دی ایک کو منع کیا ایک کو روٹی
بتائی ایک کو دال بتائی اب دیکھ لیجیے جیسا مریض ویسی دوا اور ویسا ہی کھانا
اور ویسا ہی پرہیز اب اگر مریض اپنی اپنی دوا کرین اور حسب کہنے حکیم کے
کھانا کھاوین تو آرام ہونا ممکن ہے جس مریض کو روٹی کھانا منع کیا تھا
جب اوسکا مرض دور ہوگا حکیم خود روٹی کھانا بتاوے گا بلکہ کھچڑی کھانے
مین نقصان کہے گا اور یہی بات ہے کہ جب مریض کا دکھ دور ہو جاویگا
خود روٹی کی چاہ کرے گا کچھ کسیکو بتانے کی ضرورت نہوگی پر جب تک
کہ اوسکے مرض موجود ہے اگر کوئی روٹی کھانے کو کہے تو دشمن ہے
کھیر کھانا اچھا ہے مگر تندرست کو تلوار چلانا اوسکو درست ہے جسکو ترکیب
چلانے کی آتی ہے اور جس شخص نے ابھی لکڑی بھی نہین پھینکی اگر وہ تلوار
چلاوے گا تو ایک دن اپنا ہی گلا کاٹ دے گا اب جو شخص ان مثالونکو
بخوبی سمجھے گا اوسکو کوئی شک معرفت کے حاصل کرنے مین نہ پیدا
ہوگا سمجھے گا بید شاستر کا کہنا ادھکاری پرت ہے رو جک بھیانک
جھار تھ مین طرح کی بانی ہے دیکھو بھاگوت مین خود سری کرشن جی
مہاراج نے کرم اوپاسنا کو کس قدر ڈہایا ہے اور کسقدر

(حاشیہ: ادھکاری پرت = حسب استعداد؛ بھیانک = خوفناک؛ جھارتھ = طالع؛ ڈہایا = منحج)

مہمان کی ہے کہ نہایت نہین اور کہین گیان سے کچن بھی کہے جب
اودھوجی سب دھرم مین چکے تب پوچھا کہ مہاراج سب مین اوتم مت
کون ہے تو مہاراج نے فرمایا ایکادسکا

شلوک

اننگ سرب کاپا ناک سیدھوری چھینو متوممم
مدبھاو سرب بھوتکوں مین وہا ک کا سے برت بھی

اسکا ارتھ یہ ہے کہ سرب متون مین بڑا مت یہ ہے کہ من بانی کایا
کر کے سرب بھوتون مین مجھکو بیاپک دیکھے پھر اودھوجی نے کہا کہ
مہاراج کہین آپ نے دیہ وکرم ہرگا وزک کو ست کہا ہے کہین است
سا کہا ہے جب مہاراج نے فرمایا

شلوک

چھایا پرت یا بھید با بہاشا ہے ست پرارتھہ کارنا
ہونگ وی ہا دیہ بھاو انج جیتھہ درت بنیو مہیم

اسکا ارتھہ یہ ہے کہ جیسے چھایا اور کوئی اور گنبد کی آواز جھوٹی ہوتی ہے
پر اوس سے کارج نکلتا ہے اسیطرح دیہ بھی است ہے پر کارج نکلتا ہے
نسبت شرک وغیرہ کے مہاراج نے فرمایا

شلوک

پرش با دو بید وینک بالانام من شا سنا
تہکم یا لیجے سیتہ دہروچین ارتھہ بھیل شرتی

اسکا یہ ارتھ ہے کہ جیسے بالک کو لالچ دکھایا جاتا ہے ایسے ہی شرتیون کے
پھل ہین اور جو کسی شاستر مہاتمان کی بانی ہین جو دوسرے کی نندا ہے
وہ اصل مین نندیا نہین ہے مگر ادھکاری کی ایک طرف کی ڈڈھتا
کے لیے دوسرے کی نندا کر دی ہے اور جب کرم کی مہان کی ہے تو کرم ہی
کو بہت بڑا دکھایا ہے اگر بڑائی نہ دکھاوین تو کرم مین رچی کیسے ہووے
اسیطرح اوپاسنا وغیرہ کے نسبت سمجھنا چاہیے اور جو اپنے اپنے
اِشٹ اور دیوتا کو بڑا ٹھہراتے ہین یہ بھی اوسیطرح درست ہے دیکھو
جسوقت کام پیرون سے نکلتا ہے تو پیرون ہی کی تعریف ہوتی ہے
ناک کان آنکھین زبان اگرچہ پیرون سے اوپر اور زیادہ مطلب کے
بھی ہین پر اونکی تعریف نہین کرتا اگرچہ آنکھ ناک کان کو چھوڑ توڑ
نہین ڈالتا ہے مگر دوسرے کے سمجھانے کو پیر کی تعریف
مین آنکھ ناک کان کی بھی بیقدری کر جاتا ہے اوس کا مطلب یہ
ہوتا ہے کہ ایک طرف کی نشچے پوری ہووے اور نندا کرنے سے
ایک یہ بھی دوسرا مطلب نکلتا ہے کہ جب کوئی اشٹ اپنے کی نندا
سنتا ہے تو وہ خوب دل سے اوسکی سچائی کے واسطے اپنے اشٹ کی
طرف لگتا ہے اور باریک باریک باتین سیکھتا ہے جس سے اپنے
اشٹ کی سچائی کرے جب اپنے اشٹ مین پکا ہوا اوسکا چیت سیدھا
ہوا اب اوسکی طرف اوسکی برتی چلتی ہے وہ اوسکو خود راہ دکھلاتی ہے
جیسے بہتا پانی آپ اپنی راہ تلاش کر کے ندی مین جا ملتا ہے اب

یقین۱۲
نفس۱۲

نِندیا اور اِستت کی ایک اور کیفیت سنیئے دیکھو کبوتر بازی و شطرنج کھیلنا
ونشہ بازی بری ہین مگر جو لڑکا کہ توجہ طرف چوری جوئے بازی و بدفعلی کہ جو
سخت عیب ہین رکھتا ہوے تو اوسکو اِن سخت عیبون سے بچانے کے
واسطے ایسی ضرورت ہوتی ہے کہ بعضے عیبون کی کہ جو نسبت سخت
عیبون کے سبک ہین تعریف کرنی ہوتی ہے کسواسطے کہ بدون کسی طمع
کے تو اوس لڑکے سے وہ سخت عیب چھوٹ نہین سکتا پس دوسرے
عیب کی تعریف کرکر اوسکو اوس سخت عیب سے بچایا جاتا ہے جسکو
جوئے بازی چوری کا شوق ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ جوا کھیلنا
برا ہے ہان کبوتر بازی اور شطرنج کا کھیلنا اچھا ہے کبوتر بازی مین پیدا
بھی ہے اور دل لگی بھی ہے شطرنج کھیلنے سے عقل و غور کی زیادتی ہوتی
ہے اب چوری جوئے بازی سے باز رہ کر کبوتر بازی اور شطرنج کھیلنے
مین معروف ہوا اب اوسے نقص کبوتر بازی اور شطرنج کھیلنے مین
دکھائے جاتے ہین تعریف علم کی سنائی جاتی ہے تب وہ کبوتر بازی
اور شطرنج کھیلنے سے پرہیز کر کر تحصیل علم مین مشغول ہوتا ہے
اسیطرح اکثر کلام شاسترون و مہاتماؤن کے بھی ہین دیکھیے بعضے
شاستر مین ایسی ہدایت ہے کہ جو کوئی اپنے دشمن کا نقصان
چاہے تو فلانے فلانے کرم کرے اب دیکھیے یہ کرم کچھ اچھا
نہین ہے مگر نہایت تعریف کی ہے اب مطلب اس سے یہ ہے
کہ جو شخص اپنے دشمن کا نقصان چاہتا ہے وہ شب و روز تدبیر

مین رہتا ہے اور نہایت سخت بدفعل کرتا ہے اب اوسکو سخت بدفعل
سے چھٹانے کے واسطے یہ تجویز مناسب ہوئی کہ وہ پوجا جپ کرے
اب دیکھیے بہ نسبت اور تدبیرون کے یہ تدبیر اگرچہ اصل مین بری ہے
افضل ہے جب وہ پوجا کی طرف رجوع لایا اول نیک فعل ہوا اگر وہ
زیادہ نہ بھی سمجھا تو بھی پہلے سے اچھا رہا اور اگر پوجا کی حالت مین
سمجھ گیا تو بس مطلب براری ہوئی اب وہ بجائے دشمن کے
نقصان کے اپنے ہی من کو سمجھانے لگا اب جس مقام پر کہ سمجھانے
والے نے تعریف کبوتر بازی کی کی ہے تو اوس نے مطلب سے کی
ہے مگر دوسرے مذہب والا اوسکو بالکل کاٹتا ہے اور اسیطرح
ایک ایک سے مطابق نہین ہوتا مگر اصل مین غور کیجیے تو واسطے دور
کرنے عیب چوری کے کبوتر بازی مین مصروف کرانا برا نہین ہوتا اور
جیسے نندیا کی ہے وہ بھی غلط نہین ہے جو شخص ایسے نکتہ کو
سمجھ لیوے تو پھر اختلافات شاستر وغیرہ مین دیکھکر ست سنگ
سے باز نہ رہے اور جو ست سنگ کیے جاوے گا وہ بیشک آہستہ آہستہ
راہ راست پر بھی پہونچ جاوے گا اور جو اپنے آپاش کی مہمان
کرتا ہے اور دوسرون کی نندیا کرتا ہے تو اوس وقت اگر اوسکا
اوپاش سرگن چھبی بھی ہووے تو بھی اپنے آپاش کو نرگن روپ سرب
بیاپی ٹھہرا کر دوسرے کے اوپاش کو صرف سرگن روپ مین
قائم کرکر منسوخ کرتا ہے مگر وہ سرگن بھی اوس نرگن سے باہر نہین ہوتا

اور اگر نندیا پر خیال کیا جاے تو کوئی دیوتا کوئی مہاتما ان کوئی مت کوئی اچارج
کوئی پشتک ایسی نہین ہے کہ جسکی کہین نندیا نہو پس سبکو
چھوٹا سمجھنا چاہیے اگر ایسا سمجھا تو بس اب کہنے کو کیا رہا کسکی اپاشنا
کرینگے ہان گیانی کو تو ٹھکانا بھی ہے پر اپاشنا تو مطلق ہی جاتی رہی دیکھیے
کسی مقام پر پانچون دیوتا کے اوپاشک ملے آپس مین جھگڑا ہوا
بشن کا اوپاشک کہتا ہے کہ بشن ہی بھگوان ہین اور مہادیو سورج
دیبی گنیش اونکے داس ہین اور بشن بھگوان ستیل سروپ اور
پالن ہارے ہین اور بشن بھگوان چارون دیوتا کی ہمیشہ رکشا کرتے
(حفاظت)
آئے ہین اور مہادیو تو بھرشٹ ہین جنکے درشن سے چت ملین ہوتا
ہے گلے مین ہاڑون اور کھوپڑیون کی مالا پہنی ہے سانپ پڑے
لٹکے ہین یہ سنکر مہادیو کا اوپاشک بولا واہ مہادیو بڑے ہین کیونکہ
دیکھو اور سب دیو ہین اور شیو مہادیو ہین کہو دیو بڑا یا مہادیو بڑا اور سہرے
بنانا تو عورتون کا کام ہے اور مہادیو کی سمدرشٹی ہے جیسا پھول ویسا
ہار یہ شکت اور دیوتا مین نہین ہے دیبی کا اوپاشک بولا کہ سب دیوتا
مردہ کے سمان ہین جبتک شکت نہوگی کوئی کچھ نہین کرسکتا اس لیے
شکیت بڑی ہے اور سب دیوتاؤن کی جان ہے گنیش کے اوپاشک نے
(طاقت)
کہا کہ دیکھو ہر کارج مین پہلے گنیش جی منائے جاتے ہین اسواسطے گنیش جی
بھگوان ہین سورج کے اوپاشک نے کہا سنو سب دیوتا اندھے
ہین جب تک سورج کا پرکاش نہو کوئی کچھ نہین کرسکتا اب غور

غور کیجیے پانچون دیوتاؤن کی مذمت ہوئی اب کیا کرو گے پس اسکا فیصلہ
وہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ ہر ایک نے اپنے دیوتا کو نرگن سرب بیاپی تقرر دیا
اور دوسرے کے دیوتا کو سرگن قائم کیا اسیطرح شاستر اور دیوتا وغیرہ
سب ایک ہی کے انگ ہین کسکو غلط کہنا درست ہے اپنے بدن مین سے
کونسی چیز کو دور کرنا اچھا معلوم ہوگا اپنے اپنے وقت پر کیا پیر کیا ہاتھ
کیا آنکھین ناک کان وغیرہ سب ہی تو کام دیتے ہین مگر ہان وقت اور
موقع اور ضرورت کام لینے کان سے ہے اور جو وہ کام ناک سے
لیا جاوے تو کب پورا ہوگا +

دوہا

ندیا اوترو ناوسے کیا لی کرے جہاج
جو جا کو سوارتھ کرے سوتا کو مہراج

اور ظاہر ہے کہ ایک شخص دو روپیہ دوسرا دس تیسرا سو چوتھا ہزار
پیدا کرتا ہے سب ہی کا نام کماؤ ہے اور جو دو روپیہ کا پیدا
کرنے والا ہے وہ کبھی ہزار بھی پیدا کر سکتا ہے مگر جو مطلق نہین کماتا
اوس سے کیا امید اب خلاصہ یہ ہے

دوہا

سب ہی مارگ سائیان آگے ایک مقام
جو ہی سنکھ ہو رہا واہی بستے کام +

سبکو بڑا سمجھنا مگر جس سے آپکو کام پڑا ہے یا پڑے اوسکو خاص کرکے

برا سمجھنا ہی تو بہت درست ہوگا ایک مثل ہے کہ کوئی شخص گھٹ درشن
یعنی سب پنتھ کے سادھون کی سیوا کیا کرتا اوس نے ایک بار سادھون کا
بھنڈارا کیا سب بھیکھ کے سادھو جمع ہوئے سبکو بہت اچھی طرح ایک سے
بھوجن کرائے جب سادھو بھوجن کر چکے تو اوس نے پرشادی اپنے
گورو کی پتل مین سے لی اور مین سے نہ لی کسی سادھو نے کہا کہ کیون
بھائی یہ فرق کیون کیا سب کی پتل مین سے پرشادی لینی تھی
اوس نے جواب دیا کہ مہاراج سُنیے جب کہ لڑکی کی شادی ہوتی ہے
اور جسوقت برات آتی ہے تو براتیون کی دولہے سے زیادہ
خاطرداری ہوتی ہے مگر لڑکی کا ہاتھ لڑکے ہی کو پکڑایا جاتا ہے
سو مہاراج آپ سب براتی ہین اور گورو دولہے کی جگہہ
ہوتے ہین اسواسطے اتنا فرق کیا سادھو خاموش ہوئے
اب دیکھو کوئی پوجا کرتا ہے کوئی جپ کرتا ہے کوئی تیرتھ نہاتا ہے
کوئی دھیان کرتا ہے کوئی گیان کہتا ہے کوئی دان دیتا ہے سب
پرمارتھی ہی تو ہین پس کسیکو برا کہنا نہین بنتا اب یہ شنکا ہوگی کہ جو
جسمین لگا ہے وہ اوسی مین لگا رہے گا تو آگے کو کسطرح بڑھیگا اسکو
اسطرح سمجھنا چاہیے کہ جب کسی مارگ مین لگا ہوئے گا تب خود بخود اوسکو
تلاش پیدا ہوگی دیکھیے اول شروع مین لڑکے مہادیو کی پوجا
کرتے ہین تو صرف پھول پتی چڑھانا جانتے ہین یا گھنٹا
بجانا مگر جب دوسرے کو آرتی کرتے سُنتے ہین تب آرتی کا

شوق ہوتا ہے پنڈت کے پاس سے آرتی سیکھتے ہین جب آرتی
سے ایسا معلوم ہوا کہ مہادیو کیلاش باشی ہین تو اب کیلاش کا حال
جاننے کی آرزو ہوئی اب کتھا بارتا سُننے لگا اوس مین رُچی (رغبت) ہوئی
سُنتے سُنتے اُپاسنا مین دخل ہوا سادھ سیوا کرنے لگا اب گیان
دھیان کے بچن بھی سُننے مین آنے لگے اونکو سُنکر اونکے مطلب کو
دریافت کرنے لگا غرض آہستہ آہستہ ٹھکانے سے جا پہونچا دیکھیے
صرف پھول چڑھانا اور گھنٹا بجانا ہی تو مکت داتا ہوا ہان اگر عمر بھر پھول
پتی اور ٹھن ٹھن مین ہی رہے تو خیر جیسے کنتھا گر رہے ویسے رہے بدین
مگر اونسے تاہم اچھے ہین کہ جو کبھی مندر مین بھی نہین جاتے ہین اونکے
اور مکت سے کیا مطلب جو کسی راہ پرمارتھ مین کسیقدر لگے ہین
وہ پرمارتھی ہی ہین آہستہ آہستہ درجۂ بالا پر بھی پہونچ جاوینگے جیسے نالہ
ندی مین پہونچکر ساگر مین پہونچ جاتا ہے ظاہر ہے کہ اونگھتے کو اگر جگاوینگے
تو وہ دیر سویر جاگ اوٹھیگا مگر مردہ نہین جاگ سکتا اور جو پرمارتھ
کے بکتا بید شاستر سنت سادھ بھگت و دیوتا ہین سب ہی بڑے
ہین اور سبکا مطلب جیو کے کلیان کے لیے ہے دیکھو کروڑپتی
لکھپتی ہزارپتی سب ہی تو ساہوکار ہین جن شخصون کو کام لین دین
دس بیس سو دو سو کا پڑتا ہے اونکا کام ہزارپتی ساہوکار سے بخوبی
نکلتا ہے اور ہزارپتی ہی تو اونکے لیے اچھا اور بڑا ساہوکار ہے
مگر جب ہزارون لاکھون کا کام ہوتا ہے تب لکھپتی ساہوکار سے ہے

مطلب براری ہے غرض یہ ہے کہ جب جس سے مطلب نکلے وہ ہی
ساہوکار ہے خواہ ہزارپتی ہو خواہ لکھپتی خواہ کروڑپتی ہان یہ بیشک
ہے کہ بعضے مذہب مین بعضی باتین ایسی ہین کہ وہ محض برخلاف دوسرے
مذہب کے ہین اور جس مذہب مین کہ وہ جائز ہین اونکی اوس
مذہب مین بڑی مہان ہے اور جس مذہب کے خلاف ہین اوس مذہب
مین نسبت اون باتون کے نہایت مذمت ہے بلکہ یہان تک
کہ وہ سراسر بنیاد نرک کی ہین اب ایسا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن
باتون کو جس مذہب نے برا کہا ہے اوس مذہب والے کو اونسے
بہرحال پرہیز ضرور ہے اور جس مذہب مین کہ وہی بات جائز کہی ہے
اور اوس مذہب والے اوسکے بموجب عمل کرتے ہین نسبت اوسکے
یہ بات ہے کہ جو جس مذہب مین ہے وہ اوس مذہب کو خدا ہی
کیطرف سے جانتا ہے اگر اصل مین خدا ہی کی طرف سے ہے
تو وہ بات جسکو تم برا سمجھتے ہو خدا نے واسطے اوس فرقہ کے
وہی مناسب تصور فرمایا ہوگا خدا کی مصلحت اور قدرت مین کسیکو
دخل نہین برے کو بھلا کرے بھلے کو برا کرے

گوان ڈینداگھانش ملیدا کتوان ❊ جاگندیا لیندا کھوی دیندا استوان
بے گور ہندا تیری آس کیون جاندا بچہ کہہ مر

ہر نام وزیدا کون کہے صاحب نغن توکیون نہین یون کہ
دوسرے یہ کہ اگر وہ اجازت خدا کیطرف سے نہین ہے اوس مذہب کے

اچارج نے کہے ہین اور دراصل وہ بری ہین تو عذاب اوس اچارج کے
ذمہ ہے (ہادی ۱۲) کیونکہ جو لوگ اون باتون پر عمل کرتے ہین وہ تو حسب اجازت
اپنے اچارج کے عمل کرتے ہین اور خدا کی طرف سے سمجھتے ہین اون
لوگون کو عوض عذاب دینا ہوگا مگر جو باتین نیک اوس مذہب نے
بموجب کی ہین اونکا ثواب حاصل ہوگا پس جو شخص طرف معرفت کے
کسی مذہب کے بموجب رجوع لایا ہے وہ اچھا ہی ہے کیونکہ درجہ بدرجہ
پہونچکر بازگشت ایک ہی طرف ہوتی ہے اور جو شخص بالکل اسطرف رجوع
نہین لایا وہ مثال پانی تالاب کے ہے تالاب کا پانی کبھی ساگر مین
نہ پہونچے گا اور بہتا پانی خواہ ٹیڑھی راہ خواہ سیدھی راہ خواہ صاف راہ
خواہ غلیظ راہ مین بہہ رہا ہے ایک دن ساگر مین پہونچے گا اگرچہ مکت کرم
و اپاسنا سے بھی ہوتی ہے مگر خاص مکت بغیر گیان یعنی حق الیقین نہین
ہوسکتی اور جب تک کرم اپاسنا ہے تب تک تکرار مذہب قائم رہیگی چاہیے
کہ فیصلہ ہوجاوے کبھی نہوگا باہم تکرار ضرور رہے گی اور جو کہ سرگن اپاسنا
مین اپاسش یعنی معبود علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین پس فساد قائم ہان اگر
نرگن اپاسنا مین ہے تو بھی کسیقدر فیصلہ ہے کہ سب کا اپاسش ایک نرگن
یعنی ذات حق ہوئی اس اپاسنا مین پوجا وغیرہ کی ضرورت (مجرد) نہین سمرن این
یاد تو بیشک گذاری دھیان وغیرہ کی ضرورت ہے اور
جو شخص تبدل مذہب کر ڈالتے ہین اونکی یہ صورت ہے
کہ حضرت کو اپنے باپ دادے کی جمع کی تو خبر نہین ہے

کہ کتنے کروڑ خزانہ رکھے ہین اور دوسرے کی طرف یقین لاتے کہ یہ لاکھ
جمع والا ہے جھٹ اپنے مالک سے دوسرا مالک کر لیا دیکھیے یہ دستور ہے
کہ جب ایک مذہب والا دوسرے مذہب کی نیندا کرتا ہے تو جو باتین
اوسمین چھوٹے چھوٹے مبتدیون کے لیے کہی ہین اونکو سنا کر اور اپنے
یہان کی بلند سی بلند باتین کہکر پھسلا لیتے ہین اپنے گھر کی تو
رسوئی کا ذکر کرتے ہین اور دوسرے کے گھر کی جا ضرور کو تکتے ہین
پس بھونکھا روٹی کے لالچ پھنس بیٹھتا ہے مگر چونکہ تعصب مذہب بھی
درست ہی پس جسنے تبدل مذہب کرایا کچھ گناہ نہین کیا اور جسنے
مذہب بدلا اوسکو بھی گناہی نہین کہہ سکتے کیونکہ اوس مذہب کے بموجب
معرفت مین دخل کیا ہان اتنی بات ہے اپنے گھر کی اچھوتی روٹی چھوڑ
دوسرے کی جوٹھن جا کھائی سو بھی اوس حالت مین جو کچھ
وہان اصل مین موجود ہوا اور آپ کوشش بھی کی ورنہ ادھر کے
ہوئے نہ اودھر کے مثل ہے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا چمار کو
عرش پر بھی بیگار اور جو ایسے منش ہین کہ ابھی نہ کرم کیا ہے نہ کچھ اپا سنا
نہ سادھ سیوا نہ دان کیا ہے نہ براگ ہے نہ بیبک ہے (آدمی ۱۲) مگر گیان کے
بچن سنکر گیان گاتے ہین اونکا بے شک کہین ٹھکانا نہین ہے
یہ لوگ ابھمانی ہو جاتے ہین پس بیدانت کا سننا بنا ادھکار
درحقیقت منع ہے اور ایسے لوگ نام کی اچھا رکھتے ہین دیکھیے
دو نون بنیا دین کیسی بری ہین ابھمانی مالک سے

سمجھہ ہوتا ہے اور نام کی اچھا کرتا ہے پس اپنا وقت ناحق ضایع اور کھوتا ہے
کسی ناسمجھہ نے اونکی تعریف کردی تو پھول گئے پس اتنے مزہ کے لیے
دین دنیا دونون خراب کرتے ہین وے لوگ ایسا نشچے کر لیتے ہین
کہ ایسے ہی گیانی ہوتے ہین اور سب نے نام ہی کی اچھا
کی ہے مورکھہ ایسا نہین سمجھتے کہ گیانی ہونا بڑا مشکل ہے اور یہ نہین
سمجھتے کہ نام کی کتنی قدر ہے اور نام کیا اور نیکنامی کیا ہے اصل مین
دیکھیے تو نام ہونے کا پھل کتنا اول تو نام دیہہ کا ہوتا ہے سو جڑ ہے
اوسکا انت ہو جاتا ہے دیہہ کو نام کے ہونے سے کیا پھل رہا جیو کا
حال سنیے کہ اگر گیانی ہے تو اوسکے جگت کا اپجاو اوسکو نام کسطرح سکھہ دیسکتا
ہے اور جو گیانی نہین ہین سبھہ کرم بنچ ہین یا اپاشک ہین جو اونھون نے
دیہہ پائی تو پہلی دیہہ کی یاد نہین ہوتی پس نام سے انکو کیا پھل اور جو سرگ کو
گئے تو وہ اب اپنا نام سننے نہین آتے اور جو اگیانی ہین وہ نرک کو
گئے یا نیچ جون پائی کہو نام اونکو اونکو کیا سکھدائی ہوویگا ہان نیکنامی کا
اتنا پھل ہے کہ نیکنامی کی اچھا کرکے آدمی سے سبھہ کرم بنتا ہے اسیواسطے
مہاتما یون نے کہین کہین نیکنامی کی تعریف کی ہے مگر اب لوگ
نیکنامی کو تو حاصل کیا چاہتے ہین اور کو کرم کرنے لگتے ہین کہو نیکنامی
کیسے ہوگی اور جو ایسے کہو کہ مہاتمان بھی اپنے نام کو بیچے ہین یہ کہنا
غلط ہے مہاتما یون کی بات بالکل علیحدہ ہے وہ جو کرم
کرتے ہین واسطے دوسرے کے سدھارنے کے ہے

اودھو جی نے بھگوان سے پوچھا ہے کہ آپ کو اور گیانی کو تو کرم کا بندھن نہیں ہی پھر کرم نہانا دھونا سیوا پوجا کسواسطے کرتی ہو مہاراج نے فرمایا

ایکادش کا شلوک

شوچ ماچ منگ اشنا ننگ نت جو دھن یاچریت
اینا ش چہ نی مان یوگی جبتا ہنگ لی لا ئشرا

ارتھہ یہ کہ نہانا دھونا وغیرہ کرم مین اور گیانی لیلاوت کرین ہین اور ایک جگہ ایسا فرمایا ہے کہ اگر مین نکرون گا تو جگت بھرشٹ ہو جاوے گا مہاتمان جگت کا سب بیوہار بھی کرتے ہین پر اونکو جگت کا بندھن نہین ہوتا

دوہا

جیسے جل مین کنول نرالم مرغ آبی نیشانی
سرت شبد بھوساگر ترے نانک نام بکھانی

کنول جل مین اوتپت ہوتا ہے جل ہی مین رہتا ہے پر جل سے نرالا ہے مرغابی جانور پانی مین غوطہ لیتا ہے پر جب نکلتا ہے سوکھا کا سوکھا ہی ہوتا ہے ایسا چکنا ہوتا ہے کہ پانی اوسکے بدن پر اثر نہین کرتا اسیطرح مہاتماون کا حساب ہے جگت مین آئے ہین کرم بھی سب کرتے ہین پر لیپش نہین اسپر ایک اور بھی درشٹانت ہے کہ ایک گوپی کے پوترہ نہین ہوتا تھا سو کرشن جی نے کہا کہ تو درباسا رکھی کے مثال ۱۲

پاس جا اور اپنی اوس نسے پرارتھنا کر گوپی نے کہا بہت اچھا پر
درباسا رکھہ جمنا کے پار تھے گوپی نے عرض کہا مہاراج پار کیسے جاؤن کرشن جی
نے فرمایا کہ جمنا سے یون کہدیجو کہ جو کرشن جی نے کبھی استری کے
ساتھہ بھوگ کیا ہو تو رستہ مت دے اور جو نہ کیا ہو تو رستہ دے
وہ گوپی یہ بات سُنکر بڑے تعجب مین آئی کہ یہ مہاراج نے کیا کہا
سب سے زیادہ تو بشئے کیا کرتے ہین اور پھر کہتے ہین جو کبھی بشئے کیا ہو
تو رستہ مت دے مگر وہ گوپی چلدھری اوس نے جا کر جمنا سے یہی بات
کہی جمنا نے رستہ دے دیا گوپی پار گئی اور دُرباسا رکھہ کے آگے
بھوجن رکھا اپنی عرض کی دُرباسا رکھہ جی نے بھوجن کھایا اور گوپی کو
دعا دی گوپی نے پوچھا کہ مہاراج جمنا سے کیسے پار ہون دُرباسا جی نے
کہا کہ تو جمنا سے کہیو کہ جو دُرباسا رکھہ نے کبھی سوائے دُوب کے
بھوجن کیا ہو تو رستہ مت دیجیو اور جو کبھی نہ کھایا ہو تو رستہ دے
گوپی سُنکر بنہایت ہی حیران ہوئی کہ ابھی میرے روبرو میرا لایا ہوا بھوجن
سب کھا گئے اور کہتے ہین کہ جو کبھی بھوجن کھایا ہو تو رستہ مت دے
مگر کشمکش گوپی چلدھری یہی بات جمنا سے آکر کہی جمنا نے رستہ
دے دیا گوپی پار آئی آکے حال کرشن جی سے کہا بعدہ گوپی نے پوچھا
کہ مہاراج ان باتون کا بھید مجھے بتا دیجیے مہاراج نے فرمایا کہ سُن گوپی
ہم بشئے اپنے من کی خواہش سے نہین کرتے ہین اور نہ اوسکا سکھہ ہمکو
سکھہ دیے سے مگر دوسرے کی اچھا کے بل اور اوسکی خوشی کے لیے

بھوگ ہے اسیطرح دربا ساجی کا کھاتا ہے اب دیکھیے یہ سامرتھ اپنے
مین کہان ہے پھر کس طرح مہاتماؤن کے کرم کو برا بہہ کہا جاوے مگر
نادانون کی یہی طرح ہے کہ جس بات مین کچھ مشکل نظر پڑا ہے اور کام
آسان ہوا تو گورو کی ریس کرنے لگے اور اگر کچھ اپنے سے برا کام
ہوگیا یا جس بات مین دکھ ہوا یا طاقت کا خرچ ہے یا مشکل ہے تو الگ
ہوجاتے ہین ایک مثل ہے کہ کسی شخص نے ہتھیا کی تھی چنانچہ ہتھیا اوسکے
پاس آئی کہ مجھے قبول کر اوس شخص نے ہتھیا سے کہا کہ میرے پاس
کیون آئی ہے اندر کے پاس جا کیونکہ ہاتھون سے ہنسا ہوئی تھی
اور ہاتھون کا دیوتا اندر ہے وہ تجھے قبول کریگا ہتیا اندر کے پاس
گئی اور سب حال کہا اندر یہ سنکر آدمی کا روپ بنا کر اوس شخص کے
پاس آیا وہ شخص اوسوقت اپنے باغ مین تالاب پر کھڑا تھا اندر نے
آکر بعضے درختون کی بہت تعریف کی اور اندر نے اوس شخص سے پوچھا
اجی یہ تالاب کسنے بنایا ہے اور درخت کسنے لگائے ہین اوس نے کہا
کہ ان ہاتھون نے اور اپنے ہاتھون کیطرف اشارہ کیا اندر بولا کہ ہتیا تو
میرے سر اور یہ پیڑ تیرے ہاتھون نے لگائے اب دیکھیے کہ اوس شخص کی
کیسی بھاری غلطی تھی کہ دکھ کی بات مین تو آپ الگ ہوگیا
اور سکھ کی بات مین اپنا ابھمان کیا اور سنیے ایک گورو اور ایک چیلہ
دونون کہین ساتھ جاتے تھے گورو ایک کلار کی دکان پر جا کر شراب
پینے لگے چیلے نے کہا کہ جب گورو ہی پیتے ہین تو مجھے کیا ڈر ہے آپ

بھی پینے لگے اسیطرح کئی باتین جو بارام وآسان تھین گوروکی ریس پہ
چیلے نے بھی کین آگے کہین ایک تیل کا کڑھاو گرم ہو رہا تھا گورواین
تیل کے کڑھاؤ مین جا کُودے اب چیلے جی کھڑے دیکھتے ہین گورو نے
کہا اب کیون نہین آتا شراب پینی ہی جانتا تھا سچ ہے گورو کیسے سو کرنا
گورو کرے سو نہ کرنا دیکھو ایسی باتون کے بھید بغیر ست سنگ یعنی صحبت
فقرا نہین کھُلتے ہیں انسان کو لازم آیا کہ واسطے حاصل کرنے نجات یعنی
مکت کے ست سنگ یعنی صحبت فقرا کرے ست سنگ سے جو بات
کہ ست او صحیح ہے حاصل ہوتی ہے ست سنگ کی مہمان بید شاستر
پران اور سب سنت مہاتما یون نے کی ہے اوسپر ایک درشٹانٹ
ہے کہ کوئی چور تھا اوسنے مرتے وقت اپنے لڑکون کو نصیحت کی کہ
تم کبھی ست سنگ مین نہ جانا ورنہ بھوکھے مرجاؤگے لڑکے اپنے باپ کی
نصیحت پہ یہان تک عمل کرتے تھے کہ کلام نقصہ یا پنڈت کا نہین
سُنتے تھے وہی مقام پہ کہ جہان اوسکے ایک لڑکے کا گذر ہوا
کرتا تھا کتھا ہوا کرتی تھی جب وہ پاس اوس مقام کے پہونچتا تو کانوین
اونگلیان دے لیا کرتا ایکدن اوسی مقام کے پاس اوسکے پیر مین کانٹا
لگ گیا اوسکے نکالنے کو اونگلی کان سے نکالی اوسوقت کتھا مین ایسا
پرسنگ ہو رہا تھا کہ دیوتا کے پرچھاین نہین ہوتی اتنا اوسکو سنائی دے لیا
بیان ۱۲
اور بعد دو چار روز کے کہین اوس نے چوری کی کسی شخص نے اقرار گرفتاری
کا کیا چنانچہ دیبی کا سروپ بنا کر رات کے وقت اون چورون کے

مکان پر گیا اور کہنے لگا کہ تم نے اتبک چوری کے مال مین سے میری
کڑھائی نہین کی یعنی میرا حصہ مجھکو نہین پہونچا یا مین تمکو مار ڈالونگی چنانچہ
چورون نے باہر نکلکر اول اوسکو بہت ادب سے ڈنڈوت کی اور
جو کہ وہ حال اپنا بیان کیا چاہتے تھے کہ اسی عرصہ مین اوس چور نے
جسنے ایسا سنا تہا کہ دیوتا کے پرچھاین نہین ہوتی چراغ لاکر دیکھا
تو پرچھاین دیبی کی پڑی اوسکو ثابت ہوا کہ دیبی نہین ہے اوس نے
صاف فریب اوسکا سمجھ کے اوسکو خوب زدوکوب کیا اور نکالدیا اب خلاصہ
اوسکا یہ ہے کہ اوس چور نے صرف ایکدن ایک کلام کتھا کا سنا تھا
بباعث اوسکے اوسنے دشمن سے جانین بچائین ورنہ سب چور مارے جاتے
دوسرے اوسکو کتھا پر نہایت اعتقاد آیا خود کتھا بارتا مین جانے لگا
اور اور چورون کو بھی لیجانے لگا آہستہ آہستہ وہ چور سب
بھگت ہوگئے یہ مہان ست سنگ کی ہے صحبت سادھ فقیرون کی
عجب چیز ہے پارس سے بھی زیادہ گن رکھتی ہے پارس لوہے کو
سونا بناتا ہے مگر پارس نہین کرلیتا اور نیک مرد اپنے سمان کرلیتا
ہے جیسے بھرنگی اور کیڑے کو بھرنگی کرلیتا ہے ایک مثل ہے کہ
کوئی فقیر حذارسیدہ کشتی مین بیٹھے تھے اتفاقاً اونکے پاس کوئی نہایت
بدخصلت آدمی آبیٹھا اوس شخص نے اپنی عادت کے بموجب فقیر صاحب کو
نہایت تنگ کیا یہان تک کہ اونکو مارا بھی اور اسقدر کہ خون تک
نکل آیا اوسوقت الہام غیبی آکاش بانی ہوئی کہ اس ناؤ کو

ڈوب دون تو فقیر صاحب نے عرض کی کہ مین ایسا ناقص آدمی اس
ناؤ مین کہ جو ضرورت ڈوبنے کشتی کی ہوئی پھر آکاش بانی ہوئی کہ
اس شخص کو کہ جسنے دکھ دیا ہے ڈبویا جاوے پھر فقیر صاحب نے
عرض کیا کہ مین ایسا برا شخص ہون کہ جو میرے پاس آکر بیٹھا وہ
ڈبویا جاوے پھر تیسری بار آکاش بانی ہوئی کہ انصاف تو ہوگا
اوسوقت فقیر صاحب نے عرض کی کہ جو خوے بد اس شخص مین ہے وہ ڈوب
دیجاوے عرض قبول ہوئی اوسیوقت وہ بد شخص روشن طبع ہوگیا
اب دیکھا چاہیے کہ فقیر صاحب نے ایسے بد کو اپنے برابر فقیر کامل
کر لیا دیکھو جو نیک ہین وہ نیکی ہی کرتے ہین کیونکہ وہ ایسا سمجھتے ہین
کہ بد نے بدی نہچھوڑی تو ہم نیکی کیسے چھوڑ دین اور یہ کہ بچھو کچھ ہر وقت
ارادہ سے ڈنک نہین مارتا پر ڈنک ہلانا اوسکی عادت ہی ہے ایسے
نیکون کو نیکی کرنا اونکا خواص ہی ہے اس مقام پر یہ ظاہر کرنا مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ بعضے کج فہم یہ کہنے لگین گے کہ چلو سادھ فقیر تو بہر حال
نیکی ہی کرتے ہین پس صحبت کرکے کیا کرینگے اونکو تنگ ہی نکرین دیکھیے
یہ محض نادانی ہے ایک مثل ہے کہ ایک شخص ایک روپیہ اپنے گھر
سے لیکر چلا راستہ مین وہ روپیہ کہین گر پڑا اب وہ شخص نہایت
افسوس کرنے لگا کسی شخص نے اوس سے اوسکے رنج کا حال پوچھا
اوس نے کہا کہ میرا روپیہ گر پڑا ہے اوس شخص نے کہا کہ چلو جو
جانہار تھا سو گیا اب سوچ کیون کرتے ہو اوس نے جواب دیا

کہ اب مجھے اوس روپیہ کا سوچ نہین ہے مگر میرے گھر مین ساد ہو فقیر کا
نیوتہ ہے اور وہ دو چار گھڑی مین آوین گے اور میرے پاس اور روپیہ
نہین اب مین اونکو کیا کھلاؤنگا وہ شخص مرد اشراف اور دولتمند تھا
ایک اشرفی اپنی گرہ سے نکالکر اوسکو دینے لگا اِس شخص نے کہا کہ
میری اشرفی نہین گئی ہے اور نہ مجکو اشرفی کی ضرورت ہے مین اشرفی
لیکر کیا کرون غرض اشرفی نہ لی اوسوقت اوس شخص نے ایک روپیہ
نکالکر اوسکو دیا اوسنے لے لیا اور کہا کہ اگر مجکو خدا توفیق دیگا تو مین
مع سود حاضر کرونگا ورنہ تمھاری ہی طرف سے نیوتہ ہوا اوسوقت اوس
شخص نے پربضد ہوکر اشرفی بھی اوسکو دی لاچار اوسنے لے لی اب
یہ شخص روپیہ اور اشرفی لیکر روانہ ہوا اتفاقاً اِس حال کو کوئی تیسرا شخص کھڑا
سُنتا تہا اوسنے اپنے دل مین تجویز کی کہ واہ یہ شخص خوب ہے چلو ہم
بھی اس سے اشرفی لو یہ تیسرا شخص تھوڑی دور آگے جاکر ایک جگہہ
بیٹھکر رونے لگا کہ میرا روپیہ گر پڑا وہ شخص جسنے اشرفی دی تھی اوسنے
اس سے بھی حال دریافت کیا مگر صاف معلوم ہوگیا کہ یہ فریبی ہے
اوسکو بعوض اوسکے فریب کے سزا دی پس دیکھیے فریب سے کاربراری
نہین ہوتی اور اگر کا شکے ہو بھی جاوے تو قائم نہین رہتی مالک کے
یہان سے سزا پاوے گا اور جو مثال کہ فقیر صاحب اور بد شخص کی
لکھی گئی ہے اوس سے صرف مہمان قربت فقرا دکھلائی ہے
اب اور بھی ست سنگ کی مہمان سنو کہ ایک چور چوری کر کے

بھاگا مگر اوسکو بعضے قرینہ سے ایسا شبہہ قرار واقعی ہوگیا کہ وہ گرفتار
ہوجاویگا اوسنے اوس تھیلی کو گم کرکے ایک مندر مین جا کر مہنت جی
سے عرض کی کہ مین فقیر ہوا چاہتا ہون مہنت جی نے چیلا کرلیا وہ
سادھ بن بیٹھا سراغیون یعنی کھوجیون نے سراغ چور کا مندر مین لگایا
اسکی خبر راجہ کو پہونچی چونکہ شبہہ چوری کا سادھ پر ہوا تھا راجہ نے سراغیون
سے کہا کہ اگر سادھ چور نہ نکلے گا تو تمکو مروا ڈالا جاویگا سراغیون نے اسکا
اقبال کیا اور کہا کہ مندر مین چور ہے اور اوسوقت مین چور رسا ہوکار کا
امتحان اسطور ہوتا تھا کہ ایک لوہے کا گولہ گرم کرکے ہاتھہ پر رکھا جاتا تھا
اگر ہاتھہ جل گیا تو چوری ثابت ہوئی پس حسب دستور گولہ اوس سادھ کے
ہاتھہ پر رکھا گیا سادھ نے گولہ لیتے وقت یہ کہا کہ جو مین نے اس جنم مین
چوری کی ہو تو میرا ہاتھہ جلجاوے گولہ اوسکے ہاتھہ پر رکھا گیا اوسکا ہاتھہ
نہ جلا اب راجہ نے سراغیون کے مروانے کی تیاری کی اوسوقت
اوس سادھ نے کہا کہ مہاراج انکا کچھہ قصور نہین ہے مین ہی چور ہون راجہ
نے کہا کہ تمھارا ہاتھہ کیون نہ جلا سادھ نے جواب دیا کہ مین نے
یہ کہا تھا کہ اس جنم مین چوری کی ہووے تو ہاتھہ جلجاوے مین جب سے
سادھ ہوا میرا جنم دوسرا ہوگیا اسواسطے ہاتھہ نہ جلا راجہ خاموش
ہوا اب خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ جو فریبا بھی ست سنگ یعنی اچھی صحبت
مین داخل ہوئے ہین کمال کو پہونچ گئے ہین دیکھو چور نے اپنے تئین بھی
بچایا اور دیا کرکے سراغیون کو بھی بچایا اور مال مالک کے

حوالہ ہوا پس جو شخص دل سے اور نیاز و ادب سے ست سنگ کرینگے اونکی مکت ہونے مین کیا شک ہے مگر یہ بات اصل ہے کہ ست سنگ کی تلاش وہ کریگا جو اس دنیا کو دکھ روپ سمجھیگا اور اپنی عاقبت کا فکر کریگا

	دوہا	
	نانک دکھیا سب سنسارا	
	جو سکھیا سو نام ادھارا	

کسی نے یہ تلاش کی کہ کوئی اس دنیا مین سکھی بھی ہے جہان دیکھا وہان کچھ نکچھ فریادہی سنی اتفاقیہ ایک شخص کو ظاہر حال سب باتون سے خوش حال دیکھا مگر بوقت دریافت کے اوس شخص نے بیان کیا کہ جسقدر مین دکھی ہون اوسقدر دنیا مین کوئی دوسرا انسان دکھی نہین ہے حال اپنا بیان کیا کہ مجکو اپنی جورو سے بہت الفت تھی وہ ایک بار ایسی بیمار ہوئی کہ امید زندگی کی نرہی عورت نے افسوس کھا کر کہا کہ اب تم دوسری شادی کروگے چنانچہ بباعث الفت کے مجکو یہ ثابت کرنا ضرور ہوا کہ مین شادی نکرونگا اوسوقت مین نے اپنے تئین زنانہ کر ڈالا اب وہ عورت تندرست گھر مین موجود ہے شب و روز نہایت دکھی ہون پس دنیا مین سکھ نہین ہے غلطی سے ہوا حرص مین پھنستا ہے اگر انسان غور سے دیکھے تو در حقیقت یہ اپنے وقت کو سراسر ضائع کرتا ہے اور مالک سے بجھہ ہوتا ہے اسپر ایک مثل ہے کہ کسی بادشاہ نے اپنے وزیر کو

انعام مین دوشالہ دیا وزیر دوشالہ لیکر باعزت تمام باہر آیا اوسوقت
اتفاقیہ اوسکی ناک بہہ نکلی جلدی مین اوسنے ناک کو دوشالہ سے پونچھ
لیا کسی شخص نے بادشاہ سے چغلی کھائی کہ حضرت نے تو وزیر کو انعام
بخشا اوس نے اوسکی نہایت بیقدری کی کہ اوس نے دوشالہ سے
ناک پونچھی بادشاہ نے فورًا وزیر کو طلب کرکے دیکھا تو کہنا مخبر کا صحیح پایا
بادشاہ نے غصہ ہوکر وزیر سے اوسیوقت دوشالہ چھین لیا اور وزیر کو
خدمت سے دور کرکے نہایت بےعزتی سے نکلوا دیا اتفاقیہ ایک فقیر
باہر کھڑا ہوا تھا اوسنے یہ سب ماجرا دیکھا اور سنا اوسوقت فقیر نے
افسوس کھا کر کہا کہ دیکھو بادشاہ نے صرف ایسی چھوٹی تقصیر پر اسقدر سزا دی
ہم لوگون کو بیشگاہ خدا سے کیا سزا ہوگی کہ جو انعام یعنی جامۂ انسانی
ہمکو اوسکی درگاہ سے ملا ہے ہم اوسکو سب گندا کرے ڈالتے
ہین ہم خدا کو کیا مُنہ دکھلاوین گے اوسی وقت سے فقیر
عبادت مین مشغول ہوا اب انسان کو سمجھنا چاہیے کہ جسطرح وہ تکدو
دنیا کے سامان کے واسطے کرتا ہے کہ جو چند روزہ ہے بلکہ ایکدم کا
بھی قرار نہین رکھتی ہے اوسیطرح بلکہ اوس سے زیادہ فکر عاقبت
کیون نہین کرتا یہ ظاہر ہے کہ جیو قائم رہتا ہے دیہہ مرتی ہے
اگر جیو قائم نہ رہتا تو بید شاستر کسواسطے اچھے کرم کی ہدایت کرتے ہین
مرنے کے بعد کریا کرم کراتے ہین کہ جیو سُکھ پاوے پس دیکھو کہ نہایت
بڑی عمر ہوئی تو ساٹھ ستر برس کی ہوئی اور بعدہ یعنی آیندہ

ہمیشہ رہنا ہے کہ جسکا کچھ شمار نہین پس ساٹھہ ستتہ برس کس شمار ہین
آوین اور اس جامۂ انسانی ہی مین مالک کی یاد ہو سکتی ہے اور جامہ
مین نہین ہو سکتی پس اسکو اپنا وقت کھیل کود عیاشی دنیا مین کھونا
کیسا برا ہے اور اصل مین دیکھو تو بھروسا ایک دم کا بھی نہین پھر بھی نہین
سمجھتا ایک مقام پر کسی شخص نے ایک سادھ سے پوچھا کہ مہاراج
بستی کا رستہ کہان کر ہے سادھ نے مرگھٹ کا پتا بتا دیا وہ شخص
موافق پتا کے اوس مقام پر پہونچا تو وہان مرگھٹ دیکھا عجب
حیران ہوا اور کہنے لگا سادھ فقیر بھی جھوٹ بولتے ہین وہان سے
لوٹ کر پھر سادھ کے پاس آیا اور کہا کہ مہاراج آپ نے مجکو بھٹکا دیا
سادھ بولے کہ تو نے بستی کی راہ پوچھی تھی سو بھائی بستی کی راہ
تو وہی ہے کیونکہ بستی یہ نہین ہے اسکو اوجاڑ کہنا چاہیے کہ
یہان سے سب چلے جاتے ہین ایک اور مثل ہے کہ کوئی سیوک
اپنے گورو کی خدمت کیا کرتا اچھے اچھے بھوجن اور کپڑے دیے جاتا
مگر گوروجی پرہیز کیا کرتے وہ سیوک کہا کرتا کہ مہاراج اچھے
کھانے پہننے مین کیا نقصان ہے فقیر صاحب خاموش ہو جایا کرتے
اس عرصہ مین اتفاقیہ اوس سیوک کو کسی ساہوکار کی لڑکی نظر
پڑی وہ نہایت خوبصورت تھی سیوک اوسپر عاشق ہو گیا اب
اوسکے فراق مین سوکھتا جاتا ہے فقیر صاحب اوس سے سبب
اوسکے رنج کا دریافت کرتے ہین مگر وہ بباعث شرم کے بیان

نہین کرتا ایکدن فقیر صاحب نے پرتضبہ ہوکر پوچھا اوس نے سب حال
بیان کیا فقیر صاحب نے فرمایا کہ یہ بات کیا مشکل ہے ابھی اوس
لڑکی کو بلا دیتے ہین جوکہ فقیر صاحب نہایت نیکمرد کامل تھے اونکے
حکم کو کوئی ٹال نہین سکتا تھا فقیر صاحب نے شام کو ساہوکار کو
کہلا بھیجا کہ اپنی لڑکی کو بھیجدے اوسنے فوراً لڑکی کو بھیجدیا فقیر صاحب
نے سیوک سے کہا کہ لے لڑکی تیرے ساتھ ہے مگر تیری موت
پانچ پہر بعد ہے یعنی پہر دن چڑھے آوے گی اوسوقت تو سیوک
خوشی مین اوس عورت کو ہمراہ لے گیا مگر جب اوسکو راہ مین موتکی
یاد آئی اوسکے ہوش باختہ ہوگئے اوس عورت سے کلام کرنیکی
طاقت نرہی اندیشہ موت کا سر پر سوار ہوگیا صبح کو وہ عورت اپنے
گھر گئی یہ سوچ مین پڑا رہا جب پہر دن گذر گیا اور اوسکو موت
نہ آئی تب اوسنے کہا کہ فقیر صاحب بھی جھوٹ بولتے ہین اوٹھکر
فقیر صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ مجکو موت تو ابتک نہ آئی فقیر صاحب
نے پوچھا کہ تونے اوس عورت سے حسب دلخواہ حظ اوٹھایا اوسنے
اپنا سب حال راست براست بیان کیا اوسوقت فقیر صاحب نے فرمایا
کہ دیکھ جو چیز کہ جسکے واسطے تو جان دیتا تھا وہ تجھکو میسر آئی اور موت کے
آنے مین پانچ پہر کا عرصہ تھا سو تجھسے نہ بھوگی گئی پس ہم اپنی موت
دم دم پر سمجھتے ہین نہ معلوم کہ دوسرا دم آوے یا نہ آوے کچھ
اچھے کھانے کپڑے کہ جسکو ہم ناقدرے سمجھتے ہین کسطرح بھوگے جاوین

اب خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ اعتبار ایکدم کا نہیں ہے پس انسان ایسا سمجھکر
اپنی عاقبت کا فکر کرے دنیا مین تھوڑے دن کی زندگی ہے اور
ہر دم گذری جاتی ہے اور بعد مرنے کے زندگی قائم ہے اور ہمیشہ
رہنا ہے مگر نادان اس دنیا کی زندگی کو ایسا سمجھتا ہے کہ کبھی آخر نہوگی
اور یہ سمجھکر اس ہی دنیا کے سامان کرتا رہتا ہے اور اوسکو یہ یاد نہین
آتی کہ کبھی موت کی بھی شروع ہوگی اگر ایسا سمجھے تو توشہ وہانکے لیے
بھی تیار کرے جاہل اور کاہل اپنی عمر تجویز ہی مین کھوتے ہین اور کوئی
کام نہین کرتے ہین ایک اور مثل ہے کہ کوئی شخص کسی فقیر صاحب کے
پاس اچھی پوشاک لے گیا فقیر صاحب نے لینے سے انکار کیا اوس
شخص نے کہا کہ آپ کیون نہین لیتے فقیر صاحب نے فرمایا کہ
اس سے نہایت نقصان ہوتا ہے خدا کی ناراضگی ہوتی ہے ہمکو خاک کا
لباس درست ہے اوس شخص نے کہا کہ کہان خدا ہے اور کسنے
دیکھا ہے آپ پہنیے اور عیش کریے فقیر صاحب نے کہا کہ بھلا اگر خدا
ہووین تو کیا حال ہوگا وہ شخص لاجواب ہوا خلاصہ یہ ہوا کہ دنیا کے
عیش و آرام سے پرہیز کرنا چاہیے آخر مین بہی عیش ٹرا دکھہ دیوینگے
مگر اب بعضے عقلمند ایسا کہتے ہین کہ دنیا دار سے یاد الٰہی کسطرح
ہو سکتی ہے دو گھوڑے کی سواری نہین ہو سکتی دیکھیے یہ کہنا کسقدر
غلط ہے دو گھوڑے کی سواری ممکن ہے ایک بگھی یا رتھہ مین دو گھوڑے
جوڑ لیوے وہ سواری دو گھوڑون کی ہی تو کہلاتی ہے

ایک مثل ہے کہ کوئی مسلمان نماز پڑھتا تھا اور اوسکے پاس حلوا رکھا تھا
حلوے کو دیکھکر ایک بلّی آئی نمازی حیران ہوا کہ اگر بلّی کو مارتا ہون
تو نماز جاتی ہے اور اگر بلّی کو نہین مارتا ہون تو قوت یعنی کھانا جاتا ہے
اور بدون قوت دوسرے وقت نماز نہو سکیگی اوسوقت نمازی نے
تجویز کر کہ الحمد للہ رب العالمین بہت زور سے پڑھا بلّی بھاگ گئی کسواسطے
کہ رب العالمین مین بل نکلتا ہے بلّی نے سمجھا کہ مجھے دھمکایا ہے
بلّی بھاگ گئی اب دیکھو حکمت سے نماز بھی ادا ہوئی اور قوت بھی بچ رہا
پس انسان ست سنگ مین جاوے تو ایسی حکمت اوسکے ہاتھ آجاویگی
کہ دین دنیا دونون درست ہو جاوینگے اب یہ سوال ہے کہ کیا
خوش رہنا واسطے ایسی زندگی کے بہتر ہوگا کہ جسکا ٹھکانا نہ ایکدن نہ
ایک گھنٹہ کا نہ ایک پل ہے اور ہمیشہ کے واسطے دکھ مین گرفتار ہونا
یا یہ کہ اس زندگی مین دکھ اوٹھانا اور آیندہ واسطے ہمیشہ کی خوش رہنا
دیکھو تھوڑے دن کا دکھ سہنا اور ہمیشہ خوش رہنا ہی بہتر ہے انسان کو
چاہیے کہ موت کی ہر وقت یاد رکھے کسواسطے کہ جو یاد نہین رکھتے
اونکو فکر عاقبت نہین ہوتا اور وہ اچانک مرجاتے ہین اونکو غم بھی
بہت ہوتا ہے اور جو یاد رکھتا ہے اوسکو موت آسان ہو جاتی ہے
اور بہر حال اوسکو فکر عاقبت رہتا ہے مگر دیکھو موت سے ڈرنا نہین
چاہیے مگر یاد اوسکی بہت ضرور ہے اور جو ایسا کہتے ہین کہ ہمکو تو وقت
نہین ملتا جو ست سنگ کرین یہ بھی غلطی ہے تھوڑی ہی دیر کہ

آہستہ آہستہ کام پورا ہو جاوے گا مثل ہے

دوہا

کرت کرت ابھیاس کے جڑ مت ہوت سجان
رسری آوت جات ہے سل پر کرت دگان

دیکھو رسی کیسی ملائم چیز ہے اور پتھر کیسا سخت ہے مگر آہستہ آہستہ کو سے کی سل پر رسی سے غار ہو جاتا ہے انسان تکلیف نہین اوٹھایا چاہتا ورنہ جو چاہے سو ہو سکتا ہے جو شخص ایسی آرزو رکھتے ہین کہ تکلیف تو مطلق نہووے اور کام پورا ہو جاوے سو یہ حال ظاہر دیکھنے مین آتا ہے کہ اب عاقلون نے صرف اتنے مین مکت مان لی ہے کہ سوا پیسے کی شیرینی دو چار پیسے کسی برہمن سادھ کے آگے رکھے اور گورد چھپا لے لی بس اب عمر بھر کی چھٹی ہوئی اگر اونسے کوئی کہتا ہے کہ بھائی ست سنگ کرو تو آپ کا جواب ہے کہ ہم تو گورد چھپا لے چکے جب گورکھ ہوئے تب کیا کرنا رہا اب ایسے مورکھون کو کیا سمجھا وے جو سوا پیسے مین گورکھ بجاتے ہین دیکھو گورکھ ہونا بہت مشکل ہے گورکھ اوسکو کہتے ہین کہ جو گوروا ور بھگوان کی رضا مین چلے جو کچھ برا بھلا ہووے سب مین راضی رہے کسی بات مین دخل نہ دیوے اپنی سمجھ کو بڑا نسمجھے کہئے یہ بات کیسی مشکل ہے اب اگر دیکھتے ہین تو اونکا چندان قصور نہین ہے کیونکہ اس زمانہ کے گوروجی بھی صرف دو چار پیسے ہی سے راضی ہو جاتے ہین اور سمجھ لیتے ہین کہ ایک چیلا ای

بڑھا اونکو اوسکی ملکیت کا کیا فکر اپنا مطلب تو خوب بنگیا اگرچہ قصور دونون
طرف ہے مگر اصل مین چیلے ہی کی بیہودگی ہے جو یہ نہین سمجھتا کہ
اپنا کام بدون اپنے کیے اور تکلیف اوٹھائے نہین ہوسکتا مگر عاقبت کا
فکر کسکو ہے دنیا مین آرام سمجھ رکھا ہے مگر یہ انسان کی سراسر غلطی ہے
کہ جو سامان دنیا مین سُکھ سمجھ رکھا ہے دنیا کا سامان کسیقدر ہوجاوے
دُکھ دور نہین ہوتا جب کہ پاس انسان کے دس روپیہ ہین سو روپیہ
والون کی حرص کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میرے پاس سو روپیہ
ہوجاوین تو پھر کچھ دُکھ نرہیگا سب عیش میسر ہوجاوین گے مگر جب سو روپیہ
میسر ہوے تب اوسکی نظر ہزار والون پر پڑی اور اب اونکے سامان کو
دیکھکر اوسیقدر جیسا دس روپیہ کی حالت مین دُکھی تھا پھر دُکھی رہتا ہے
اب اگر ہزار ملین تو لاکھ کی خواہش ہوے گی چاہیے کہ خواہش کا اخیر
آجاوے سو ممکن نہین پس سُکھ کے حاصل کرنے کی یہ راہ نہین
ہے اب سُنیے سُکھ انسان کے دل مین ہے سامان مین نہین
ہے کسواسطے کہ اگر دل مین کوئی اندیشہ آجاوے تو سب
سامان موجود ہوتے ہین مگر آرام نہین آرام صرف سمجھ مین ہے دیکھیے
اول تو دنیا کی خواہشین پوری نہین ہوتین اور کاشکے پوری ہوجاوین تو
دل اور خراب ہوجاویگا عاقبت کی تو مطلق خبر نہین رہیگی کسواسطے کہ جو
بات دُکھیا کو پسند آتی ہے وہ عیاشی کو نہین آسکتی کیونکہ عیش کے
نشے مین وہ عاقبت کو کیا سمجھتا ہے مگر بات یہ ہے کہ یہ محض

غلط فہمی ہے کہ جو ایسا خیال کرتے ہین کہ بہت سے سامان سے سکھ
ہوتا ہے ایک مثل ہے کہ کہین ایک بادشاہ کی سواری بازار مین جاتی
تھی ایک فقیر صاحب راستہ مین لوٹ رہے تھے آدمیون نے اُن
کہا کہ فقیر صاحب راستہ چھوڑ دو سواری آتی ہے فقیر صاحب نے پوچھا
کسکی سواری ہے اون شخصون نے کہا کہ بادشاہ کی سواری ہے فقیر صاحب
نے جواب دیا کہ ہم شاہنشاہ ہین بادشاہ ہمارا ادب کرکے ایکطرف
ہوکر چلا جاوے یہ فرمانا فقیر صاحب کا بادشاہ تک پہونچا بادشاہ
سواری سے اوترکر خود فقیر صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ اگر آپ شاہنشاہ
ہین تو لوازمہ شاہنشاہی کا فوج اور خزانہ مجھسے زیادہ دکھلایئے فقیر صاحب
نے پوچھا کہ فوج کس کام آتی ہے بادشاہ نے جواب دیا دشمن کی مارنے کو
فقیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے کوئی دشمن نہین ہے فوج رکھکر کیا
کرین یہ خبرداری اور فکر تیرے ذمہ ہے پھر بادشاہ نے خزانہ کی
نسبت پوچھا فقیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے خرچ نہین یہ ہوشیاری
اور خوف لوٹ جانے کا تیرے ذمہ ہے انہین وجہات سے شاہنشاہ
ہین کہ کوئی فکر نہین رکھتے بادشاہ لاجواب ہوا اب دیکھو کہ
زیادتی سامان دنیا سے زیادتی فکر ہے آرام نہین سوا اسکے
سامان دنیا کا انسان کو نیک راہ سے روک دیتا ہے کسواسطے کہ اوسکے
دل کا شغل ہو جاتا ہے سوا اسکے خوشامدیون سے تعریف
پاتا ہے اوسی مین راضی ہو جاتا ہے پس اوسکو پھر اصل شی کے

حاصل کرنے کی آرزو نہین ہوتی مگر جو سامان کا خیال نہین کرتے وہ ہمیشہ صحبت وجوے نیک راہ مین مشغول رہتے ہین دولت دنیا اسقدر بہتر ہے جسمین گذارہ ہوجاوے سوائے اِس سے بے فائدہ بلکہ بوجھ سمجھنا چاہیے

دوہا

صاحب اتنا مانگ ہون جامین کٹم سماے
جامین بھوکھا نا رہون سادھ نہ بھوکھا جاے

اور اوس چیز سے کبھی آرام نہ تصور کرے جسکے لینے سے دوسرون کو تکلیف پہونچے دولت سے آرام کبھی نہین ہے مگر جو اوس سے کار نیک کرے تو مفید ہے انسان کو دوسرے کیطرف نہ دیکھنا چاہیے جو اپنے تئین میسر ہووے اوسین شاکر رہے ہزار دولتمندون سے بڑا ہے کسواسطے کہ وہ راضی رہتا ہے دولتمند حرص مین جلتے رہتے ہین پس ایسی دولتمندی کسکام کی ہوئی اب انسان کو مناسب ہوا کہ دنیا کیطرف سے دل برداشتہ ہوکر ست سنگ کرے ست سنگ سے کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار اوسکا دور ہوگا جب مالک کیطرف پریت اور پریم بڑھیگا مالک دیال ہوگا مکت پاوے گا اب یہ کہنا بھی ضرور ہے کہ ست سنگ بڑے بھاگ سے پراپت ہوتا ہے اور ست سنگ کا اصل رنگ لگنا بہت مشکل ہے کسواسطے کہ لوگ بدلی سے بالطبع ست سنگ کرتے ہین اور کام کرودھ وغیرہ سے کبس

رہتے ہین اور وقت پر چوک جاتے ہین مصرع طمع را سہ حرف ست ہر سہ تہی ہ ایک فقیر مسافر کے پاس تین روٹیان تہین مگر اوسکے پاس واسطے باندہنے کے کپڑا موجود نہ تھا اور ایک مسافر تھا اوسکے پاس کہانیکو نہ تھا مگر کپڑا موجود تھا اور مسافر نے اپنے کو ست سنگی بیان کیا فقیر نے اوس مسافر سے کہا کہ تم روٹی باندہ لو تو ایک روٹی تمکو دونگا اوس مسافر نے روٹی باندہ لی مگر فقیر کی چوری سے اوس مسافر نے راستہ مین ایک روٹی نکالکر کہالی جب فقیر نے روٹیان مانگین تو دو روٹیان حوالہ کین فقیر نے کہا تین روٹی تہین مسافر بولا مین کیا جانون جو دین تہین سو موجود ہین اس مین رد بدل ہوئی مگر مسافر سچ نہ بولا اور فقیر نے یہ چاہا کہ اس سے سچ کہلانا چاہیے فقیر نے دو چار کرشمہ کیے مگر مسافر نے سچ نہ کہا آخر کو فقیر نے ایک مٹی کے تودہ کو سونا بنا دیا اور چار حصہ کیے ایک اپنا اور ایک مسافر کا اور نسبت دو حصون کے کہا کہ جسنے روٹی کہائی ہے یہ اوسکے ہین مسافر نے چہوٹتے ہی کہا کہ روٹی مین نے کہائی ہے خیر مطلب فقیر کا پورا ہوا اب سونا مسافر کو دے کر راہی ہوا وہ سونا اسقدر تھا کہ ایک آدمی سے نہین چل سکتا تھا اوسنے تین آدمی بطور مزدور کرکے ایک ایک گٹہری اونکے سر پر رکہی چوتھی آپ لی ایک مقام پر قریب وطن اوس مسافر کے جسکا مال تھا چارون بہوکہ فروکش ہوئے ان مزدورون مین سے دو شخص واسطے کہانا لانے کے بازار کو گئے دو وہان ٹھہرے رہے جو بازار کو

گئے اونھون نے باہم مصلحت کی کہ اون دو شخصون کو جو مقام پر ٹھہرے ہین مار ڈالو
تو سب سونا ہم تم بانٹ لین چنانچہ حسب صلاح شیرینی مین زہر ملا کر لیتے آئے
اور یہ دو شخص جو مقام پر بیٹھے تھے اونھون نے یہ صلاح کی کہ اون دو شخصونکو
جو بازار سے گئے ہین مار ڈالنا چاہیے کیونکہ کچھہ سونا اونھون کو دینا پڑیگا
پس دو تلوارین ریت مین دبا رکھین جسوقت دونون شخص بازار سے
آئے اور اسباب کھانے کا رکھتے تھے اوسیوقت ایک دم سے
دونون کی گردن اوڑا دی اب اِن دونون نے شیرینی کھائی
جو کہ اوسمین زہر ملا تھا یہ بھی کھا کے مر گئے اب دیکھیے تو یہہ ایسا ہے
پیچ ہے لالچ بری بلا ہے ایک اور مثل ہے کہ ایک شخص ست سنگ مین
جایا کرتا کچھہ عرصہ بعد اوسنے یہ آرزو کی کہ کسیطرح سرگ کو دیکھین چنانچہ
کسی سادھ نے اوسکو کہا کہ اگر فلانے روز فلانے وقت فلانی طرح سے
تو اپنے تئین جلا دے تو بیکنٹھ پہونچ جاویگا اوس نے اقبال کیا بروز
مقرر واسطے جلنے کے روانہ ہوا اوسی درمیان مین کوئی چور ایک تھیلی
کسیکی چرا کے بھاگا آتا تھا اور چور کو یہ معلوم ہوا تھا کہ اوسکے پیچھے
آدمی بھاگے آتے ہین اوسکو خوف گرفتاری کا تھا اوسنے اوس
شخص سے جو جلنے کو جاتا تھا پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو اوسنے کہا کہ
بھائی بیکنٹھہ کو جاتا ہون چور نے پوچھا کہ بیکنٹھ کسطرح جاؤگے اوسنے سب
حال بیان کر دیا اوسوقت چور نے تھیلی نکال کر کہا کہ سچ ہے جو کچھہ بیکنٹھہ
مین ہے سو روپیہ سے یہان ہی موجود ہے لیجیے یہ تھیلی

آنکو یہاں ہی بیکنٹھ ملا اِس شخص کو روپیہ دیکھکر طمع آگئی مصرع بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند۔ تھیلی لے لی چور روانہ ہوا پیچھے سے آدمی بھاگے آتے تھے تھیلی اوس شخص کے پاس دیکھی چھین لی اور خوب مارا اب دیکھیے کہ لوبھ ایسا بُرا ہے کہ بیکنٹھ تک سے پھیر لایا

دوہا

جب کرنا تھا سو نا کیو پڑو لوبھ کے پھند
نانک سمیا رم گیا اب کیوں روت نرانده

ایسی ہی صورت موہ کی ہے ایک مثل ہے کہ کوئی شخص بیکنٹھ کو جانیوالا تھا اوسکے لیے بِمان دیوتا لائے جب وہ بمان پر چڑھنے لگا تو اوسکو موہ آیا کہ اپنے جورو لڑکوں کو لیچلوں مگر دیوتاؤں نے کہا کہ صِرف حکم تیرے واسطے ہے ہم بمان پر اوسکو نہ چڑھاوینگے اوس شخص نے کہا کہ اگر ہم سب بمان کے پائے سے لٹک چلیں جب تو تمکو عذر نہیں ہے اِس باتکو دیوتاؤں نے اقبال کیا تب اوس شخص نے پایہ بمان کا پکڑا اوسکی جورو نے اوسکا پیر پکڑا لڑکے نے ماں کا پیر پکڑا جب بمان اوڑا تو لڑکا مارے دہشت کے رونے لگا باپ نے کہا رو مت تجھکو لڈو دونگا لڑکا چپ نہوا بلکہ زیادہ گریہ وزاری کرنے لگا اوسوقت اوسکے باپ کو گھبراہٹ میں چنداں ہوش نہ رہا نہیں ہاتھ سے پایہ اس نظر سے چھوڑ دیا کہ لڑکے کو ہاتھ سے دِکھلاؤں کہ تجکو اتنا بڑا لڈو دونگا جو پایہ چھوڑا سب کے سب زمین پر گر پڑے

دیکھو موہ بھی سلطنت سے پھیر لایا کام ایسا بلی ہے کہ رسنگی رکھتک کو برباد دیا
اور سارے جگت کو کھائے جاتا ہے جو انسان مغلوب کام ہے وہ جانور سے
بدتر ہے کیونکہ یہ کام انسان کو بے ایمان بے حیا بے ادب بناتا ہے
اور جیسے گھوڑا بے لگام ہوتا ہے وہی حالت کامی پرش کی ہے اور
کامی وہ ہے کہ جو سوا اپنی استری کے دوسری عورت پر راغب
ہوتا ہے باقی کچھ کام کی نسبت آگے لکھا جاویگا کرودھ کا حال سنو
کہ ایک فقیر اپنی کوٹی مین بیٹھے تھے کسی شخص نے اونکا امتحان کرنا چاہا
کہ آیا کرودھ بس ہے یا نہین اوس شخص نے فقیر صاحب سے کہا کہ مجکو
تھوڑی آگ دو فقیر صاحب نے کہا کہ بھائی آگ میری کوٹی مین نہین ہے
اور اصل مین آگ موجود بھی نہ تھی مگر اوس شخص نے پھر کہا کہ مہاراج
تھوڑی سی دے دیجیے تب فقیر صاحب نے کچھ ترش رو ہوکے کہا
کہ آگ نہین ہے اس شخص نے پھر کہا کہ مہاراج دبی سی معلوم تو ہوتی ہے
اب فقیر صاحب نے اور زیادہ ترش رو ہوکر کہا کہ چلا جا کیسا آدمی ہے
ہم سے کہتے ہین کہ آگ نہین ہے اور مانگے جاتا ہے اوس شخص نے
پھر کہا کہ مہاراج دھوان تو اوٹھتا ہے تھوڑی سی دے دیجیے اب فقیر
صاحب کو نہایت غصہ آیا مارنے کو دوڑے تب اوس شخص نے کہا کہ ابتو
آگ جلنے لگی اب مطلب اسکا یہ ہوا کہ جو فقیر کو غصہ آگیا وہی آگ
جلنے لگی پس غصہ ایسا برا ہے کہ بڑے بڑون کو آدباتا ہے اور دیکھیے
غصہ پہلے اپنے کو جلاتا ہے بعدہ دوسرے کو جلاتا ہے کسواسطے

کہ غصہ آگ ہے جب دل مین پیدا ہوا منہ سے نکلا پس آگ نے اول اسے
اسکو جلایا بعدہ دوسرے کو جلاوے گا پس غصہ حرام ہے الّا اگر کبھی اتفاق
ضرورت غصہ کرنے کی آن پڑے تو اوسکی یہ راہ ہے کہ ایک سانپ کسی
مقام پر لوگون کو بہت تکلیف دیا کرتا تھا بلکہ کاٹ کھاتا تھا ایک دن کوئی فقیر
وہان آ نکلے سانپ نے اونپر بھی حملہ کیا فقیر نے سانپ سے کہا کہ تو
ایسے برے کرم کسواسطے کرتا ہے سیلوان ہو جا فقیر کے کہنے سے
ایسا اثر ہوا کہ سانپ [کام ۱۲] اوسی وقت سے نہایت [باتحمل ۱۲] غریب ہو گیا اب یہ نوبت
ہوئی کہ لڑکے اس سانپ کو گھسیٹے گھسیٹے پھرتے ہین وہ کچھ نہین کہتا
بعد کچھ عرصہ کے فقیر صاحب پھر آئے سانپ سے پوچھا کہ کہو کیا حال
ہے سانپ نے کہا دیکھ لیجیے جیسا حال ہے اوسوقت فقیر صاحب نے
فرمایا کہ یہ ہمارا مطلب نہ تھا کہ تو اپنی درگت کراوے تجھکو چاہیے تھا کہ اپنی
پھنکار نہ چھوڑتا اوسوقت سے سانپ نے پھنکار [تنگ حالت ۱۲] شروع کردی اب آپ
بھی بچ گیا اور نہ دوسرے کو کاٹتا ہے ایسی راہ سے اگر غصہ ہووے
تو چندان مضائقہ بھی نہین اب سنیئے اہنکار سب سے ہی زیادہ برا ہے

شعر تکبر عزازیل را خوار کرد * بزندان لعنت گرفتار کرد * **مصرع**
گر بدولت برسی مست نگردی مردی * دیکھو دکھہ اور حقارت کا سہارنا آسان
ہے مگر سکھہ اور بڑائی کا سہارنا مشکل ہے کہ سکھہ مین سب بھول جاتا ہے
اور مغرور ہو جاتا ہے اگر سکھہ کو سنبھالے تو مرد ہے اور دکھہ تو سب ہی
سہارتے ہین سکھہ مین اپنے دوستون سے اوسیطرح پیش آوے

جیسے اول حالت مفلسی مین پیش آتا تھا اگرچہ کام کرودھ لوبھ موہ
اہنکار یہیہ زبردست ہین مگر ست سنگ جو سچے دل سے کرے تو دور
ہو سکتے ہین ایک مثل ہے کہ کوئی سادھ نے خوب ست سنگ کیا تھا نہایت
سیلوان ہوگئے تھے کسی شخص نے اونکا امتحان لینا چاہا ایک روز اونکو
واسطے کھانے کے نیوتہ دے آیا اور اپنے مکان پر آدمیون سے کہدیا کہ
جب وہ فقیر آوے تو ایک آدمی دھکا دیکر ڈیوڑھی سے باہر نکالدے اور
دوسرا بولالیوے اسطرح سات بار کرنا جب صبح کو وہ فقیر آئے آدمیون نے
اسیطرح عمل کیا مگر فقیر صاحب نے کچھہ نہ کہا جب دھکا دیا تب نکل گئے
جب بولایا چلے آئے اوسوقت وہ شخص کہ جسنے نیوتہ دیا تھا قدمون پر
گرگیا کہ میرا قصور معاف ہووے آپ بڑے سیلوان ہین فقیر صاحب نے
فرمایا کہ اسمین میری کیا بڑائی ہے یہ تو کتے کی خاصیت ہے کہ جب لکڑی
اٹھاؤگے چلا جاویگا جب بولاؤگے چلا آویگا اب دیکھیے کہ کیسی سیلتا اوس
سادھ مین تھی یہ ست سنگ کا اثر تھا اگر انسان سچے دل سے سادھ گورو کے
بچن کا نشچے کرے تو بیشک اوسکو ست سنگ کا پھل ہووے ایک
مثل ہے کہ ایک دہقانی تھا اوسکو یہ سوجھا کہ کسیکو گورو کرکے بھگوان
سے ملنا چاہیے اس عرصہ مین ایک فقیر آگئے اوسنے اپنی درخواست کی
فقیر صاحب نے اوسکو دہقان سمجھکر ایک پتھر کا ٹکڑا اوٹھا کر حوالہ کیا
اور کہا کہ یہی بھگوان ہے اسکو پوجا کر تمکو اس سے کوئی زبردست
ملے تو تم اوسے پوجو دہقانی اوس پتھر کو پوجنے لگا ہمیشہ بڑی پریت

سے آنکھ بند کرکے اوسکو بھوگ لگایا کرتا اسمین چوہے کھانا دیکھا آتے اور کھا
لیجایا کرتے جب یہ شخص آنکھ کھولتا تو دیکھتا کہ مہاراج ٹھاکر جی نے بھوجن کر لیا
ایکروز اتفاقیہ اوسنے چوہون کو دیکھ لیا کہ چوہے کھانا کھا رہے ہین اوسنے
اپنے دل مین کہا کہ اب پوجا چوہے کی کرنی چاہیے کسواسطے کہ چوہا
ٹھاکر جی سے زبردست ہے وہ پوجا چوہون کی کرنے لگا ایک روز
اوسنے دیکھا کہ بلّی آن کر چوہے کو پکڑ لے گئی اب اوسنے بلّی کو چوہے سے
زبردست دیکھا وہ بلّی کو پوجنے لگا ایک روز کتے نے بلّی کو مارا اب وہ
کتے کو پوجنے لگا ایک روز اوسکی جورو نے کتے کو مارا اب وہ اپنی جورو کو
پوجنے لگا مگر ایک روز اتفاقیہ اوسکو اپنی جورو پر نہایت غصہ آگیا اوسنے
جورو کو مارا اب اوسنے اپنے کو زبردست سمجھا اپنی پوجا کرنے لگا غرض
اب گھٹ کی پوجا ہونے لگی تھوڑے ہی عرصہ مین کامل ہو گیا اب دیکھیے
نشچے سے کیا پھل پیدا ہوتا ہے اب انسان اول تو نشچے نہین لاتے
اور اگر نشچے بھی کرتے ہین تو واسطے مطلب دنیا کے اور اگر کوئی اونکو
بیراگ کی بات بتاتا ہے تو جواب مین فرماتے ہین کہ ہم تو دنیا کے
چھوڑنے مین بہت راضی ہین مگر ہمکو دنیا نہین چھوڑتی واہ رے کہنا
ان شخصون کا یہ وہی مثل ہے کہ کوئی شخص اپنے گورو سے کہہ رہا تھا
کہ مہاراج دنیا نے پکڑ رکھا ہے کیا کرون مجھے بس نہین چلتا
گورو جی اوٹھکر ایک درخت سے جا لپٹے اور کہنے لگے مجھے درخت نے
پکڑ لیا ہے چھوڑتا نہین وہ شخص دیکھ کر حیران ہوا کہ خود گورو جی

نے درخت کو پکڑا ہے اور کہتے ہین درخت نے پکڑ لیا ہے اب گوروجی
کے ہادی ہوئے اور بولے کہ مہاراج درخت نے تو آپکو نہین پکڑا ہے
آپ نے درخت کو پکڑا ہے اوس وقت گوروجی بولے اے اتنسمجھ اب
دیکھہ کہ جگت کو تو نے پکڑ رکھا ہے اور جگت نے تجکو نہین پکڑا ہے تیرا
کہنا محض غلط ہے کہ مجھے جگت نہین چھوڑتا دیکھہ تو جگت کو نہین
چھوڑتا اس سے زیادہ لطف کی اور بات سنیئے کہ دیوتا کی پوجا کرنے
جاتے ہین دمڑی کے پھول چڑہاتے ہین اپنے کو بڑا پوجاری سمجھتے ہین
اور بیٹا اور دھن مانگتے ہین اور تھوڑے ہی دن بعد کہتے ہین کہ ہم نے
تو کسی دیوتا مین کچھہ بھی شکتی نہ دیکھی +

	دوہا	
	انتر میل جو تیرتھہ نہاوے تس بیکنٹھہ نجانا +	
	لوگ پتینے کچھو نہووے ناہین رام ایانا +	

کیسے ایسے شخصون کو بھگوان مل سکتا ہے بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ اصل مطلب کو
تو سمجھتے نہین ہین اور ایک لیک پیٹتے ہین بلکہ اسمین اپنا اور نقصان
کرتے ہین لوگ کہتے ہین کہ ہم پوجا تیرتھہ برت کرتے ہین مگر اون کے
دل کی مطلق صفائی نہین ہوتی دیکھیے جس روز اچھا سنگار دیکھین تو
کہتے ہین کہ آج چھات چھات مہاراج براجے ہین کیسے روز تو نری مورت
ہی تھی صرف سنگار کے دن مہاراج چھات چھات براجے تو کیسے
ایسے مورکھون کو مہاراج سے پریت ہے یا سنگار سے اگر مہاراج

سے پریت ہوتا تو روزا وسمون کو چھپات چھپات ندہ لکھتے اسلیے بعضے موقع پر
بعضے بعضے مہاتماپون نی تیرتھ برت کی نندا بھی کی ہے اور لوگ اوسے نندا
ہی سمجھتے ہین مگر اونکا اصل مطلب نندا سے نہین بلکہ یہ کہ لوگ اب تیرتھ برت
سے پھل جیسا چاہیے ویسا نہین اوٹھاتے اونکو تیرتھ برت سے کچھ
ابھاؤ ہوجاوے اور ست سنگ مین آوین اور وہان اصل مطلب کو
سمجھین تو تیرتھ برت بھی سپھل ہووے دیکھیے کہ ٹھاکر درشن
اور پوجا سے مطلب یہ تھا کہ من انسان کا ایکاگر اور نشچل (یعنی قائم) ہووے
چاہیے تھا کہ درشن کرکے مورت کو ہردے مین (ایکسو ۱۲) دھارتے (قائم ۱۲)
اور ہر وقت درشن کرتے رہتے کہ من ایک طرف قائم رہتا اب یہ بات
تو کرتے نہین مگر پوجا اور درشن کو ایک آفت سی ٹال دیتے ہین

بیت

برزبان تسبیح و در دل گاو خر	اینچنین تسبیح کے دارد اثر

بلکہ جہان تک بنے تو نکرنے مین بہت راضی سنیے جسدن کوئی کام
دنیا کا آجاوے تو اور جسقدر کام اپنے تن کے یا دنیا کے ہین وہ
توسب کرین اور جو گھڑی دو گھڑی پوجا کرتے تھے یا درشن کو جاتے
تھے اوسکو اوسدن چھوڑدین اور جو کوئی پوچھے کہ یہ کیا تو جواب
دیدین کہ آج کام بہت آگیا دیکھیے تمام دن رات مین صرف گھڑی دو
گھڑی پوجا کرتے تھے اوسیقدر وقت کچھ پھل ایک تھا سو اوسمین بھی
کسر نکالی اور دنیا کا کوئی کام نچھوڑا اب تیرتھ کا حال سنیے

تیرتھ نہانے سے یہ مطلب تھا کہ انسان تیرتھ پر جا کر کچھ تن دان کریگا ساد ھ
مہاتماؤن کے درشن کریگا کتھا بارتا سنیگا سفر کی سختی اوٹھاویگا گھر کی ہاے
ہاے اور موہ سے چھوٹیگا بھجن کرے گا پس ایسے تیرتھ کرنے سے
بیشک من صاف ہوگا جب ست سنگ کرے گا مکت پاویگا اب لوگ
کیا کرتے ہین تیرتھ پر جا کر سیر کرتے ہین مال چکھتے ہین گھر کو اور یار
دوستون کے لیے سامان تحفہ لاتے ہین بڑے سامان سے سفر
کرتے ہین ساد ھ پنڈت کو لالچی پاکھنڈی کہتے ہین پیسا پن نہین کرتے
بھوکھے کو کھلاتے نہین بھجن اور کتھا سننے کا تو ذکر کیا اگر شرما شرمی
تیرتھ نہانے کا جگ کرتے ہین تو دس پانچ برہمنون کو پوری ترکاری
اور بہت شیر مارا تو رسمی شیرینی کھلادی اور یار دوست بھائی بند
سو پچاس بولائے اونکی ضیافت کرتے ہین عمدہ شیرینی مربہ اچار چٹنی
پاپڑ کھلاتے ہین اور ابھمان یہ کہ ہم تیرتھ کر آئے ہین اور ایسا بھاری
جگ کیا ہے دیکھیے یہ جگ ہوا یا ڈھنگ پیدا ہوئی اب برت کا حال
سنیئے ابرت سے مطلب یہ تھا کہ اول اوسکو بھوکھے رہنے کی تکلیف
معلوم ہو جاوے کہ دوسرے بھوکھے کے اوپر دیا کرے اسپر ایک مثل ہے
کہ کسی اوستاد نے بادشاہ کے لڑکے کو تعلیم کیا علم اور ادب سب
سکھادیے لڑکا بادشاہ کا علم مین طاق ہوگیا اوستاد نے بادشاہ
سے عرض کی کہ اگر تقصیر معاف ہووے تو ایک بات اس لڑکے کو
اور سکھلاؤن بادشاہ نے اجازت دی اوستاد نے ایک روز

اوس لڑکے کو خوب مارا پادشاہ نے اوسکا موجب دریافت کیا تب اوستاد
نے کہا کہ اسکو پادشاہی کرنی ہے اسکو رحم ضرور چاہیے اگر یہ خود مزہ مار کا نچکھے
تو اسکو دوسرے کے مارنے مین کبھی رحم نہ آتا پس ظالم ہوتا اسواسطے
مین نے اسکو مارا ہے اب خلاصہ یہ ہوا کہ جو آپ بھوکھا رہیگا تو دوسرے
بھوکھے کا اوسکو درد ہوگا دوسرے بھوکھ پیاس کی برداشت کر لیا کرے
تیسرے بعوض کھانے کے پن کرے اور چوتھا کند بھلہار تھوڑا کھاوے
کہ آلکس نہ آوے تو بھجن کرے اب لوگ کیا کرتے ہین کہ روز تو بیچارون کو
دال روٹی بھی مشکل سے ملتی ہے برت کے دن پیڑے برفی دودھ بالائی
کھاتے ہین ہر روز گھر اور دکان وغیرہ کے کام سی فرصت نہین ہوتی برت
کے دن باغون کی سیر کرتے ہین شطرنج گنجفا کھیلتے ہین یا سو رہتے ہین
اب دیکھیے کہ جب پیڑے برفی آپ کھاتے تو اب پن کہان سے کرین
اور جب خوب پیٹ بھرا تو بھجن کیسے ہووے شطرنج گنجفا کھیلے یا سو رہے
سو اور عذاب کما یا اور اہنکار یہ ہے کہ ہم برتی ہین اور جو کوئی بھوکا بیاسا
آیا تو جواب ہے کہ آج دینا نہین ہے بھلا ایسے لوگون کو کسطرح مالک کے
درشن پراپت ہونگے مگر برتی صاحب سے پوچھیے تو یہ جواب ہے کہ
ہماری مکت مین کیا شک ہے اگر بید شاستر سچے ہین تو مین بھی سچا ہون
ایسا لکھا ہے کہ ایکادشی کے برت سے مکت حاصل ہوتی ہے پس مینے
برت کیا میری مکت ہوگی واہ صاحب کیا اچھا برت کیا ہے اور بیکنٹھ
وغیرہ تو بھاڑ مین گئے اور نرکت تو آپ کے دروازہ پر آپکے منتظر ہی

کتھری ہے اب ایسے پنڈتون کو کوئی نرک گامی کہے تو کیا بیجا ہوسکتا ہے کہ بید
شاستر پر الزام لاتے ہین اونسے اول یہ پوچھیے کہ جو ایک ایکادشی کے دن
بھوکے مرنے اور دال کھانے سے مکت ہوتی ہے تو او برت کیون
کرتے ہو تیرتھ جاترا کیون مارے مارے پھرتے ہو اور کتھا کیون سنتے ہو
سمجھنا اور پھر نادان بننا وہی مثل ہے کہ فلانی نے خسم کیا برا کیا نہین
اوسنے چھوڑ دیا بہت ہی برا کیا اب غور کیجیے کہ جو شاستر نے ایکادشی
کے برت سے مکت کہی ہے سو صحیح ہے غلط نہین ہے اگر بدھ کے ساتھ
ایکادشی کا برت کرے تو بیشک برت کرتے کرتے اور بھجن سمرن مین لگتے
لگتے دان پن کرتے کرتے ضرور مکت پاویگا اکثر لڑکون سے کہا کرتے ہین
کہ جہان الف بے تے پڑھے اور قابل ہوئے کیسے صرف الف بے تے
کے پڑھنے سے آدمی قابل ہوجاویگا مگر ہان بدون الف بے پڑھے
ہرگز قابل نہین ہوسکتا اور برت کے معنی تو یہ ہین کہ نراہار نرجل رہنا چاہیے
چنانچہ اب خلاف اوسکے عمل ہے اور دیکھیے اول تو کتھا بارتا مین کوئی جاتا
نہین اگر جاتا ہی تو اونگھتا ہے سو رہتا ہی ایک مثل ہے کہ کہین کتھا ہورہی
تھی ایک شخص کتھا سنتے سنتے سو گیا کہین ایک کتے نے آنکر اوسکے منہ پر
پیشاب کر دیا جب یہ کلبلایا کتا فوراً بھاگ گیا جب کتھا ہوچکی اوسوقت
اور لوگون نے کہا کہ واہ آج کتھا مین کیا امرت کی برکھا ہوئی تو یہ شخص
جو سوگیا تھا بولا کہ حقیقت مین امرت برسا میرے منہ مین بھی امرت کی
بوندین پڑین مگر کچھ کھاری کھاری سی تھین اب دیکھیے ایسے

لوگون کو کسطرح پر مارتھ مین دخل ہووے جو پیشاب کو امرت تصور کرین مگر ہان
یہ سب جبکا اوپر ذکر ہوا ہے اونسے بہت اچھے ہین جو بالکل کچھہ نہین کرتے
بھلا اونھون نے گنگا کا تو اشنان کیا بھائی بندہی کو کھلایا کتھا مین گئے
تو جو سنا سو ئی صحیح برت کیا دن بھر بھوکے تو رہے اب جو شخص بدہ کے
ساتھہ تیرتھہ برت کرتے ہین اونکا کیا کہنا دکھیو اون شخصون کو جنھون نے
بدون کسی باشنا کے چیت سے کتھا سُنی اونکو حقیقت مین امرت میسر آیا
کہ اونکا چیت پرشن اور سُدہ ہوا مالک کیطرف پریم اور پریت ادھک ہوئی
سیل سنتوکھہ دیا دھرم ست بولنا دین تا یعنی نیاز اودارتا
یعنی سخاوت پراپت ہوئی اب سیل کا گُن سُنیے جسکو سیل حاصل ہے وہ
ظاہر خدا کے حکم کی تعمیل کرتا ہے آپ سُکھہ پاتا ہے دوسرے کو بھی دُکھہ او
عذاب سے بچاتا ہے دیکھیے ایک شخص نے زیادتی کی مثلاً گالی دی
سیل وان سُنکر چپ ہو رہا اگر اوسنے عوض مین گالی دی تو اپنا
انصاف آپ کیا پس مالک کو اپنے سر پر سمجھا دوسرے اپنے کو رنج
پہونچایا تیسرے گالی دینے والے کو بھی زیادہ عذابی کیا کسواسطے
کہ جسنے گالی دی تھی اُوسنے اپنے کو زبردست سمجھا تھا وہ عوض
مین گالی کھاکر چپ نہوگا اگر کچھہ طاقت رکھتا ہوا تو شاید مار بیٹھے گا
اگر طاقت نہوئی تو اور گالیان دیگا اب اوسکے ذمہ عذاب اور زیادہ ہو
اور اپنا بھی نہایت نقصان ہوا اکثرون کو خبر ہوئی فساد بڑھگیا اور جو
ایک گالی کھاکر چپ ہو رہا تو ایک گالی ہی رہی اور گالی دینے والا

خود پشیمان ہوکر معافی چاہے گا دوسرے فساد نہ بڑھانا کسی دوسرے نے جانا اور مالک راضی رہا پس تعمیل حکم مالک ہوئی اب سنتوکھ کا حال سُنیئے اگرچہ سنتوکھ سے دولت پیدا نہین ہوتی مگر جو بات دولت سے حاصل ہوتی ہے وہی سنتوکھ سے حاصل ہوتی ہے یعنی آرام اگرچہ سنتوکھ سے دُکھ بالکل دور نہین ہوتا مگر طاقت برداشت کرنے دُکھ کی حاصل ہوتی ہے وہ سمجھتا ہے کو سب تقدیر و مالک کی مرضی سے ہوتا ہے اور مالک کی رضا مین چلنا واجبات سے ہے پس کیون رُوپے اور دیکھیے کہ جو تقدیر کو نہین مانتے تو آپ دُکھ پیدا کیا ہوگا پھر رُونا کیا اگر مالک کے یہان بے انصافی سمجھتے ہو تو بھی رُونا نہین بن سکتا ہے کیونکہ اگر زبردست کے خلاف مرضی عمل کیا تو وہ اور دُکھ دے گا اگر تم مالک کو نہین سمجھتے اور ایسا خیال ہے کہ جو ہوتا ہے وہ خود ہوتا ہے پھر رُونے سے کیا ہوگا پس سب طرح سے سنتوکھ واجب ہے واسطے حاصل کرنے سنتوکھ کے انسان کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ میرے پاس کسقدر ضرورت سے زیادہ ہے اور مجھ سے زیادہ دُکھی کتنے آدمی ہین کوئی سنتوکھی گھوڑے پر سے گر پڑا اوسکا ہاتھ ٹوٹ گیا وہ شکر خدا کا کرتا ہے کہ بڑی عنایت کی کہ گردن نہ ٹوٹی ورنہ جان سے جاتا رہتا کسی سنتوکھی کا گھر جل گیا مگر اوسکے پاس دو گھر اور بھی تھے کسی شخص نے آکر حسب رسمیات دنیا کے کہا کہ بڑا افسوس ہے کہ آپ کا گھر جل گیا سنتوکھی کہتا ہے مجھے آپکی طرف کا افسوس ہے کہ آپکے

ایک ہی گھر ہے میرے تو اب بھی دو اور موجود ہین حقیقت مین سنتوکھ بڑی چیز ہے جن شخصون نے سنتوکھ کے زور سے اپنی خواہشین اس دنیا مین دبائی ہین عاقبت مین اونکی خواہشین خدا بآسانی تمام پوری کرین گے یہان بھی آرام سے رہے وہان بھی آرام پایا +

دوہا

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت +
پار برمھ کو پایئے من ہی کی پرتیت

جنھون نے سنتوکھ کرکے من مارا ہے اونھون نے تمام جگت کو جیتا ہے

دوہا

گودھن گج دھن باج دھن اور رتن دھن کھان
جب آوے سنتوکھ دھن سب دھن دھول سمان

ایک مثل ہے کہ کسی راجہ نے تمام دنیا کو جیتا اور اپنا نام سرب جیت رکھوایا سب اوسکو سرب جیت کہتے تھے مگر صرف اوسکی مان اوسکو سرب جیت نہین کہتی تھی راجہ نے اپنی مان سے پوچھا کہ تو مجھے سرب جیت کیون نہین کہتی اوسکی مان نے جواب دیا کہ مین تجکو سرب جیت جب کہون جب تو فلانے فقیر کو کہ فلانی جگہ ہے اوسکو جیت آوے راجہ عجب حیران ہوا کہ مان کیا کہتی ہے بڑے بڑے راجہ جو دھا مینے جیت لیے فقیر کا کیا جیتنا ہے مگر راجہ فقیر کی طرف روانہ ہوا دیکھتا ہے کہ ایک فقیر نہایت دبلا برے حال سے بیٹھا ہے وہان راجہ

جاکھڑا ہوا اور سوچتا ہے کہ اسکو کیا جیتون ایک آدمی میرا اسکو پکڑ لیجا سکتا ہے
فقیر نے راجہ سے پوچھا کہ تیرا یہان آنے سے کیا مطلب ہے راجہ نے
سب حال بیان کیا فقیر نے کہا کہ درحقیقت تو مجکو جیت سکتا ہے پر
تو نے ابھی تک اپنے گھر کے دشمن کو نہین جیتا اگر اوسکو بھی جیت
لیوے تو تیری مان بھی سرب جیت تجکو کہے راجہ نے دشمن کا
حال دریافت کیا فقیر صاحب نے فرمایا کہ تیرا من تیرا دشمن ہے
کہ تجکو ایسا خراب کر رہا ہے اگر تو ایک من کو جیت لیوے تو اس طرح
ہوس کر کے بیہودہ کیون مارا مارا پھرے اوس وقت راجہ کو
گیان ہوا اور گھر لوٹ آیا اوسکی مان نے پوچھا کہ فقیر کو جیتا اوسنے
جواب دیا کہ اب تو مین نے اپنے کو جیتا ہے اوسکی مان نے اوسکو
اوسی وقت سرب جیت کہا اب دیکھیے کہ من کے جیتنے سرب جیت
ہوا اوارسے سنتو کہہ تجہہ مین نہ کچھہ جھگڑا ہے نہ رگڑا
ہے اور سرب جیت کرا دیتا ہے سچ ہے من جیتے جگ جیت

دوہا

سائین سب سنتو کہہ دے بھاو بھگت بسواس
صدق صبوری سانچ دے مانگے دادو داس

دوہا

جیوت ماٹی ہو رہو سائین سنمکھہ ہوے
دادو پہلے مر رہو پاچھے مرے سب کوے

اب دیا کی کیفیت سُنیئے جو دیا کرتا ہے وہ مالک کا پیارا ہوتا ہے آپ بھی
سُکھی رہتا ہے دوسرے کو بھی سُکھ پہونچاتا ہے +

دوہا

دیا دھرم کا مُول ہے نرک مول ابھمان +
تلسی دیا نہ چھوڑیے جب لگ گھٹ مین پران +

شعر

دل بدست آور کہ حج اکبر ست	از ہزاران کعبہ یک دل بہتر ست

اس شعر کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ اپنے دل کو قبضہ مین کر کہ ہزارون کعبہ سے ایک دل کا بس کر لینا بہتر ہے دوسرے معنی یہ کہ دوسرے کے دل کو قبضہ مین کر یعنی دوسرے کو سُکھ پہونچا اوسمین ہزارون کعبہ کی زیارت ہے دیا اوسکو کہتے ہین کہ حتی المقدور اپنے دُکھ کیطرف نظر نکرکے دوسرے کو سُکھ پہونچاوے اگر اوسکے تن سے دوسرے کا دُکھ دُور ہوسکتا ہووے تو آپکو تکلیف گوارا کرے اگر اپنی جان بھی جاوے تو بھی عذر نکرے دردمند درویش بیدرد قصائی اگر دھن سے دوسرے کا کام ہووے تو دھن سے سہایتا کرے اگر زبان سے قلم سے دعا سے دوسرے کا کام بنے اوسمین کوتاہی نکرے جیوکی رچھا سرب اوپر دیا ہے اگرچہ اس کلام مین از روے کسی مذہب کے عذر نہین ہوسکتا مگر بعضے بعضے مذہب مین جیوکا مارنا واسطے کھانے کے جائز ہے اگرچہ اس بارہ مین ہزارہا دلیل دیجاسکتی ہین مگر اپنے تئین

جھگڑے سے کچھ مطلب نہین ہے مگر یہ ازروے کل مذہب کے ثابت
ہے کہ گوشت کا کھانا داخل صواب نہین ہے اور نہ فرض ہی ہے اور
اگر مذہبون کے بموجب ممنوع ہے پس یہ بہرحال بہتر ہے کہ گوشت کھانے
سے پرہیز کرے کسواسطے کہ کھانے مین سواے لذت دنیا کے اور
کچھ فائدہ نہین ہے اور اصل مین اول تو شے غلیظ ہے دوسرے
انسان کی طبیعت کو بے رحم کرتی ہے یہ بات عیان ہے کہ جو گوشت
کھاتے ہین اونکو جیو کے مارنے مین درد نہین ہوتا بے مطلب بھی
اکثر صرف واسطے تفریح طبع کے جیو ہنسا کرتے ہین اور عوض ہنسک
دینا ہوتا ہے ایذا رسانی بہرحال بری ہے اسواسطے گوشت
کھانے سے پرہیز فرضاً لازم آیا جب انسان مین دیا ہوگی تب سب
سوکرم بن سکتے ہین ورنہ کوئی بھی نہین بن سکتا پس دیا کو
دھارنا سب سے اول چاہیے اب دھرم کا حال سُنیے راجہ ہرچند
اجودھیا کا راجہ تھا اوسکے راج مین ست برتتا تھا ایک بار دانہ بویا
جاوے سات بار پھل دیوے ادھا دودھ گاے کے بچے کو ملتا تھا
بارہ برس کی عمر سے پہلے لڑکی کی شادی ہوتی تھی پرجا پر ظلم نہتھا سب راضی و
خوشحال تھے دکھہ اور تنگی کا نام نہتھا ایک سے راجہ کو جگت کرنیکی اچھا ہوئی
چنانچہ بسوامتر نے کہا کہ جگت مین کراونگا مگر یہ کہکہ بسوامتر سرگ کو چلے گئے
راجہ نے بعد بہت انتظار جگت شروع کرادیا بسوامتر کو اسکی خبر
ہوئی کہ راجہ کا جگت شروع ہوگیا اون کو بہت غصہ آیا اور جوکہ

اور دیوتا اندر وغیرہ کو خوف تھا کہ راجہ ہرچند بڑا ست والا ہے یہ کبھی نہ کبھی ہمارا
راج لے گا سب نے بسوامتر کو بہکایا کہ آپ جا کر راجا کا ست ڈگا وین
بسوامتر نے ایک سُوئر کا سروپ دھر کر ہرچند کے باغ مین پہونچکر
باغ کو اوجاڑ دیا راجہ کو خبر ہوئی راجہ مع ہمراہیون کے آیا راجہ کو آتے ہی
سُوئر بھاگ نکلا راجہ اور اوسکے ہمراہیون نے پیچھا کیا مگر سُوئر ہاتھ نہ آیا ہمراہی
سب ہار کر تھک رہے راجہ اکیلا سُوئر کے پیچھے چلا گیا آگے ایک
ندی آئی بسوامتر نے سُوئر کا سروپ بدلکر برہمن کا سروپ کر لیا اور ایک
لڑکی اور لڑکا بھی رچ لیا اور برہمن راجہ کے پاس آیا راجہ نے ڈنڈوت کی
اونھون نے اسیس دی برہمن نے راجہ سے کہا کہ راجہ یہ کنیا ان بارہ برس کی
ہوگئی ہے اور لڑکا بھی موجود ہے ابھی اسکی شادی کر دے راجہ نے
اول کچھ سوچ بچار کیا کہ یہان کیسے کر دون مگر برہمن کی ضد دیکھکر ناچار
اوس لڑکی کا بیاہ کرایا راجہ نے لڑکی سے کہا کہ تو جو چاہے سو مانگ
لے لڑکی نے اول راجہ سے اقرار دینے کا حسب اوسکی درخواست
کے کرا لیا اور پھر راجہ سے کہا سب اپنا راج مجھے دے اب راجہ گھبرایا
مگر دیکھا کہ جو نہین دیتا ہون تو ست جاتا ہے راجہ نے سنکلپ کر دیا
بعد اوسکے برہمن بولا کہ مہاراج مجھے بھی کچھ دو یہ تو آپ نے کنیان کو
دیا اب راجہ اور گھبرایا کہ اب دینے کو کیا رہا اور برہمن نے سوامن سونا
طلب کیا راجہ نے کہا کہ مجھے بیچ لے اپنا سنکلپ کر دیا اب راجہ
گھر آیا اور آپ ساتھ برہمن کے جانے لگا رانی اور لڑکا بھی

راجہ کا اوسکے ساتھہ ہوا راستہ مین سورج نے اسقدر گرمی کی کہ جانور اور
درخت جلے جاتے تھے اور یہ تینون راجہ رانی لڑکا پیاس مین بیہوش تھے
برہمن نے پانی لاکر رانی کے آگے رکھا اور کہا کہ تو پانی پی تو جس سے
کایا رہے رانی نے کہا کہ بدون پتّ کے پہلے پیے میرے پینے مین
میرا ستّ جاتا رہیگا پانی نہ پیا برہمن نے لڑکے کو پانی پینے کو کہا اوسنے
بھی ایسا ہی جواب دیا کہ جبتک ماتا پتا نہ پییں تب تک پانی پینا میرا
دہرم نہین ہے راجہ کے پاس پانی لے گیا راجہ نے کہا کہ جب تک
سنکلپ پورا ہوگا تبتک پانی نہین پی سکتا غرض کسی نے
پانی نہ پیا برہمن نے بنارس مین راجہ رانی اور لڑکے کو بازار مین اسلیے بیچنے
کے کھڑا کر دیا اول ایک بیسیا یعنی کسبی آئی اور اوسنے رانی کو خریدنا چاہا
بلکہ دھون بھر سونا دینے کو راضی ہوگئی اوسوقت رانی نے اوسکا
حال دریافت کیا کہ تو کون ہے اوسنے جواب دیا کہ مین بیسیا ہون سب کا
دل موہ لیا کرتی ہون سنگار بہت اپنے تن کا کرتی ہون اور سدا ان
سہاگن ہون رانی کو یہ سنکر بہت کلیش ہوا اور مالک سے عرض کی
کہ ہے بھگوان اِس سے مجھے بچاے اوس وقت ایک بندر نے انکر
بیسیا کو ایسا حیران کیا کہ وہ بھاگ گئی پھر ایک برہمن اوس رانی اور
لڑکے کو مول لیگیا اور ہرچند کو ایک چنڈال مول لے گیا قیمت مین
سوا من سونا آیا وہ برہمن کو راجہ نے سنکلپ مین دیا چنڈال نے راجہ کو
دو لکڑیان بتا دین کہ ایک تو مرگھٹ پر جو مردہ آوے اوسکی بابت

سوا روپیہ اور ایک بالشت کپڑا کفن مین سے لیا کرا اور سوریان ...
لایا کر راجہ اسیطرح کرنے لگا اب بھی بسوامتر کو صبر نہ آیا راجہ کی ست ڈگانے
اور تدبیر کی آپ سانپ بنکر راجہ کے لڑکے کو جو باغ مین برہمن کی پوجا کے
لیے پھول لینے جایا کرتا تھا کاٹا لڑکا مر گیا رانی لڑکے کو مرگھٹ پر لیگئی
ہرچند نے سوا روپیہ اور کپڑا طلب کیا رانی نے کہا کہ پوتر تمہارا
ہی ہے راجہ نے کہا مین نہ سنونگا اپنے مالک کی اگیا بھنگ نکرونگا
رانی کے پاس روپیہ نتھا راجہ نے رانی کی چادر لے لی جب
لڑکے کو مرگھٹ پر رکھنے دیا خیر رانی لڑکے کو بہا کر اوسکے غم
مین کسی مقام پر پڑی رہی بسوامتر نے اوس دیس کے راجہ کے ...
چوری کر کے ایک ہار موتیون کا لا اوس رانی کے گلے مین ڈالدیا رانی
غم مین پڑی تھی اوسکو کچھ خبر نہوئی اور وہان بسوامتر نے
راجہ سے کہا کہ تمہارا چور پکڑا ہے لیجا کر ہار رانی کے گلے مین پڑا ہوا
دکھلا دیا اب رانی پر مار پڑنے لگی کوئی پرسان نہین ہے راجہ نے
حکم دیا کہ اسکو معرفت سپچ کے درخت سے لٹکوا کر مار ڈالو اور یہ رانی
اوسی سپچ کے پاس کہ جسکا نوکر ہرچند تھا بھیجی گئی اوس سپچ نے
حکم دیا کہ اسکو مار ڈال ہرچند نے رانی کو درخت سے لٹکایا اور
ایک میلا تھا ہزارون کو رانی کی صورت دیکھکر رحم آتا تھا
ہرچند کو مارنے سے روکنے لگے رانی نے کہا راجہ اب دیر
ایسا سماع نہ ملیگا کہ گنگا کے تیر تیرے ہاتھ سے میرا کال ہوتا ہے

راجہ نے تلوار اوٹھائی جو مارنے کو چاہے تھا کہ بھگوان پرگھٹ ہوئے ہاتھ روک لیا رانی کو درخت سے اوتروایا اوسکے لڑکے کو گنگاجی نے موجود کیا سبوامتر نہایت شرمندہ ہوئے اپنا کیا پایا سچ ہے

بیت

بدی را تو خاری نہد تو گل نہی	او سزائی خار یابد تو جزائی گل بری

دوہا

جو توکو کانٹے بووے تاکو بو تو پھول
توکو پھول کے پھول ہین واکو ہین ترسول

جے دیو برہمن کی کتھا بھی اِس دوہے کی خوب تائید کرتی ہے جے دیو برہمن نے کسی سیوک کے یہان سے کچھ روپیہ پایا اوسے لیکر چلے راستہ مین چار چور ملے اونھون نے آپس مین صلاح کی کہ اس برہمن کو کیا چاہیے کسی نے کہا کہ اِسکو مار ڈالو کِسی نے کہا چھوڑ دو کِسی نے کچھ کسی نے کچھ کہا آخر مین یہ صلاح ٹھہری کہ اِسکے ہاتھ پیر کاٹ کہ اسکو غار مین ڈالدو غرض ایسا ہی کیا اور مال سب لے گئے اتفاقیہ ایک دو روز بعد اس طرف سے راجہ کی سواری نکلی لوگون کو غار مین ایک طرح کی روشنی دکھلائی دی لوگون نے جا کر دیکھا تو دیکھتے ہین کہ ایک شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہین اور باقی سر پر چمک رہا ہے راجہ خود گیا درشن کیا جے دیو جی کو وہان سے اوٹھوا کر اپنے گھر لایا جے دیو جی

راجہ کو اوپدیش کیا کہ سادھ سیوا کر راجہ کرنے لگا جو سادھ آوے اوسکی
خوب سیوا ہووے اگر فریبی بھی سادھ کا روپ رکھکر آوے اونکی بھی سیوا
ہوا کرے ان چورون نے جنھون نے جے دیوجی کے ہاتھ پیر کاڈے تھے
حال راجہ کا سنکر سادھ کا بھیس بنا کر راجہ کے یہان آئے جے دیوجی نے
اونکو پہچانا اور راجہ سے کہا کہ انکی سیوا بہت اچھی طرح سے کرو راجہ نے
خوب سیوا کی اور چورون کو رخصت کے وقت حسب فرمانے جے دیوجی
کے راجہ نے دو بھنگی بھر کر روپیہ اون چورون کے ساتھ کر دیا
راستہ مین ایک بھنگی والے نے چورون سے پوچھا کہ مہاراج راجہ
تمھاری سیوا اور سادھون کی نسبت بہت کی اسکا کیا سبب
اون چورون نے کہا کہ ہمنے ایک وقت جے دیوجی کی جان بچائی
تھی یہ بس اتنے کہتے ہی زمین پھٹ گئی اور چارون چور کھڑے کے کھڑے
سما گئے وہ کہار وہ دھن سمیت لوٹ کر آئے اور جے دیوا ور راجہ سے برتانت کہا جے
سوچ سے کنی ہاتھ ٹیکنے لگا اوسی سمے اونکے ہاتھ پیر درست ہوگئے اب دیکھو ست بولنا دہان ہے
مگر بہت ہی مشکل ہے کوئی امیر ایک ولایت سے موافق حکم اپنے بادشاہ کے دوسری ولایت
گیا جس روز منزل مقصود کو پہونچا اوس روز پیشتر پہونچنے سے ہوا
بہت تند چلی کہ خوف ڈوب جانے جہاز کا تھا مگر بخیریت پہونچ
بعضے امیر اوس ولایت کے اوسکے استقبال کو آئے اور کہنے لگے
آج آپکو نہایت تکلیف ہوئی ہوگی ہمکو نہایت افسوس ہے
کمال فکر ہو رہا تھا یہ امیر ان کلامون کو سنکر اپنے دل مین

کہ یہ کوئی جھوٹھ کہتے ہین انکو میری کیا فکر تھی اوس ولایت کے امیرون نے
اسکو ایک مکان مین فروکش کرایا امیر نووارد نے حال کرایہ مکان کا دریافت
کیا تو اوس ولایت کے امیرون نے حسب رسمیات ظاہری ایسے کہا کہ یہ
مکان آپ کا ہی ہے اسکا کیا کرایہ ہوگا یہ امیر خاموش رہا دوسرے روز
اس امیر نے بنظر اپنے آرام کے ایک دو دیوار اوس مکان کی گروا دی
جب کہ مالک مکان کو خبر پہونچی کہ امیر نے دیوارین گروادین آنکر امیر
سے حال دریافت کیا اور کہا کہ مکان آپکے رہنے کو دیا تھا نہ کہ
گرانے کو امیر نے جواب دیا کہ تم نے کل کہا تھا کہ مکان آپ کا ہی ہے
ہمنے اپنا سمجھ کے اپنے آرام کے واسطے توڑوایا ہم یہ نہین جانتے
تھے کہ تم جھوٹ بولتے تھے ایسی ہی چند باتین تواضع کی اور بھی
ہوئی تھین کہ جنکو اس امیر نے جھوٹا پایا اس امیر نے اپنے بادشاہ کو
عرضی لکھی کہ واسطے خدا کے مجھکو طلب کرلو یہان کے آدمی بہت
جھوٹے ہین دل مین کچھ اور زبان مین کچھ اور پھر اپنے کو شائستہ اور
سچا سمجھتے ہین اور ہم کہ جو دلمین ہوتا ہے وہی زبان پر لاتے ہین تو ہمکو وحشی
اور بیوقوف کہتے ہین اب دیکھیے سچ بولنا کتنا مشکل ہے چاہیے تو ایسا
ہی ہے اگر ایسا نہ بن پڑے تو اسقدر احتیاط تو ضرور ہی ہے کہ ایسا
کلام نہووے جسمین دوسرے کا نقصان ہوتا ہو اکثر تواضع مین
جھوٹے کلام بھی نکلتے ہین مگر دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے
اِلّا زیادتی اسکی بھی بری ہے کہ ربط جھوٹ بولنے کا ہو جاوے گا

بجاے سچ کہنے کے مبالغہ ہوجاویگا خصوصاً اسیواسطے مہبت ملاقات کرنا بھی
منع ہے ناحق تواضع مین جھوٹ بولنا پڑتا ہے کسیکی مذمت کرنی ہوتی
ہے کسیکی ناحق تعریف کہنی ہوتی ہے جھوٹے اقرار کرنے پڑتے ہین
اور جھوٹ بولنا مہا پاپون کا پاپ ہے پس ست بولنا مہا اُتّم ٹھہرا

بیت

راستی موجب رضای خداست	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

اب دینتا کی کیفیت سُنیے کہ دینتا انسان کو بھی پسند اور خدا کو بھی پسند
کسی معرفت کی کتاب مین ایسا تحریر ہے کہ جبرئیلؑ فرشتہ خدا کے حضور
جاتے تھے راستہ مین شیطان ملا اوسنے پوچھا حضرت کہان جاتے ہو
جبرئیل نے کہا کہ خدا کے پاس جاتے ہین شیطان نے پوچھا کہ تم خدا
کے لیے کیا نذر لے چلے ہو جبرئیلؑ نے کہا کہ خدا کل کا مالک اور سب
شے اوسکی پیدا کی ہوئی ہے بھلا مین کیا چیز نذر لیجاؤن شیطان نے
کہا کہ خالی ہاتھ جانا بھی تو مناسب نہین ہے تب جبرئیلؑ نے کہا تم
بتاؤ کیا لیجاؤن شیطان نے کہا کہ نیاز یعنی دینتا لیجاؤ نیاز خدا کے
یہان نہین ہے اِس لیے یہ بطور تحفہ ہوگی کسواسطے کہ اوسکی ذات
بے نیاز کہلاتی ہے یہ نیاز اوسکو نئی چیز ہوگی جبرئیلؑ یہ سنکر
چلنے لگے شیطان نے کہا کہ میرا بھی ایک کام کرتے آنا خدا سے
میری نجات کرا لاؤ جبرئیلؑ نے کہا عرض کرونگا جبرئیل خدا کے پیشگاہ
پہونچے خدا نے پوچھا اے عزیز میرے واسطے کیا لایا جبرئیلؑ نے

کہا نیاز خدا بہت راضی و خوش ہوئے اب دیکھیے کہ ظاہر ہے کہ دنیا
مین بھی نیاز سے ہر کوئی خوش ہوتا ہے اور خدا کے بھی پسند

دوہا

ناتک ننا ہو رہو جیسے ننّی دوب ۔ بڑی گھاس جلجائگی دوب خوب کی خوب

دوہا

ہرجن تو ہارا بھلا جیتن دے سنسار ۔ ہارا تو ہر سے ملے جیتا جم کے دوار

دوہا

کبیر جگ مین بیری کوئی نہین جی من سیتل ہوے
یہ آپا تو ڈار دے دیا کرے سب کوے ✣

پس دینا ایسی نادر چیز ہے کہ دونون جہان مین پیاری ہے اور غرور
حرکت شیطانی ہے جبرئیل ؑ نے درخواست شیطان کی خدا کے حضور مین
عرض کی حکم ہوا کہ شیطان سے کہدو کہ اوسنے تقصیر آدم کی کی ہے
اوس سے معافی حاصل کرے اوسکی نجات ہوگی یہ حال جبرئیل ؑ نے
شیطان سے آکر کہا شیطان بولا کہ واہ اگر یہ مجکو کرنا ہوتا تو خدا سے
نجات کی کیون درخوہست کرتا دیکھیے شیطان سے دینا نہین
اختیار ہوئی پس جسمین دیتا ہے وہ شخص عزیز خدا و انسان

نظم

ہے زب او دارتا یعنی سخاوت کے گن سنیے ✣
چراغونکی روشنی صبح تک ہے ✣ دیے کی روشنی محشر تک ہے
ایک مثل ہے کہ ایک فقیر کسی داتا کے مکان پر گیا جا کر آواز دی کہ

اسے سوم کچھ دلا جو کہ وہ شخص سب کو دیتا تھا اوسنے اوس فقیر کو بھی دیا فقیر
نے بعد لینے کے دعا دی کہ سوم تیرا بھلا ہووے پھر فقیر ایک دوسرے کے
مکان پر گیا مگر وہ شخص نہایت بخیل تھا کسیکو کچھ نہ دیتا تھا فقیر نے سوال
کیا کہ سخی کچھ دلا اوسنے ایک دو گالی دیدی فقیر نے کہا کہ سخی تیرا بھلا ہو
کوئی دوسرا شخص یہ حال دیکھتا تھا متعجب ہوا کہ فقیر نے سخی کو تو سوم کہا
اور سوم کو سخی کہا اوسنے بضد فقیر سے اس بات کا بھید پوچھا فقیر نے
کہا کہ جسکو تم یہان سخی دیکھتے ہو وہ اصل مین سوم ہے کہ اپنی جمع آدھا دھن کی
بڑھاتا ہے ایک گنا دیتا ہے دس بیس گنا پاوے گا اور جسکو
تم سوم کہتے ہو وہ اصل مین سخی ہے کسواسطے کہ جو اوسکے پاس
ہے وہ سب یہان چھوڑ جاویگا اور وہان اوسکو کچھ نہ ملیگا
دیکھیے دینا کیسی اچھی چیز ہے دین دینا دونون درست ہوتے ہین

دوہا

داتا آگے جھین تھاری رہی حضور ❊ جیسے گا راراج کو بھر بھر دیت مزور

اگر کات شنگ دینے مین نقصان بھی عائد ہووے تو بھی دینا موقوف نکرے

دوہا

پن کرتے ہوئے بھئی ہان ❊ تو بھی نچھوڑے پن کے بان

مگر یہان بچار سہت دینا بہت پھل دایک ہے بعضے کو دینے سے اپنا بھی
نقصان اور اوسکا بھی نقصان شرابی کے دینے مین ظاہر نقصان
بھی نظر پڑتا ہے اور جو کہ بھائی بندون رشتہ دارون کو واسطے

اپنے ناموری کے دیتے ہین وہ بھی دینا نہین ہے مگر تاہم کام نیک ہے
ایک مثل ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی بندون کو دیتا رہا اوسکو عاقبت
مین کچھہ نملا اوسنے بھگوان سے عرض کیا کہ مینے تو بہت دیا ہے مجھے
کسواسطے نہین ملتا وہان سے اوسکو جواب ملا کہ تو نے اپنے بھائی بندون کو
دیا کچھہ میرے بھائی بندونکو یعنی برہمن سادھ بھگت کو تو نہین دیا جو تجکو اب
عوض ملے تو نے اپنے بھائی بندون کو واسطے اپنی ناموری کے دیا سو ناموری
کا سکھہ تو نے اپنی زندگی مین بھوگ لیا اور جو تو نے اونکا حق دیا تو اب
عوض کیا اگر تو میری راہ پر اونسے بھی مسلوک ہوتا تو تجکو بھی عوض ملتا
مگر اب بھی تو نے ہزارون سے اچھا کیا کہ کسیکا حق نرکھا سبکدوش
ہوا بھائی بندون کا بھی حق تیرے اوپر تھا بعوض کرنے خدمت اپنے
بھائی بندون کے تو میرے روبرو تک پہونچا اب دیکھیے جو بچارے بہت
دیوین اور خواہش ناموری نہو اور دے کر غرور پھر نکرے تو اسکا
کسقدر بڑھ کر نتیجہ ہوگا دیکھو دینا اسکو کہتے ہین کہ ایک داتا تھا وہ ہمیشہ
سدابرت دیا کرتا تھا مگر دیتا تب آنکھین نیچی کرکے دیتا کسی فقیر نے یہ آ
دیکھکر اوس سی سوال کیا

دوہا

اونچے جنگل بیت ہو کرکے نیچے نین ❊ ایسے سیکھی سیکھنا ایسی بدھ سے دین

اس داتا نے جواب دیا

دوہا

دین ہار سمرتھ ہے سو وے ہے دن رین

لوگ نام میرا کہین تاسے نیچے نین ++

مگر اب لوگون کا یہ حال ہے کہ جیکے بزرگ کنگال تھے کنگالی کے سبب
سے سادھ برہمن کو اپنے حوصلہ کے بموجب دیا کرتے وہ شخص اب
بہت بڑا آدمی ہوگیا مگر سادھ برہمن کو اوسیقدر جتنا اوسکے بزرگ
دیتے تھے دیتا تھا اور غرور کا یہ حال کہ معاذ اللہ کسی شخص نے کہا کہ
تمکو ایسا نچاہیے تم بڑے آدمی ہو اپنے حوصلہ کے بموجب دیا کرو اوسنے
جواب دیا کہ بزرگون کی رسم نہین کاٹ سکتے اوس شخص نے کہا کہ ہان
جی سچ ہے دینے مین توبزرون کی رسم اور پیدا کرنے مین اپنی رسم
ٹھیک ہے آپ نے کمانے مین تو بزرگون کی رسم توڑ دی مگر
دینے مین ہرگز ہرگز نہ توڑیے گا ورنہ گنہگار ہوگے

دوہا

ایک لیک گاڑی چلے لیکے چلے کپوت
تین چیز بے لیک کی سایر سنگھ سپوت

دوہا

پربھتا کو سب مرت ہین پربھو کو مرے نہ کوے
جو کوئی پربھو کو مرے تو پربھتا چیری ہوے

اب اوسنے بھی بڑھ کے آسامی کا حال سنیئے کہ ایک ساہوکار نہایت سوم تھا
ایک روز بہی لکھہ رہا تھا اوسوقت کسی نے آنکر کچھ مانگا ساہوکار نے

کہا کہ چلو پہلے دیا سو تو اب یہیان مٹنی پڑی ہین اور رات دن روپیہ کی حفاظت
کرنی پڑی ہے اب دوںگا تو نہ معلوم اور کیا کرنا پڑے اوس شخص نے
جواب دیا کہ سچ ہے عقل کے سیاہ جی جو تمھارا ہووے تو دو تم تو بیشک
مزدور سے ہو تم کیسے پرایا مال دے سکتے ہو اب دیکھیے ایسے شخصونکا کیا
حال ہوگا کہ اول تو سمجھ کرم نہین کرتے اور پھر دلیلون سے اپنے من کو
بغیر کوڑی خرچے کیسا سمجھا لیتے ہین یہی بڑے اوستاد ہین اور حقیقت مین
ایسے ہی شخص آنکھ کے اندھے نام نین سکھ سنتے آئے ہین کہ او مخفون
نے جو کچھ پایا ہے سب چھوڑکر خالی ہاتھ چلے جاوینگے اور اب ایک
غریب گھسیارہ کا حال سنیے ایک راجہ کسی تیرتھ پہ گیا وہان راجہ نے
بہت سا کچھ پن کیا راجہ کی فوج مین ایک گھسیارہ تھا اوسنے اپنے دلمین
کہا کہ راجہ نے تو بڑی دولت پن کی ہے مجھین بھی کچھ پن کرنا چاہیئے
گھسیارے کے پاس اور تو کچھ موجود نتھا جالی اور گھر پار کھتا تھا اوسے
بیچ آیا اور قیمت لاکر پن کردی جب راجہ تیرتھ سے لوٹا تو اوس روز دھوپ کی
نہایت تیزی تھی تمام ہمراہی گھبرائے جاتے تھے مگر اوس گھسیارہ کے
سر کے اوپر ایک ٹکڑا بدلی کا چلا آتا تھا اوسکو دھوپ نہین معلوم ہوتی تھی
اسکی راجہ تک خبر پہونچی راجہ نے گھسیارہ کو بلایا اور سب حال دریافت
کیا مگر راجہ کی سمجھ مین کچھ نہ آیا کسی پنڈت نے راجہ سے کہا کہ مہاراج اس
گھسیارہ نے تیرتھ پہ بڑا پن کیا ہے اوس سبب سے بدلی اسکے سر پہ
رہتی ہے راجہ کو تعجب ہوا کہ یہ گھسیارہ اور مین راجہ اور مین نے

اسقدر دان کیا ہے اس گھسیارہ نے کیا دان کیا ہوگا پنڈت نے کہا کہ
مہاراج اوسنے صرف گھر باجالی کیا ہے مگر دیکھیے کہ اسکے گھر باجالی ہی تو سب
دھن تھا اوسنے تو سب اپنا دان کر دیا اور آپ نے اگرچہ لاکھ روپیہ
پن کیے ہین مگر آپکے پاس اب بھی کروڑون کی دولت موجود ہے راجہ
چپ ہو گیا اب دیکھو گھسیارہ نے اپنی ہمت و حوصلہ سے بڑھکر کام کیا مگر
ایسا دینا شاذ نادر ہوتا ہے اور نہایت ہمت والون کی بات ہے جو شخص دنیاداری
سے تعلق واسطہ رکھنا چاہے اوس سے ہوسکتا ہے اور جو سامان دنیا
بھی رکھا چاہے اوسکو اس قول پر عمل چاہیے آرہ باش تیشہ مباش
برمانشوی آرہ کا یہ خواص ہے کہ جب لکڑی چیرتا ہے تو برادہ دونون
طرف ڈالتا ہے اور کسبولہ کا یہ قاعدہ ہے کہ سب اپنی ہی طرف کھینچتا ہے
اور برما سب برادہ نیچے ہی کو ڈالتا ہے دنیادار کو آرہ کیطرح رہنا
چاہیے اور فقیر سادھ کو برمے کی طرح اول تو فقیر کو مانگنا
نچاہیے اور جو کوئی دیوے تو لیوے نہین اور جو لے تو رکھنا
نچاہیے جو خلاف اسکے عمل کرتے ہین وہ بے شک فقیر نہین ہوسکتے
مگر صورت فقیر کی ہے کچھ مطلب فقیر سادھ سے یہ نہین ہے کہ
بانی جانتا ہو یا لباس رکھتا ہو نہین جسکا من سادھا ہوا ہووے
ہان جو مکان دھاری ہین اونکا لینا اور رکھنا بشرط اس بات کے کہ جو
دروازہ پر سے کوئی بھوکا نجاوے اور سادھون کی ٹہل ہوتی رہے
واجب ہے وہ پراوپکاری ہوتے ہین اور جنکا عمل خلاف اسکے ہے

اونکو دلمین سمجھ لیجیے کہ جیسے ہین ویسے ہین ہان سادھ کا یہ خاص لچھن ہی کہ اگر
ملگیا تو واہ واہ اور جو نملا تو واہ واہ نندیا استت دونون سے علیحدہ سادھ کا وقت
ہرن یاد الٰہی مین گذرنا چاہیے اور دینا ایسا چاہیے کہ حتی المقدور دوسرا نجانے
بلکہ یہ کہ دائین ہاتھ سے دیوی اور بائین ہاتھ کو خبر نہووی اور جو کہ دینا بطور سدابرت
ہو اوسکے ظاہر ہونے مین کچھ ہرج نہین ہے اگرچہ نادہند اسکو برا کہتے ہین کیونکہ
دینا تو کچھ ہے نہین پس اپنی تئین گپت دانی ٹھہراتے ہین دیکھو جو دینے والا
ظاہر نہو تو پردیسی فقیر کیسے مانگے سچ ہے اس زمانہ مین دینا مشکل ہے دھن
جان سے بھی پیارا ہے جو دھن دیتے ہین وے بڑے سورما ہین

دوہا

تن من سے سب کوئی ملین دھن سے ملے نکوے
جو کوئی دھن تے ملے سو کل ورلا ہوے ✣

...لکھے ست سنگ سے ایسے ایسے فائدہ جو سیل سنتوکھ دیا
دھرم ست کہنا دنیتا سخاوت جسکا اوپر بیان ہوا ہے پراپت ہوتے
ہین بعضے شخص ایسے بھی مورکھ ہوتے ہین کہ ایک دو بات سنکر اپنے تئین
مہااتم مانتے ہین چرچا کرتے ہین ہار جیت کو بڑا سمجھتے ہین مگر رہن و کرنی کے
...خیر و عافیت اب ایسے لوگون سے چپ رہنا ہی بھلا ہی مصرع
جواب جاہلان باشد خموشی ✣ اور جو کہ جاہل پر غصہ کرتے ہین وہ اپنے
اوپر آپ تیر چلاتے ہین کیونکہ غصہ مین اپنا ہی نقصان ہے اور جاہل
...ن ہو جاتا ہے جاہل آدمی چرچا کا طریقہ نہین سمجھتے ہین اس سے

بھی رنج پیدا ہوتا ہے ✣

دوہا

مورکھ کا مکھ بمبی نکسے بچن بھونگ ✣
تا کی اوکھد مون ہے زہر نہ بیاپے انگ

چرچا کا طریقہ یہ ہے کہ جب چرچا کرے بہت ملائمت سی کرے اور کلام جس
کہے جب چرچا مین ملائمت ہوگی تو اگر کوئی بچن غلط بھی مُنہ سے نکلا جس
شرمندگی نہوگا اور اپنے کلام کی پچھ نکرے اگر دوسرا صحیح کہے تو ایس
سمجھ کر مان لے کہ ایک بات ہی سیکھی دیکھیے جب ایک ہاتھ گند
ہو جاوے تو دوسرا ہاتھ اوسکو صفا کرتا ہے مگر آپ بھی صفا ہو جاتا
اسیطرح چرچا ہونا چاہیے اور جب تک چرچا مین ملائمت رہتی ہے از
تک کہنا دوسرے کا سمجھ مین آتا ہے اور انسان کو یہ بھی سمجھنا
ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتون پر بددان کا امتحان کرنا بیجا ہے ایک
مثل ہے کہ کوئی بادشاہ ہوشیاری و واقفیت مین بہت مشہور
کسی دوسرے بادشاہ نے امتحان کرنا چاہا کہ کیسا واقف وہ
ہے اوس نے اپنا وکیل بھیجا اور اِس سوال کا جواب در
کیا کہ فلانے صوبہ مین فلانے علاقہ مین فلانے قصبہ کے زمیندار
جو جوتا ہے دو سکے کے بسوہ اور کہان پر ہین وکیل نے یہ سوال
بادشاہ نے جواب مین کہا کہ میری اخیر ڈیوڑھی پہ جو دفتری
دروازہ پر جو محرر ہے اوس سے پوچھ لو وکیل نہایت شرمندہ

اب دیکھیے کہ بادشاہ کی ہوشیاری و واقفیت ایسی چھوٹی اور پوچ باتون پر
منحصر ہوتی ہے اب مطلب اسکا یہ کہ بعضے جاہل ایک دو بات سُنکر سوال
کرتے پھرتے ہین اور ظاہر اپنے کو متقی و پرہیزگار بھی بتاتے ہین

پس گندم نما جو فروش ہین

تو ایسے شخص برابری ست سنگی کی نہین کر سکتے خواہ ست سنگی سے
جواب اوس جاہل کا دیا جاوے یا نہ دیا جاوے خواہ کوئی چھوٹا موٹا عیب بھی
ست سنگی مین ہووے تاہم جاہل اوسکے برابر نہین ہو سکتا مثلاً ایک
پہلوان ہے اور اتفاقیہ کوئی چڑیا پھر کرکے اوسکے برابر نکلی اور وہ چونک
گیا تو کیا اوسکی پہلوانی جاتی رہی اور جو ست سنگی ہین اونکو سب رہن
سوبھا دیتی ہے خواہ مالا کنٹھی پہنے خواہ نہ پہنے بعضے مورکھ اور کاہل
بھی کہا کرتے ہین کہ بڑھاپے مین یاد الٰہی کرینگے اب دیکھیے کیا نادانی ہے
اول تو قرار جھوٹا کسواسطے کہ اعتبار نہین کہ بڑھاپا آوے گا یا نہین
دوسرے دیکھیے کہ جو وقت جوانی کا ہے ہاتھ پیر چلتے ہین ہوش حواس
قائم ہین اوسوقت کو تو دنیا کے کام مین لگاتے ہین اور ضعیفی مین جب
کچھ نہ ہو سکیگا اوسوقت مین یاد الٰہی کرنے کا ارادہ رکھتے ہین اچھا وقت
اپنے کام مین لاتے ہین برا وقت خدا کے نذر کرنا چاہتے ہین

دوہا

انتر میل جو تیرتھ نہاوے تس بیکنٹھ نہ جانا
لوگ پتینجیا کچھ نہ ہووے ناہین رام ایانا

اور بعضے مورکھہ ایسے بھی کہا کرتے ہین کہ ست سنگ تو بہت کیا پر کچھہ حاصل نہین
ہوا یہ کہنا اونکا محض غلط ہے سچے دل سے ست سنگ نہین کیا ورنہ مہاتم
پراپت ہوتا اسمین قصور اوسیکا ہے ایک مثل ہے کہ کسی چیلے نے اپنے
گورو سے کہا کہ مہاراج مجکو ٹہل کرتے اتنی مدت ہوئی مگر کچھہ حاصل نہین ہوا
گوروجی نے کہا کہ جاوہ لوہے کا ڈبا جسمین پارس رکھا ہے اوٹھا لا چیلا
حیران ہوا کہ اگر پارس ہے تو ڈبا لوہے کا کسطرح بنا رہا ڈبا سونے کا
ہونا چاہیے تھا جب وہ ڈبا لایا گورو نے ڈبا کھولکر دکھایا اندر اوسکے
پارس تھا مگر بیچ مین کاغذکی تہ تھی گوروجی نے کہا اسیطرح کپٹ کی تہ
تیرے دل مین رہی ہے تجکو پراپتی کیسے ہووے اور دیکھیے کہ اکثر لوگ
یہ بھی کہدیتے ہین کہ کیا ست سنگ کرین سادھون کا تو کام کرودھ
لوبھہ موہ اہنکار گیا ہی نہین ہمارا کیا کھووینگے دس بیس کا نام
گنا دیا کیا خوب ذراسی بات مین اپنا پیچھا چھٹایا مگر اوسکو سوای نادانی کے
کیا سمجھا جاوی ہان مانا مگر پانچون اونگلی ایک سی نہین ہوتی دوسرے اگر سادھ
کیسا ہی ہووے تجکو بہر حال نصیحت ہی کرے گا تیرے مطلب مین شک نہین

دوہا

نیلکنٹھہ کیڑا چگے مُکھے براجے رام ✢
ہمکو اوگن سے کہا گُن ہی سیتی کام ✢

اور ہم پوچھتے ہین کہ فقیرون کی صحبت تو اس سبب سے چھوڑی پھر حضور نے
کسکی صحبت اختیار کی ہے جواب دینگے کہ دنیاداروں کی واہ فقیر

دنیاداروں اور عیاشوں سے بھی گئے بیتے ہوئے یہ نہین سُناہے کہ لٹا ہاتھی
بوڑہ برابر اب ایسی نصیحتین سمجھیان اور مورکھتا انسان مین سے جب نکلے کہ
اوسکے اوپر خوب جوتون کی مار پڑے مارکے آگے بھوت بھاگے اس
مثل کی اسطرح پر تشریح ہے کہ کوئی شخص شادی کرنے کو گیا اوسکی جورو
نے اول یہ اقرار کیا تھا کہ وہ خاوند کے سر پر سو جوتے روز مارے گی
اگر کہنے منظور ہو وین تو شادی ہووے جو کہ یہ شخص مغلوب نفس تھا
جوتے کھانے کا اقبال کرلیا اب مدت تک جوتے کھاتا رہا جب بہت
لاچار ہوا اور جوتے کھانے بھاری معلوم ہوئے تو اوس نے بہ
بہانہ تلاش روزگار باہر جانے کا ارادہ کیا جورو نے کہا جوتے کون
کھاے گا اوسکے گھر مین ایک ٹھونٹ کسی درخت کا تھا اوسکے شوہر نے
کہا کہ جب تک مین واپس نہ آؤن تب تک اس ٹھونٹ کے مار اکر
اوسکی جورو نے مان لیا شوہر اوسکا روانہ ہوا اور اوسنے ٹھونٹ پر
جوتے مارنے شروع کیے اوس ٹھونٹ مین ایک بھوت رہتا تھا جب
جوتے پڑے تو بھوت گھبرایا اوسنے کہا یہ بڑی آفت لگی چلو کسیطرح
اسکے خاوند کو لانا چاہیے یہ بھوت اوسکے خاوند پاس پہونچا اور اوس سے
کہا کہ مین تجکو بہت سا روپیہ لادون تو تو گھر اپنے واپس جاویگا اوسنے
اقبال کیا کہ ہان مصرع ع اے زر تو خدائی ولیکن بخدا ✤ خیر بھے
جوتے کھانے پڑینگے مگر روپیہ تو ہاتھ آویگا بھوت نے اوس سے کہا
کہ مین فلانے راجہ کے لڑکے کے سر چڑھتا ہون جب تو آکے علاج

کر تجکو اب چلا جاؤنگا تجکو راجہ سے خوب زر ہاتھ لگ جاویگا اسیطرح پر اسکا

حضور ہوا وہ شخص روپیہ حاصل کر کے اپنے گھر واپس آیا دیکھیے اس مثل سے دو

باتین نکلتی ہین اول تو یہ کہ مارکے آگے بھوت بھاگے دوسرے یہ کہ لوگ

نفس امارہ کے ایسے مغلوب ہو جاتے ہین کہ واسطے روپیہ کے عورت کی

جوتیان کھانا بھی اقبال کرتے ہین اور یہان پر اس مثل سے اتنا مطلب ہے

کہ جب ایسے مورکھون پر بچپن کی نہایت مار پڑیگی تو اونکا بھوت بھاگے اور

دیکھیے بعضے مورکھ کیسے جو ہرن ہین کہ ہمنے تو کوئی فقیر صاحب کمال یعنی

پہونچا ہوا نہین دیکھا جسکی صحبت کرین یہ اونکی محض غلطی ہے اونکی نظر مین

فرق ہے اونکو پہچان فقیر صاحب کمال کی نہین اور جب تک کچھ عرصہ

صحبت فقرا نکرینگے اونکو ملنا فقیر صاحب کمال کا دشوار ہے ایک مثل

ہے کہ کسی راجہ نے چاہا کہ ہنس کو دیکھون کسی عقلمند نے تجویز بتائی کہ

تو جانورون کو دانہ ڈالا کر کبھی نہ کبھی ہنس بھی آجاویگا راجہ نے یہی

عمل کیا ہزارون چڑیان ہرطرح کی جمع ہونے لگین جب سب طرف سے

چڑیان اوڑکر آنے لگین کسی ہنس نے بھی دیکھا اوسنے بھی ارادہ کیا

کہ جہان یہ چڑیان جاتی ہین تم بھی ایکبار چلو مصرع کند ہمجنس با ہمجنس

پرواز ہنس بھی وہان آیا مگر دانہ نہ چگا علیحدہ بیٹھا رہا راجہ کو خبر

ہوئی کہ سب چڑیان تو دانہ چگتی ہین مگر آج ایسا ایک جانور آیا ہے کہ وہ

دانہ نہین کھاتا راجہ نے حکم دیا کہ اوسکے آگے موتی ڈالو وہان موتی

ڈالے گئے ہنس اوٹھکر موتی چگنے لگا راجہ کی مراد پوری ہوئی اب

یہ لکھے کہ جب ہزاروں چڑیاں مدت تک کھا لیں تب شخص نظر آیا اسے یاد رکھ
انسان کو چاہیے کہ صحبت و خدمت فقرا کیا کرے کبھی نہ کبھی فقیر کامل بھی مل جاویگے
سوپ یعنی چھاج کی طرح بھی رکھنا چاہیے سوپ اصل اصل مال تو اپنے میں رکھتا
ہے کوڑا وغیرہ علیحدہ کرتا ہے انسان کو چاہیے کہ فقیر کے گنوں پر نظر
رکھے عیب نہ دیکھے مگر اب انسانوں کی مت چلنی کی سی ہے چلنی مال مال نیچے
ڈالتی ہے بھوسی اپنے میں رکھتی ہے اسی سبب سے ست سنگ پسند
نہیں آتا قصور اپنا الزام دوسرے پر مورکھ یہ نہیں سمجھتے کہ کامل فقیر کو
تم سے ملنے کی کیا غرض ہے وہ دنیاداروں کو جانور سمجھتے ہیں ایک
مثل ہے کہ ایک بادشاہ کسی فقیر صاحب کی ملاقات کو گیا فقیر صاحب نے
پیشتر ہی پہنچنے بادشاہ سے ایک شخص دروازہ پر بیٹھا دیا اور اوس سے
کہا کہ جب بادشاہ دروازہ پر آوے تو فوراً روک دیجیو اور کہیو کہ میں حضرت کی
اجازت لے آؤں اسی طرح عمل ہوا بادشاہ کو فقیر کے دروازہ پر رکنا
بہت دشوار گذرا جب فقیر صاحب کے پاس گیا تو کہا کہ فقیر کو دربان
نہیں چاہیے فقیر صاحب نے جواب دیا کہ واسطے روکنے دنیا کے
کتوں کے ضرورت پڑتی ہے اور ایک مثل ہے کہ کسی راجہ کی لڑکی باوجود
بڑی عمر کے پارچہ نہیں پہنتی تھی برہنہ یعنی ننگی پھرتی تھی راجہ نے
ہزاروں تدبیریں کیں مگر ایک علاج بھی اثر پذیر نہ ہوا اتفاقیہ ایک روز
ایک فقیر صاحب راجہ کے یہاں تشریف لائے لڑکی نے دیکھتے ہی
فقیر صاحب کو پوشاک پہن لی راجہ کو نہایت خوشی ہوئی اور بڑا

تعجب ہوا کہ آج اِسنے خودبخود فقیر صاحب کے درشن کرتے ہی کپڑے
پہن لیے لڑکی سے راجہ نے اس بات کو دریافت کرایا لڑکی نے جواب
دیا کہ عورت پردہ آدمی سے کرتی ہے جانوروں سے نہین کرتی اِس تمام
عمر مین ایک یہ فقیر مجھکو آدمی نظر پڑے ہین اونسے مجھکو پردا کرنا
ضرور ہوا دیکھیے فقیر کی پہچان بنا نظر کسطرح ہو سکتی ہے ہیرے کو بغیر پہچان
کے کسطرح پہچان سکتا ہے ایک مثل ہے کہ ایک فقیر صاحب نے اپنے
چیلے کو بعد بارہ برس کے کچھ جاپ بتایا وہ بہت پریم سے جپتا تھا
ایک روز اوسنے وہی جاپ ایک اور فقیر کے منہ سُنا اور وہ فقیر اصل
مین کنگال بھکھاری تھا اوس چیلے نے کہا کہ گوروجی نے مجھکو بعد بارہ
برس کے یہ جاپ بتایا جسکو کنگال بھکھاری بھی جانتے ہین چیلے نے
یہ حال اپنے گوروجی سے کہا گوروجی نے ایک ہیرا اوٹھا کر اوسوقت
چیلے کو دیا کہ جا کر اسکو بیچ آ وہ چیلا کسی ترکاری فروش کے پاس لے گیا
اوسنے ہیرے کو چمکتا دیکھکر اپنے دل مین سمجھا کہ اگرچہ پتھر ہے مگر خیر
لڑکے کے لیے کھلونا ہوگا مُٹھی ساگ عوض مین دینے لگا چیلے نے کہا
کہ مین اپنے گوروجی سے پوچھ آؤن جب ساگ لونگا چیلے نے آکر
یہ حال بیان کیا فقیر صاحب نے فرمایا کسی اور دکان پر لیجا وہ پھر
ایک دکاندار کے پاس لے گیا اوسنے ایک پیسہ قیمت کہا اسیطرح
دو چار دکانون پر لے گیا ایسی ہی قیمت ہوتی رہی اخیر کو گوروجی نے کہا
کہ ہیرا اسے جوہری کے پاس لیجا جب ہیرا جوہری کے پاس پہونچا

جوہری نے لاکھوں روپیہ دینے کیے اب دیکھیے ہیرے کی قدر بعینہ
جوہری مہوئی اوسوقت چیلا سمجھا کہ یہ جاپ مثل ہیرے کے ہے مگر بغیر
پرکھ کے کوڑی برابر ہے اور جسکو نظر ہے تو قیمت کا شمار نہین اسطرح
انسان مین ابھی پرکھ تو آئی نہین ہیرا کیسے پرکھے جب جوہریون کی
صحبت کرتا رہے تو پرکھ آوے ایک مثل ہے کہ ایک فقیر کامل خدا رسیدہ
تھے ایکروز کوئی راجہ واسطے اونکے درشنون کے گیا فقیر صاحب اپنے
شغل مین مصروف تھے عرصہ تک راجہ کھڑا رہا جب فقیر صاحب نے
آنکھ کھولی دیکھتے ہین کہ راجہ کھڑا ہے اوسکو بٹھایا راجہ نے فقیر صاحب سے
استدعا کی کہ جو شغل آپ کرتے ہین وہ مجھے بھی بتا دیجیے کہ جس سے
مالک کے درشن ہوا کرین فقیر صاحب نے راجہ سے کہا کہ ایک تھیلی
روپیون کی منگا اور ایک صراف کو بلالے فوراً تھیلی اور صراف حاضر ہوا
فقیر صاحب نے تھیلی مین ایک روپیہ کھوٹا ملا دیا اور صراف سے کہا
روپیون کو پرکھ دے اوسنے پرکھے کھوٹا روپیہ علیحدہ کر دیا فقیر صاحب نے
پوچھا کہ تجھکو نظر پرکھنے کی کتنی مدت مین آئی اوسنے جواب دیا کہ دس
پانچ برس صرافون کی دکان پر بیٹھا اور روپیہ پرکھا کیا جب یہ نظر حاصل
ہوئی فقیر صاحب نے راجہ سے کہا کہ دیکھ ایک روپیہ کی پرکھ تو دس یا پانچ
برس مین آئی ہے خدا کی پہچان ایک لمحہ مین آسکتی ہے راجہ شرمندہ ہوا اور
اقرار کیا کہ میری غلطی ہوئی بیشک اول صحبت ضرور ہے اور دیکھیے ایک
ارگستاخی اور بہ کرکے ہس بیٹھی ہے ابھمان ذات گل دہن کا

اتنا ہوتا ہے کہ انھا نہین یہ اسجھان بالکل ست سنگ کرنے سے روک دیتا ہے
یہ نہین سمجھے کہ ست سنگ دیگر شے ہے اور ذات کل دیگر شے ہے

دوہا

ذات نہ پوچھو سادھو کی پوچھ لیجیے گیان
مول کرو تلوار کا پڑا رہن دو میان

دوہا

ہر کو بھجے سو ہر کا ہووے ۔ ذات پانت پوچھے نا کوے

دیکھیے راجہ جنک چھتری تھے اور بیاس جی بھگوان تھے اونھون نے سکھدیو جی کو واسطے حاصل کرنے گیان کے راجہ جنک کے پاس بھیجا اور وہان سے سکھدیو جی کو گیان پراپت ہوا نارد جی نے بھیل کو گورو کیا راجہ جدھشٹر کے جگ مین گھنٹہ نہین بجا تھا سُپچ بھگت کے آنے پر بجا رام چندر جی نے بھیلنی کے جوٹھے بیر کھائے اب دیکھیے ذات بڑی یا پریم بھگتی ست سنگ بڑے غور کی جگہ ہے کہ آیا برہمن پنا دیہ پر منحصر ہے یا گن پر اگر دیہ پر منحصر ہوتا تو رام چندر جی کبھی بھیلنی کے جوٹھے بیر نہ کھاتے جگ مین کبھی سُپچ کو دخل نہوتا راجہ جنک کے پاس سکھدیو جی کو کبھی نہ بھیجا جاتا اور اگست منی اگست کے پھول سے اور کوشک منی شدر ن سے اور بسوامتر چنڈال سے پیدا ہوئے سب برہمن کی طرح پجتے تھے پس برہمن کے جسکے یہ معنی ہین کہ جو برہم کو جانے سو برہمن یہ گن سے نسبت رکھتی ہے اب زمانہ مین اکثر برہمنون نے برہم کا جاننا

بھی سمجھا ہے کہ ایک دو شلوک یاد کر لیے یا مین میکھ کر سیکھ لیا دھن کی لالس
کوئی مہا سرشٹ برہمن اور پنڈت بن گئے اور ہزارون کو ٹھگا ہی برمھ ہے
بس ہے ہنڈیا کھد بد ہووے خواہ کوئی مرے یا جیے اونکو ٹھگا لینے سے
کام کیبے اب اگر کوئی ایسے برہمنون کے اوپر رحم کر کے راہ دردمندی سے
انکو فہمایش کرے یا اونکے اوگن دکھاوے تو کیا گناہ کیا مگر مہاراج دھراج
بجاے سمجھنے کے گالیان دیتے ہین مگر عقلمند تا ہم یہی سمجھتا ہے کہ برہمنون کی
گالیان گالیان نہین ہین آشیرباد ہے گرمی زیادہ ہوئی اور مینہ برسا ادھر آپکو
ٹھنڈک ملی ادھر بادل مین سے کدورت صاف ہو کر مطلع صفا ہوا اور
بھائی اس بات سے انحراف کرنا کہ برہمن کو ڈنڈوت نکرنا یا برہمن کو گالیان
دینی یا برہمن کی پوجا نکرنی یا برہمن کو دان ندینا اپنے دھرم سے انحراف
کرنا ہے اگر مورت پوجے مکت ہوتی ہے تو کیا برہمن جو جیتین ہے اوسکے
پوجے نرک ہوگا اگر دیوتا کا باسا مورت مین سمجھاؤ نا انسار ہے تو کیا
برہمن مین کیسا ہی برا ہو نہین ہو سکتا ماسوا جو رسم ایسی ہووے کہ
جسمین ظاہر و باطن مین کوئی نقصان نظر نہ پڑے تو اوسکو ظاہر داری
مین نبھانا بہتر ہی ہوگا چھوٹے بڑے کا بدن ایک ہی ہے مگر چھوٹونکو
ادب واجب آیا پس چھتری بیش شودر کو برہمن کا ادب ضرور ہے
اور برہمن کو بھی اتنا سوچنا ضرور ہے کہ دوسرے کی سر دھانہ بگاڑے
اگر کوئی شخص ایسے خیال سے کہ غریب اور محتاج اور کم عمر کے پاس جانے
اور شاگردی کرنے سے ہتک عزت ہوتی ہے ست سنگ سے محروم ہے

یہ نہین سمجھتے ہین کہ ؂ تونگری بدل ست نہ بمال ؂ بزرگی بعقل ست نہ بسال ؂

آب ایک اس زمانہ کے لوگون کی اور کیفیت سُنیئے بعضے مُورکھہ یہ بھی کہتے ہین

کہ ست سنگیون کو تو تکلیف مین دیکھتے ہین اور جو کوسنگی بدچلن ہین

عیش کرتے ہین یہ کہنا اونکا محض غلط ہے

بیت

دنیا کہ پراگندگیش اسباب ست	آرام درو ہم سبق سیماب ست

اول تو یہ کہ عیش سے مراد آرام سے ہے سو دنیا کے عیاشی کو آرام کہان

یہ چھن بھر کا آرام پہرون دنون برسون کی تکلیف اور ست سنگی جو تن سے اگر

ظاہر مین تکلیف مین بھی ہین تو بھی دل مین خوش رہتے ہین اور آگے ہمیشہ

خوش رہین گے ست سنگی کو برابر کو سنگیون کے کبھی دُوکھہ نہین کھلتا دیکھیے

کہ جو شخص چار من کی گٹھری سر پر رکھے تو نہین چل سکتا اور جو لیجاتا ہے

تو نہایت تکلیف پاتا ہے گردن ٹوٹی جاتی ہے اور جو شخص ایک ٹھیکی

اور دس سیر کی بنا کر اپنی گردن پر رکھکر چار من کا بوجھا اوٹھاتا ہے

تو باسانی لیجاتا ہے کس واسطے کہ وہ چار من کا بوجھا سارے بدن پر

بٹ جاتا ہے گردن نہین ٹوٹتی کیونکہ سارا بوجھہ گردن پر نہین ہے

آدھی گٹھری سر پر ہے اور آدھی ٹھیکی کے اوپر جو پشت و گردن پر

دھری ہوئی ہے اسیطرح ست سنگی اور کو سنگی کو سمجھنا چاہیے ایک

آفت ست سنگی پر آئی اب وہ آفت کی برداشت کرتا ہے اور

ست سنگ کی بھی تکلیف اوٹھاتا ہے

دوہا

بہپت بھلی ہرنام سون کا یا کسوٹی دکھہ
رام بنا کس کام کے دا دو بہپت سُکھہ

...رجو کہ اوسکو سمجھہ ہے بباعث اوسکے وہ آفت آفت سی نہین معلوم ہوتی اور
...نکو ست سنگ نہین ہے وہ بیشک مرے جاتے ہین اور ست سنگی کی آفت
...ل بھی جاتی ہے ایک مثل ہے کہ دو شخص چلے ایک نیک تھا دوسرا بد
...استہ مین نیک آدمی کے تو کانٹا لگا اور بد آدمی کو ہزار روپیہ کی تھیلی
...ی اگرچہ ظاہر مین تو یہی معلوم ہوا کہ واہ عجب انصاف ہے کسی فقیر کامل نے
...بھید اسکا کھولا کہ نیک مرد کو سولی ہونی تھی بعوض سولی کے بباعث
...اسکی نیک چلنی کے کانٹا رہگیا اور بد کو بادشاہت ہونی تھی بباعث
...اسکی بد چلنی کے صرف ایک ہزار روپیہ کی تھیلی رہگئی اب غور سے
...دیکھیے ست سنگ کتنا مفید ہے کہ جس سے پہلے نیک چلن حاصل
...ہوتا ہے پھر مکت میسر ہوتی ہے مگر جگت کے لوگ دھن استری
...کم کو بہت بڑا سمجھتے ہین دھن کا نفع نقصان تو اوپر بھی بہت سا کچھہ
بیان ہوا ہے اتنا اور سن لیجیے ✤

دوہرہ

بھٹیاری اور چھین دونون ایک ہی ذات ✤
آوت تو آدر کرین جات نہ پوچھین بات

...س دولت مین دولت مین ایک تو یہ لت ہے کہ صاف بنا پوچھے پیچھے لگ

نرک کو لیجاتی ہے اور دوسری لت ایسی ہے کہ جو مُرگ کو لیجاتی ہے اب
اختیار ہے چاہے آگ مین پیر رکھے چاہے پانی مین ایک مثل ہے کہ ایک بیاری
تمام دن رات اپنا بیوہار کیا کرتا کبھی پوتھی کتھا سُننے نہین جاتا تھا مگر
سادھ کو اپنے مکان مین فروکش رکھتا اور سب طرح کی ٹہل کرتا کسی نے
پوچھا کہ تم جو دن بھر بیوہار کرتے ہو اسمین بھجن نہین کرتے جو مکت پاؤ او سنے
جواب دیا کہ اگر بھجن کرونگا تو اکیلے میری ہی مکت ہوگی جیسے مجذوب
ہوئی آپ بے شک مکت ہے مگر دوسرے کو کچھہ نہین کیونکہ زبان
بند ہے اور بھائی اب سو پچاس بھجن کر رہے ہین کہو ایک میرا بھجن
اچھا یا سو پچاس کا اگر دولت ہو تو ایسی ہو

بیت

ہمیشہ بر لب فوارہ این سخن جاری ست
کہ اوج منصب بنای دون نگونساری ست

اب استری کا حال سُنیے کہ ایک تودہ مٹی کا ہے یا ایک ڈھیر چمڑے ہڈی
خون کا ہے اوسکے اوپر اپنی جان دینی یا اوسکی غلامی کرنی اور
ست سنگ چھوڑنا کیسی بُری بات ہے ایک مثل ہے کہ کسی راجہ کے
لڑکے کو وزیر کی لڑکی کسی اتفاق سے نظر پڑگئی وہ اوسپر عاشق ہوگیا
اب ہر وقت اوسکے فراق مین گھبرایا پھرتا ہے فکر اور سوچ مین سوکھا
جاتا ہے کسی سے کہتا نہین بمشکل تمام حال اوسکا دریافت ہوا راجہ
خبر ہوئی راجہ نہایت سست ہوگیا کہ یہ بات کیسے ہوسکتی ہے منتری کی

ن اور میری ذات ایک نہین جو شادی ہو سکے اور لڑکے کا یہ حال ہوا جاتا ہے
ب ہر وقت سوچ مین گرفتار ہے منتری نے راجہ کا یہ حال دیکھکر
چھا کہ مہاراج آپ کے اوپر کونسا ایسا بھاری فکر آیا ہے جو آپ ہر وقت
فکر رہتے ہین راجہ نے منتری کو بہت ساٹالا مگر منتری نے بہت ضد کی
ہ نے حال بیان کر دیا اب منتری سُنکر نہایت ہی حیران ہوا اوسکو
انا پینا حرام ہو گیا اور ادھر دیکھتا ہے تو کوا اودھر دیکھتا ہے تو کھائی
ستہ آہستہ اس بات کی خبر اوس لڑکی کو پہونچی لڑکی نے باپ سے کہا
اپ نے اتنا سوچ ایسی ذرا سی بات پر ناحق کیا آپ کیون گھبراتے ہین
ت کی بات رہ جاے مطلب کا مطلب ہو جاے سانپ مرے نہ لاٹھی
ے لڑکی نے باپ سے کہا کہ آپ راجہ کے لڑکے کو بالفعل یہ
ر کر دیوین کہ وہ لڑکی بیمار ہو گئی ہے جب اچھی ہووے تو شادی
جاوے گی اور اس لڑکی نے ایک نائی کو بلا کر سب اپنے بال منڈوا
ے اور جمال گوٹہ کا جلاب لیا سَو دو سَو دست آنے لڑکی کی صورت
ایت بُری ہو گئی ہڈیان دکھلائی دینے لگین اب لڑکی نے باپ سے
ا کہ اب تم راجہ کے لڑکے کو بلا لو راجہ کے لڑکے کو خبر کی گئی
ہ لڑکی اب تندرست ہوئی ہے چلو بارے آؤ راجہ کا لڑکا
ایت خوش ہوا اور خوب پوشاک اور زیور پہنکر صورت بنا کر چلا
ر اوس لڑکی نے یہ حکمت اور بھی کر رکھی تھی کہ جس مکان مین بیٹھی تھی
ان ایکطرف بالون کا ڈھیر ایک طرف غلیظ کی نامذ رکھوا رکھی تھی

اور سارے مکان کو غلیظ کر رکھا تھا جو راجہ کا لڑکا سامنے اوس لڑکی کے
پہونچا اوسکی صورت دیکھکر نہایت نفرت کی بلکہ ایک دم بھی نہ ٹھہرا اپنے
گھر واپس آیا اب اس لڑکی کا نام بھی نہین لیتا اب دیکھیے اس مثال سے
کیا مطلب نکلا لڑکی نے دکھایا کہ سر پر تو بالون کا ڈھیر ہے اور اندر ہڈی
اور غلیظ بھرا ہے پس ایسی شے پر جان دینی شرم کھونی کیسی بری بات
ہے اب گنہ کا حال سنو کوئی ایک لوٹیرا تھا مسافرون کو لوٹ لوٹ کر
مال گھر مین لایا کرتا تھا سب کھایا کرتے ایک روز ایک فقیر چلے جاتے تھے
یہ لوٹیرا اونکو بھی لوٹنے کو گیا فقیر صاحب نے کہا کہ بھائی پہلے ایک بات
میری سن لے پھر تجھے اختیار ہے لوٹ لے اوسنے کہا کہو فقیر صاحب
نے پوچھا کہ تو کیون لوٹتا ہے اسنے جواب دیا کہ کنبے کے پالنے کے
لیے فقیر صاحب نے کہا کہ بہت خوب تو اون کھانے والون سے
پوچھ آ کہ جسوقت بھگوان کے یہان سے اس لوٹنے کی سزا
ملے گی اوسوقت تم سب اوس دکھ کو بانٹ لوگے یا نہین یہ شخص اپنے
گھر گیا اور جا کر جورو لڑکون وغیرہ سے پوچھا سبنے کان پر ہاتھ دھر (کر)
کہا کہ ہم کیا لوٹنے کو کہتے ہین ہم اسکا کیون دکھ بھوگین گے یہ شخص
سنکر فقیر صاحب کے پاس آیا اور جواب سنا دیا اب فقیر صاحب نے
فرمایا کہ اے بیوقوف دیکھ کہ اب کھانے کو تو سب موجود اور مار
کھانے کو تو ہی اکیلا رہا اوس شخص کو فقیر صاحب کا فرمانا اثر پذیر ہوا
کہ بیشک آفت تیرے ہی گلے رہی اوسدن سے لوٹنا چھوڑ دیا

غرض اس کہنے سے یہ ہے کہ سب اپنے سکھ کے ساتھی ہین دکھ مین کوئی پاس
نہین کھڑا ہوتا اور اب ظاہر ہین دیکھ لیجیے کہ عمر بھر اس کٹم کے لیے پاپ
بھی کمائے محنت بھی کی بھجن بھی چھوڑ جب بڑھاپا آیا تو اب سب کو بُرے
لگنے لگے کوئی بات بھی نہین کرتا اور اگر کوئی متوجہ بھی ہوا تو پہلے کہتا ہے
کہ تُمنے تو بڑی جان ماری کہو کیا کہو ہو اب کچھ تھوڑی بہت سُنکر روانہ ہوئے
اور کہتے جاتے ہین کہ بڈھے کی تو عقل ماری گئی ہے مہا دکھ دے رکھا ہے
گھر مین سے دوسرے بولے کیا کہون اس بُڈھے کے مارے تو ناک مین
دم ہے اپنی تو دن بھر بکا کرے ہے اور دوسرے کی کچھ نہین سُنتا نہ معلوم
اسکو کیا ہو گیا تیسرے بولے کہ بھائی ابھی کیا دکھ ہے انکے مرے پہ
خبر پڑے گی جب انکی کریا کرم تیرہوین کو روپیہ چاہیے گا اسکو تم بڑی ہی
ہتیا سر پہ سمجھو پہ تھا بول اوتھا خیر جو ہوگا سو ہوگا پر اب یہ مرے تو ذرا بکا
بکنا تو جاوے گا اسکا جینا تو اب مہا دکھ اور پاپ کا مول ہے کہان تک
اسکی کھانو کھانو اور بھانو بھانو سنین اور بڈھا ہاتھ مل مل کر یہ کہتا
ہے کہ ہائے ناحق زندگی گئی اس کٹم سے ذرا سکھ نپایا دیکھو جب یہ لڑکے
تھے تو مین دن رات انکی پرورش کی فکر مین رہا سب طرح سے انکی ٹہل خدمت
نازبرداری کرتا رہا آپ نہ کھایا انکو کھلایا آپ نہ پہنا انکو پہنایا آپ نہ سویا
انکو سُلایا انکے ساتھ مجھے بھی نادان بن جانا پڑتا تھا انکے جی خوش کرنیکو
واہی تباہی بکا کرتا تھا جو انکو ذرا سا دکھ ہوتا تھا تو مجکو اپنی جان تک کی
خبر نہین رہتی تھی کچھ ہوشیار ہوئے تو تعلیم کرتا رہا ہزارون رنج اور تکلیف

عذاب صواب اوٹھا کہ انکی شادی بیاہ کری اب یہ کیسی لائق ہوے اور وہ شخص ضعیف ہوا تو یہ گت کرتے ہین ہاے اب تو مرجاناہی بہتر ہے کیا موت کے دفتر سے بھی میرا نام خارج ہوگیا جواب بھی نہین اوٹھالیتی اور یہ دوہا یاد کرتا ہے

دوہا

سُت دارا اور لکشمین پاپی ہی کے ہوے
سادھ سماگم ہر بھجن تلسی دُرلبھ دوے

مگر اب کیا ہوتا ہے

دوہا

سوچ کرے سو سور ما کرسوچے سو کور
کر سوچیان بکھ شام ہی سوچ کران مکھ نور

دوہا

فریدا دین گنوایا دُنی سنگ دُنی نچلی ساتھ
پیر گلھاڑا ماریا غافل اپنے ہاتھ +

دیکھیے زندگی مین تو یہ سُکھ کہٹ کے پائے اور جو بچیا اور جاہل یہ کہتے ہین کہ جنے یہلے نکے دُکھ سُکھ کا کیا ہے پیچھا تو بن جاویگا واہ رے سمجھ روبرو تو یہ دھول

اور دادی اب پیچھے کا بھی حال سنیئے خیر کچھ دن بعد بڈھے چل بسے اب صلاح
ہونے لگی کہ کہو اب کیا کرین ایک بولا بھائی جو کچھ کرو سمجھکر کرنا آج کا ہی
دن نہین ہے کریا کرم تیرہوین بھی پڑی ہے دوسرے نے کہا کہ بھائی
آج سب دس پانچ روپیہ مین کر کرا دو تیسرا بولا کہ اسمین تو ناک کٹی ہے غرض
اسمین رد و بدل ہو کر جسطرح ہوا ہتیا کو مرگھٹ پر پہونچایا اب کریا کرم کرنے مین
برہمنون سے جھگڑا چلا جاتا ہے تیرہوین کو دس پانچ برہمن بُلا کر پوری ترکاری
کھلادی ایک ایک ٹکا دچھنا حوالہ کیا چلو چھٹی پائی ہان ترپن کرنیکو مستعد
مفت کا پانی چاہے جتنا اوچھالین موت تو دینے مین آتی ہے اگر اپنے
نام کرنے کی صلاح ٹھہری تو برادری یا دوستونکو خوب شیرنی وغیرہ اچھے
اچھے مال کھلائے اب خوش ہوتے ہین کہ ہمنے بڑا نام کیا کہو اسمین اونکے
باواجی کو کیا پہونچا شاید ہے باواجی کے حصہ مین دو چار آنہ آجاوین
اوس سے جنے چاب کر بھی رستہ پورا ہو گا واہ ری خدمت ساری
عمر تو ہزارون روپیہ پیدا کر کے کھلائے اور ایسے دکھ بھوگے اب ملا
تو کیا دو چار آنہ اونکی گیا کا حال سنیئے لڑکا گیا کو گیا اور گیا کر کے واپس
آیا کسی نے پوچھا کہ گیا مین تو تمہارا بڑا روپیہ خرچ ہوا ہو گا کہا ہان بھائی
کیا کہون جی جانے ہے ہزار روپیہ لگ گیا بالکل خالی کھکل ہو گئے
اور آپ دس بیس روپیہ مین گیا کر آئے ہین سو برہمن کو تو دس بیس ٹکے
مین ہی ٹالا ہو گا وہان تو بڈھے جی نرک مین مزہ چکھین ہین یہان بیٹے
جی سفر مین بیٹھے ہین کی جھوٹی گٹھری سر پر رکھی اور اگ ناک واسطے مو...

اور کچھ ناموری کا شوق ہوگیا تو بھائی بندون یار دوستون کی بڑی دھوم
سے ضیافت کی اب انصاف کی جگہ ہے کہ اوس شخص کو جسکی گیا ہوئی
کیا پتے پڑا سچ ہے بنا مرے اپنے کبینے سرگ دیکھا ہے اور اگر کاشیکے
اولاد سعادتمند ہوئی تو ہان بیشک جو مزدوری پہلے کی اوسکی اجرت
چاہے ملجاوے سو اوس مین بھی شک ہی ہے مشعلچی کو بس جھڑ پیچھے
اور آپ آگے اگر کوئی کہے کہ اسمین تو شاستر خارج ہوا جاتا ہے
نہین شاستر تو خارج نہین ہوتا مگر اونکی آنکھون پر پردہ ضرور پڑا جاتا ہے
شاستر ہادی منازل دین و دنیا دونون کا ہے اگر باپ کو بیٹے
کے فائدہ ندکھاوے تو اوسسے محبت کب ہووے اور یا مر جیو کب
کوڑی گرہ سے نکالین اور جو محبت اور بیج نہین ہے تو انتظام خلق بگڑا
جاتا ہے اب انسان صرف دنیا کا لحاظ تو کرتے ہین اور وہ اصل غرض
شاستروں اور مہاتماؤن کی ہے اوس سے آنکھ چھپاتے ہین اسی
سبب سے انسانون کی دین و دنیا دونون خراب ہوتی ہین اگر انسان
اپنی عاقبت کا خیال کرکر اول سبھ کرم اور بعدہ آپا شنا بدھ
کے ساتھ کرے اور نیک اعمال عمل مین لاوے تو دونون جہان مین
سرخروئی پاوے ✤

دوہا

سبھی جگت کے اگن سم جل سمان ست سنگ
بندرابن تٹ جن کے ستیل بھیوست انگ

دوہا

سرب جیو آنند چھین سبھی بھوگ سنسار
مرگ ترشنا [سراب ۱۲] کی بھوم مین جل بل ہوئین خوار

چوپائی

نرتن اونکو جانو مولا ۔ لگے نہین جن کام جھولا
جونہین شبد ہر پر چار رکھین [بے بہا ۱۲] ۔ اونکو بید پشو کہہ بھاگین [جھونکا ۱۲]
کر ببیک [معرفت ۱۲] جو [خبر ۱۲] دیکھو بھائی ۔ پشوتن مین سکھ ہے [جانور ۱۲] دکھائی
پشو بھر پیٹ چرائی کینھا [خیال ۱۲] ۔ اب اچنت دکھ نکٹ نچھینا [نچنت]
منکھ پیٹ بھر سب کچھ کھاوا ۔ اوسی سمے [بے فکر ۱۲] چنتا من لاوا
کھو ترپت پشوتن کو جانین ۔ پا اس بدھ بھر شٹی [فکر ۱۲] کو مانین
چنتا چتا [شبیہ ۱۲] ایک سم بھائی ۔ مس بھید دو [مراد از آدمی ۱۲] او بیچ رہائی
مس بھید سو نا نہین جانو ۔ کام نکٹ [مراد از یک نقطہ ۱۲] مس [ہر دو ۱۲] کو مانو
چتا جلاوے تن نرجیوا [خالی ۱۲] ۔ چنتا جارے [بد ۱۲] من سمجیوا
من راجہ منتری یہ نینا [چتا پر مردہ جلتا ہے ۱۲] ۔ ملکر دواو جلاوت سینا [چنتا جیتی ہی جلاتی ہے ۱۲]
سوچک منتری [وزیر ۱۲] مورکھ راجا [آنکھ ۱۲] ۔ اناچار دو [ہر دو ۱۲] ہوند ھہ سبھی ان کاجا [اشارہ ۱۲] [کام ۱۲]
دیکھہ بھال یہ چغلی [چغلخور ۱۲] کھاوین ۔ راجا نگری [بے انتظامی ۱۲] آگ لگاوین
جلین آپ سب نگر [جسم ۱۲] جلاوین ۔ پیچھے روین موہ [یعنی من ۱۲] ہنسی دلاوین

لوچن مندری جل بھر لاوین	روے روے پانی ڈھلکاوین
ان مورکھہ کو کون جابا	بھونگ بھانگ بھر جل برساوا
کام آدک راگن گھٹ گھیرو	پانچ بھوت مٹھہ کیو بسیرو
مت بھرم ہووے نہین کچھہ سوجھے	نگھے سواد مین سار نہ بوجھے
جگ ترشنا اچھا ادھکائی	نس دن چنتا چتے جلائی

دوہا

جب لگ یہ پانچون بنے تب لگ دُکھی ندان
ایسے نر سے پشو بھلے جنکے لوبھہ نہ مان

چوپائی

تج تو موہ بکھے کو میتا	جیت پرم پد تو جگ جیتا
پھل نرتن کو اس تو پاوے	سُو پھل جنم ہر جن کہلاوے
جس کوکر ہڈی کو چابے	اس بدہ کا سکھہ منکھہ کماوے
ایسی بھول بھئی دُکھہ دائی	جنم جنم دُکھہ بھگتت بھائی
گردھب جس بس کام رہائی	مُکھہ پر لات کھاے چن جائی
اس بدہ مورکھہ مایا ہیرن	کھاین تھاپ پر سر نہین پھیرین
گردھب جس دھوبی کا جانو	جا پر بہو بدہ بھار لدانو
گھر بہو تجے لاڈی اوترائی	رات سمے بہو جاڑا کھائی

اس مورکھ دھن دھیر بٹورین
گردھپ سُکھ چندن نہین مانے
سوکر پریت پرکھ سے راکھے
اس جگ جیو بگھے رس راضی
(غلیظ۱۲)

چلتی بار سبھی پُن چھوڑین
راکھ دھول ہوینگی جانے
امرت بھوجن وہ نہین چاکھے
آنکھ میچ کہ ہارت بازی

دوہا

گگھو کو دِن رات ہے رات سمے دِن بھاش
ایسین مورکھ جیو کو بگھے بھوگ کیو ناش

سویّا

کہان مِلا اور پان مِلا بھومان مِلا دھن دھام رہائی
کل موٹ ملا گڈہ توپ ملا پرتھی راج مِلا سینا بھوپائی
پوتر مِلا اور پوا تر ملا بھومتر ملا دِن دِن ادھکائی
بندرابن ہرنام بنا سب ہی سُکھ دھور سمان کہائی

چوپائی

جیون جگ کو سپنا ہوئی
یہ مایا سب جگ بھرماوا
ترِاہ ترِاہ نرراہ نہ پاوا
رج تم کی رہے بہو ادھکائی

سمپت دھن سب جائن بگوئی
دُکھ کو سُکھ لگ دکھلاوا
ترے گن مین پھنس بھٹکا کھاوا
ست گن سے نہین نیہ لگائی

دوہا

کام کرودھ کو تیاگ کے لوبھ موہ کیو ناش
تب ہون کارج ناب نے جب لگ اہنگ مان کی آس

دوہا

جھینی مایا جن تجی موٹی گئی بلاے ✣
ایسے جن کے نکٹ سے سب دکھ گیو ہرائے

سویا پونا

کام نانھ کرودھ نانھ موہ نانھ لوبھ تیاگ دیو ہے
روگ نانھ سوگ نانھ بھوگ نانھ جوگ باس لیو ہے
دھن نانھ دھام نانھ متر نانھ سکھے ناش کیو ہے
بندرابن اس کوئی ایک جگ مانھ جن آپادان دیو ہے

دوہا

سیل دھرم سنتوکھ گہہ دیا دان اُپرام
پریم دنیتا ادھک من بنے سہج سب کام

چوپائی

اپنے کو نیچا کر مانو ✣
ست سنگ مین رچ ادھک بڑھاؤ
باٹ مانھ جس کرو لبیرا
اس بدہ جگ مین کرو بیانا

نندا اچن نہ مکھ سے آنو ✣
جگ سو بھاسے نیہ نہ لاؤ
تم منین مانو دہ کھ میہ
دکھ سکھ سے تم رہو الگانا

ن ابھمان دھرو نہین بھائی ۔ چھن آگے کی خبر نہ پائی
تم چاہو بل نربل ہو دو ۔ رس پار اسے بل نہین جو دو
رے من کو جیتا جانو ۔ ہار ہار ہر نیہ لگا نو

دوہا

ہار پڑو سرنا گتی سوجھ پڑو کرتار
رمنا حکم پہچان کے اُوتر پو سرسے بھار

چوپائی

ج تم چھوڑ کر وست سنگا ۔ پاؤ ست گن دُکھ ہوے بھنگا
سادھ کی مہمان اس تبلا وین ۔ تیرتھ چند کلپ ترگا وین
سیون تیرتھ پاپ بناشو ۔ چند ردرس اس پاپ چراسو
پ نکٹ اچھا پو رجائی ۔ سادھ سنگ پھل تینون پائی
رشن سے سیتل ہو جاوے ۔ سیوا کرت پاپ نش جاوے
جن سُنت جگ کا نٹا بھاشے ۔ اچھا بیچ سہج ہوے ناشے
یا جگ مین بندھن ڈالا ۔ سنت دیال ہرن تت کالا
سنت گتی کا بھید نیارا ۔ اگم اگو چہ الکھ اپارا
شن آد جتنے ہین دیوا ۔ کھیوا اگادھ سنت کو بھیوا
ن دیو رچنا گرتھانی ۔ سواز تھہ سہت پرمارتھ آنی
سنت کرپال نہین سوارتھ راکھا ۔ نش کیول پرمارتھ بھاکھا

پاکھنڈ کا نہیں راکھا لیشا
کلجگ مانہ جگت کے جیوا
چھوت اچھوت ہو کرین بچارا
اس نر بدھ ہین تم جانو
یون چھوات ہے سب جگ کیرا
کھو سدھ بتا اب ہوے کیسین
آت پت مول دیہ کا دیکھو
سنت دیا کر بھول چھوڑایا
پرکھ ایک چیتن درساوا
بھے سے رہت بیر نہین تاکے
گرہ جون سے رہے اتیتا
دوسر واسم ہوا نہ ہوئی
من کے بنا کرے سب گیانا
بن نینن وہ درشٹا ہوئی
سب کے نکٹ سبن سے دورا
جو اس پرکھ سرن گہہ راکھی
کارن پرکھ روپ سے نیارا
بھگت وچھل اور دینہ یالا
جھگچہ ہوت رہی سے بانو

نہچے سکل نہین ہوے کلیشا
کرین اچار نہین پاوین پیوا
چھو کا نا تھا ہی ادھارا
سانچ نہ بھاوے جھوٹھ رچانو
وہی کرت گھٹ مانہہ بسیرا
نہاے دھوے بیٹھے گدتیین
بیرج ہاڑ چام کر لیکھو
ست مارگ کا بھید بتایا
پورن کھنڈ رہت بتلاوا
رچنتا پہونچے نکٹ نہ جاکے
آدانت جا کا نہین میتا
آنند سدا ان شوگ نہین کوئی
دیہہ بنا جگ رچنا ٹھانا
سرون بنا سن سرو تا سوئی
بھید ہی دیکھے سدا ان حضورا
وہ ہین نکٹ پہنچیے ساکھی
نرگن جا کو سنت پکارا
ہر جن پر وہ سدا ان کہہ پالا
اکرتا ہوا اکرتا مانو

بنتا من سم روپ چھپا نو
بکھہ نام ست نام لکھا نا
گورسے پریت سادھ کی سیوا
نہل کرے پتو ماتا کیری
پراپت مین ہر کھاوے ناہین
پل پل پرجس ہر کو گائی +
سب کے لیے سبھہ اچھارا کھے
پراستری پر درشٹ نہ لاوے
استت دوسر من ہر کھاوے
نندا دوسر کبھی نہ بھاوے
سرت شبد مین جاے ملاوے
جو کچھہ ہووے وہی پھل جانے
واہ گورو تو جب لے میتا +
گور سے اب یہ بنتی ہوئی
نیم سہت اور ریت لگائی +
اچھا پورن رکشا پاوے

جس نشچے تس پھل تم مانو
سرت شبد کا پنتھہ لکھا نا
تب پاوے کچھہ ہر کو بھیوا
بھوکھے کو نہین در سے پھیری
کرے نہ سوچ گئے کے ماہین
بیئر برودھ کرے نہین بھائی
بچن کٹھور نہ مکھہ سے بھاکھے
سنگ کو سنگی کو نہین بھاوے
اپنی استت سن ڈرجاوے
اپنی منکر ودھ نہ لاوے
ہر کا گن گاوت ہر کھاوے
ہر کو دھن با مکھہ آنے
جگت مگھن کو سبھے جیتا +
یا کو پاٹ کرے جو کوئی
گیان اودے تاکے ہو جائی
جلے سو نتیجہ رام گن گاوے

دوہا

سکشا رتن امول ہین یاہین بہد ھ پرکار
بندرابن درستانیو کٹھن گھور اندھیار

دوہا

بندرابن آدہین پر دیا کرو سب کوے
نام پریت اُر مین بسے درشن سبھے ہوئے

فصل تیسری ہوئی تمام آب حیات سے پرہے جام
تن من جان کو ہے آرام پیارے پیو اٹھو جام

بہار بندرابن

بیدانت کی چرچا مین

دوہا

درپن کر کے مانہہ ہے درپن ماہین آپ
بندرابن بہار مین پورن رہیو بیاپ

اب فی زمانہ اکثر بیدانت کی بھی چرچا پرمارتھیون کو اچھی معلوم ہوتی ہے اور جو اوسکے سُننے کے ادھکاری ہین اونکو گیان پراپت ہوتا ہے اب جو پہلے ادھکاری بیدانت کا سمجھنا چاہیے بیدانت سروَن کرنے کا ادھکاری

وہ پرش ہے کہ جسکے مل یعنی پاپ اور من کی چنچلتا دور ہو گئی ہے صرف ایک ورن
اگیان ہے اور چار سادھن رکھتا ہو ببیک بیراگ کھٹ سمپت اور ممکشتا
ببیک یہ کہ ست اسّت کو سمجھتا ہووے بیراگ یہ کہ برہملوک تک کے سُکھوں کی
اچھا نہو بلکہ نفرت ہووے کھٹ سمپت شم من کا مارنا یعنی سنکلپ بکلپ
نہ اوٹھانے دینا دم اندریوں کا دمن کرنا یعنی بشئے راگ وغیرہ سے پرہیز
اپرام جگت سے بیراگ اور واسطے سیدانت شاستر سننے کے دیہہ کی کریا ہووے
تتکشا دھوپ چھانہہ بھوک پیاس برداشت کرسکتا ہو بلکہ یکسان سمجھتا ہووے
سردھا یعنی پریت ورچی وبھاؤ اور یقین سیدانت میں ہونا اور سمادھان چت ٹھہرا
ہووے اور ممکشتا کہ مکت کی خواہش رکھتا ہو ایسا پرش ادھکاری کہلاتا ہے
پھر سیدانت شاستر کا سرون من ندھیاسن اور تت پد توام پد کے ارتھ کا
سودھن کرکے موکش کو پراپت ہوتا ہے چاروں سادھن اور سرون وغیرہ انترنگ
سادھن کہلاتے ہیں اور جگ وغیرہ بہرنگ موکش انترنگ سادھنوں کی اپچار کے
بہرنگ کا سادھن سادھارن کیونکہ انترنگ سادھن کا گیان میں پھل ظاہر ہے اور
اِس کام بہرنگ کا پھل جو من کی سدھی کرتا ہے بہرنگ یعنی پوشیدہ ہے اور کال انتر
کیونکہ کرم کا پھل بروقت نہیں ملتا اور گیان دو طرح کا ہوتا ہے ایک پروکش گیان
کہ پوشیدہ ہے اور دوسرا اپروکش گیان کہ میں برہم ہوں مثلاً کسی شخص کی ٹوپی
بباعث ہوا کے سر پر سے اوسکے پیروں کے پاس گر پڑے اب وہ ادھر ادھر
ٹوپی کو دیکھتا ہے ٹوپی اوسکو نظر نہیں آتی کسی دوسرے شخص نے کہا کہ
کیوں گھبراتا ہے ٹوپی تیرے پاس ہے یہ سنکر اوس شخص کو ایسا نشچے

آیا کہ ٹوپی ہے گئی نہیں اسکو پروکش گیان کہتے ہین کہ ایسی نشچے ہوئی کہ برہم ہے
بعدہ اوس شخص نے کہا کہ دیکھہ تیرے پیرون کے پاس ٹوپی ہے اب اوسنے ٹوپی کو
دیکھا یہ اپروکش گیان ہے جب ایسی نشچے ہوئی کہ مین ہی برہم ہون اس مثال سے
صرف اسقدر مطلب ہے کہ معنی پروکش اور اپروکش کے بخوبی سمجھہ مین آجاوین فقط
اب اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ اس زمانہ مین ایسا ادھکاری کوئی نہین دیکھتا اور بنا
ادھکار ویدانت کا سرون کرکر باچک گیانی ہوجاتا ہے کوئی شخص اجین ہی رہتا
تھا کہ ایک پرم ہنس وہان آگئے اوس شخص نے ڈنڈوت کرکر پوچھا کہ
مہاراج آپ کا نام کیا ہے اونھون نے کہا کہ اس دیہہ کا نام چیدمن ہے
مہاراج آپ نے ایسین کہا کہ دیہہ کا نام چیدمن ہے آپ نے اپنا ہی نام کیون
نہ کہا یہ پرم ہنس بولے کہ نام دیہہ کا ہوتا ہے چیتن کا نہین پھر اوسنے پوچھا
کہ آپ کون ہین جواب دیا کہ برہم مہاراج آپ برہم ہین تو اور سب کیا ہے پرم ہنس
بولے کہ جو درشٹ مان ہے سو جگت ہی متھیا ہے انہوا بھاشے ہے اور
یہ بھی ہے کہ سرب یعنی سب برہم ہے کیون مہاراج سرب برہم ہے تو تم پانچ
ساتھہ کیون نہین کھاتے اور بجائے روٹی کے اوپلا کیون نہین کھا لیتے اور جو
آپکو کوئی برا بچن کہے اور مارے تو کیون غصہ کرتے ہو اور مارنے کو دوڑتے ہو
اور جب کوئی دکھہ آتا ہے تو کیون ہائے ہائے کرتے ہو اور جو آپ برہم
گیانی ہو تو کیون بھوجنون کی تلاش مین پھرتے ہو آپ مین اتنی بھی شکت
یعنی طاقت نہین کہ بھوجن نکو یا بھوجن اپنے پاس منگالو ہمنے تو بیاس آدک جنک
آدک گیانی سنا ہے کہ جنکو ایسی سامرتھ تھی کہ چاہین مکتی کو لوٹ دمین

اور یہ سامرتھ تھی کہ اپنا پیر آگ مین رکھدین اور ڈکھ نہو وے جد بھرت جی کو گیانی سنا
کہ جنسے پالکی اوٹھوائی گئی اور اونھون نے کچھہ نہ کہا اور گیانی انترجامی ہوتے ہین
اور مہاراج جب گیان ہوا تو پھر جگت مین بھاشنا چاہیے نہ معلوم آپکا گیان کیسا ہے
اور آپ کیسے گیانی ہین اور آپ برہمہ کسطرح ہین اور آپ کا بیبیک اور بیراگ اور
گھٹ سمپت کس بھانت کے ہین مہاراج ہم تو بھگوان کے داس ہین جیو ہین
دکھی سکھی بھی ہوتے ہین اسامرتھ ہین مالک سے رچھیا منگتے ہین اور اوسکی
مایا کا کچھہ انت نہین بڑے بڑے دیوتا اوسکا انت نہ پاسکے سو جیو کی کیا گنتی ہے
ہم تو صرف اوسکی سیوا کرتے ہین جیسے پہلے بڑے بڑے رکھیشر منیشر کرتے آئے ہین
اور جو بھگوان نے بھاگوت اور گیتا مین کہا ہے اوسکے بموجب عمل کرتے ہین
سرگ بھوگنے کی اچھیا رکھتے ہین پر ہم ہنس کہتے ہین بھائی جو تو برہمہ ایشر جیو
اور دیہہ کا سروپ سمجھہ لے تو تیرے سب سوالون کا جواب آجایگا اور جو تیرہ نہ سمجھا
چاہے تو ہمارا اچھا چھوڑ دے پر ایک درشٹانت تو سن ہی لے ایک کوئے مین
مینڈہک رہتا تھا کسی اتفاق سے ایک ہنس اوس کوئے کے اوپر آبیٹھا مینڈہک
نے پوچھا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو ہنس نے کہا مین ہنس ہون اور سمندر سے
آیا ہون مینڈہک نے پوچھا کہ سمندر کتنا بڑا ہوتا ہے ہنس نے کہا کہ بہت بڑا ہوتا ہے
مینڈہک نے ایک چھلانگ ماری کہ اتنا بڑا ہوتا ہے ہنس نے کہا بہت بڑا ہوتا ہے
مینڈہک نے پھر دوسری چھلانگ ماری کہ اتنا بڑا ہوتا ہے پھر ہنس نے کہا
کہ بہت بڑا ہوتا ہے مینڈہک نے جھنجھلا کر تیسری چھلانگ ماری اور کہا کہ
اِس سے کیا بڑا ہوگا تو جھوٹا ہے ہنس بچارا چپ ہو رہا سو بھائی جب تک

تم سب پر کرپا ہے سن لوگے تبتک تمہارا سندیہ دور ہوگا وہ شخص غصہ کہا کر بولا کہ خوب آپ
نے ہمکو تو ٹھنڈھک بنایا اور آپ ہنس نے خیر آپ اپنی کہہ لیجیے مگر آپ اپنے برہمہ ایشر جیو
ودیہہ کا بھی حال تو کہیے پرم ہنس نے کہا کہ سدہ چیتن کو برہمہ کہتے ہین او سی چیتن
مایا شبل کو ایشر کہتے ہین او سی چیتن اودیا سہت کو جیو کہتے ہین اور دیہہ جڈہ ہے
(مع اودیا۱۲)
متھیا ہے انہوں کی دکھتی ہے جیسے سپن کی سرشٹ ہی سدہ چیتن کا سروپ
ست چت آنند روپ ہے پورن ہے اور جتنے او سی برہمہ چیتن کے انس کا اودیا
مین ابھاش ہے او تنے چیتن کو کوٹست کہتے ہین اور مایا اور مایا مین چیتن کا ابھاس
اور چیتن ایشر ہے اور اودیا اور اودیا مین چیتن کا ابھاس اور کوٹست جیو ہے
اگر کوٹست کا ابھاش بدھی مین جو اودیا کا کارج ہے کہا جاوے تو پھر اگ
جیو کی جو سکھوپتی مین ہوتا ہے ہان ہوگی کیونکہ سکھوپتی مین بدھی کا ابھاو
ہوتا ہے برہمہ اکرتا ہے ایشر کرتا ہے سرب انترجامی ہے مایا اوسکی اگیا کاری ہے
جیو بھوگتا ہے اودیا کے بس ہے جیو کے سروپ مین جو ابھاش انس ہے سو پن
پاپ کرے ہے اور او سکے پھل بھوگے ہے اور ایشر مین جو ابھاش انس ہے
سو پھل دیوے ہے اور دونون مین جو چیتن انس ہے سو ایک ہی ہے ایشر
نت مکت ہے کیونکہ سدہ ستوگن مین ابھاش اور چیتن ایشر ہے اور رجوگن تموگن
پر دہان ستوگن مین ابھاش جیو کا سروپ ہے چیتن بیاپک ہے اور بیاپک
اوسے کہتے ہین جسکا انتہا کسی مقام سے نہ ہو اور وہ سارے ہووے اگرچہ
کال دسا وغیرہ بھی بیاپک کہلاتے ہین مگر او نکا انتہا ہے اصل مین صرف چیتن ہی
(وقت۱۲)
بیاپک ہے کہ جسکا انتہا نہین ہے اب دیکھو مین نے اپنے کو برہمہ بتایا ہے

جیو الیشر اور وہ یہہ نہین کہا دیکھو سُکھ کہانا پینا مارنا پیٹنا نام ذات وغیرہ دھرم یہہ کا سب ہے
سو دیہہ جون کی بیوہار مایا کرت علیحدہ علیحدہ ہین مایا کے بیوہار میٹنے سے گیانی نہین ہوتا ہے
ایسے پنچ کے ساتھ کھانے مین یا اُپلے کھانے مین گیان نہین ہے جو اُس یہہ کے
پنچ فاکیہ سب ۱۲
لیے کھانا مقرر ہے اور جسکے ساتھ بیوہار سناتن سے چلا آیا ہے وہی یہہ انگی کار کرے
ہے اور جو پنچ کے ساتھ کھانے ہی مین موکش ہے تو ایک پنچ کے ساتھ اوسکے
بھائی بند کیا نہین کھاتے اونکو بھی گیانی سمجھو اور کیا آپلا کسی جیو کا کھانا
نہین ہے دیمک اُپلے کو کھا جاتی ہے تو دیمک ہی کو گیانی جانو اور گالی مار کھا کے
چُپ رہنے ہی سے گیانی ہوتا ہے تو بیل دن بھر گالی اور مار کھاتے ہین اور کچھ
نہین بولتے اور نہ مارتے ہین تو اونکو بھی گیانی جانو اور جو تم نے کہا کہ جب سرب برہم
ہے تو پھر بھید کرنا کیا بھائی جب سرب برہم کہا تو پنچ کے ساتھ نہ کھانا اور اُپلے کو
نہ کھانا کچھ اور ہوا میرا پنچ کے ساتھ نہ کھانا بھی برہم ہی تو ہے کیونکہ مین نے سرب کو
برہم کہا ہے ایک درشٹانت بھی سن لو ایک گیانی تھے وہ اپنے چیلے کو بیدانت پڑھایا
کرتے تھے او مین جیو برہم کی ایکتا آئی چیلے نے پوچھا کہ مہاراج مین بھی برہم ہون
گورو نے کہا ہان جتنے مات ہین کچھ بھید نہین تھوڑی دیر بعد گورو نے پانی مانگا
تو چیلے نے جواب دیا کہ مین تو برہم ہون برہم پانی کیسے لاوے جب گورو نے
کہا کہ بتا مین کون ہون اور پانی لانا اور پانی پینا اور گورو ہونا اور چیلا ہونا کسکا
دھرم ہے اب چیلا چپ ہوا اب شکتی سامرتھ کی بات سن کہ شکت وغیرہ
ایشر مین ہے سو مین نے اپنے کو ایشر نہین کہا اب شکتی سے اور مجھسے کیا
واسطہ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ مایا شکتیات ہے اوسکا انت پانے کی تلاش

بے فائدہ ہے اسواسطے رچنا کی آدوانت وغیرہ کا بچارنا یہ چندان مطلب کی بات نہین
پیدائش" شروع" آخر"
اور جو تونے گیانی شکت وان سنا ہے اسکا بھید سن کہ گیانی دو طرح کے ہوتے
ہین ایک جنجان جوگی اور ایک جگت جوگی اور جنجان دو طرح کے ہوتے ہین کوئی
پرالبدہ آدھک رکھتے ہین کوئی پرالبدہ نیون رکھتے ہین اور جگت جوگی ایشر کے
زیادہ" قلیل"
اوتار ہوتے ہین سو مینے اپنے کو ایشر کا اوتار نہین کہا اسواسطے بیاس آدک
سے اور مجھسے کچھ نسبت نہین اور جنک آدک سے اور مجھسے پرالبدہ کا بھید ہے
اونکی پرالبدہ بڑھی تھی وہ اپشرح وان تھے میری پرالبدہ چھوٹی ہے اتنا اپشرح
نہین پر گیان ہین میرے اور جنک آدک کے کچھ بھید نہین ہے اگر تم پوچھو کہ جنک
آدک کی ایسی پرالبدہ کیسے ہوئی اسکا حال سنو کہ کیسکی کرم اوپاشنا ربی نس کام
ہوئی کیسکی نس کام بھی ہوئی اور کچھ سکام بھی ہوئی رس کام کے بل سے گیان
پراپت ہوا اور سکام نے اپشرح دیا اور کچھ شکتی بھی دی فقط اور سنو کہ گیانی کے
جگت کا ابھاو ہے اپشرح کو متھیا سمجھتا ہے پھر اپشرح بڑا ہوا تو کیا اور چھوٹا ہوا تو کیا
بلکہ تھوڑے اپشرح مین جیون مکتی کا پھل ادھک ہی آیا دہ کم ہوتی ہے اور تمنے کہا
کہ بیراگ جیسا کہا ہے ویسا کسی مین نہین دیکھتا تمسے پوچھتے ہین کہ ہمنے تم سے
کون سا دھن سمپت مانگی ہے جس سے تم نے جانا کہ بیراگ نہین ہے اور یہ تم نے
کیسے نشچے کیا کہ ہمکو دھن سمپت اور سکھو نکی اچھا ہے اور یہ تم نے کیسے جانا کہ اگر ہمکو
سکھ ملین تو ہم گرہن کر لینگے اور سکھون کو ست سمجھین گے اور تم ابھی جنک آدک کو
گیانی کہہ چکے ہو وہ راجہ تھے گرہی تھے اب اون کو سکھ مین بھولا کہو گے
یا کیا بھائی یہ جگت کا سکھ دکھ پرالبدہ آدھین ہے گیانی کو

کچھ ہان نہین کرتا جیسے سانپ ہی اوسکے دانت توڑ ڈالے اب پھر اگر وہ کاٹ نہین سکتا
اور اسکو بغور سمجھو کہ بیراگ دو طرح کا ہوتا ہے ایک دکھہ درشٹی اور دوسرا متھیا درشٹی
دکھہ درشٹی یہ کہ سنسار مین جو دکھہ پراپت ہوے اونکی سہار گت نہوئی لس گھر چھوڑ کر
بیراگی ہوگئے اب یہ بیراگ قائم نہین رہتا جب سکھہ پراپت ہوا پھر پھنس گئے اور جو متھیا درشٹی
بیراگ ہے وہ قائم رہتا ہے کیونکہ جسنے جگت کو متھیا نشچے کیا ہے اب وہ جگت کے
کون سے پدارتھہ کو ست سمجھکر جگت مین پھنسیگا اور جو تم کہو کہ گت سمیت سہت
کوئی نہین دیکھتا ہم پوچھتے ہین کہ ہم کون سے اندریون کے سکھہ بھوگتے پھرتے
ہین اگر روکھا سوکھا کھانے کو ملتا ہے زمین پر سونا ہوتا ہے جب سکے پاس بھی
پڑے رہتے ہین اور جو تم کہو کہ دھوپ چھانو کیسی نہین سمجھتے جو تم ایسا سمجھتے ہو کہ
دھوپ کھانا ہی تپش دا تا ہے تو اون قلی مزدورون کو کہ جو تمام دن دھوپ
مین رہتے ہین اور کچھ دھوپ کا دکھہ نہین مانتے گیانی کہوا رسے بھائی اسکا یہ
تاتپرج ہے کہ ایک تو دھوپ اور چھانون دونون کو متھیا نشچے کرے دوسرے
یہ کہ جو اتفاق سے دھوپ مین جانا پڑے تو روکر نہ ہی چلا جاوے اب دیکھو دو شخص
خس کی ٹٹی مین بیٹھے ہین کسی نے کہا کہ ایک بڑے گیانی مہاتما ن فلانی جگھہ
آئے ہین ایک نے کہا کہ ہم سے تو اب دھوپ مین نہین جایا جاتا دوسرے
نے کہا کہ درشن کرنا ضرور ہے وہ چل دھرا کیسے اوس نے دھوپ کو برابر چھانو
کے سمجھا یا نہین اگر برابر نہ سمجھتا تو دوسرے کی طرح وہ بھی بیٹھا رہتا پس
چھانو کو ایک سا سمجھنا اور دھوپ کا برداشت کرنا اسے ہی کہتے ہین اور جو
تم نے اپنا حال کہا سو سچ ہے تمکو چاہیے کہ اپنے کو واسس مانو سو کرم کرو

اوپاشنا کرو کیتھا سنو نام جپو دھیان کرو یہی تو گیان پانے کی راہ ہے اگر ایسا
کرے جاؤگے تو ایک دن تم بھی گیانی ہو جاؤگے اور تم دیکھو کہ جب تک
روٹی نہین کھائی ہی تبتک چوکے کا بڑا دھکار ہے کوئی نہین چھونے پاتا اور
جہان روٹی کھا چکے اب اوسکا کچھ خیال نہین کوئی چھوئے کوئی اوٹھین جاوے
کچھ بات نہین ایسے ہی جبتک گیان نہین ہے ضرور ایسی ہی راہ چاہیے گیان
ہوئے پیچھے کچھ بندھن نہین ہے بھگوان نے بھاگوت مین خود فرمایا ہے

شلوک

جاوت سر بکھیہ ہو تبکیھ مدہ بھاوونہ او بچپاہی
تاوتیو آپاشیت بانگ مناکاسے برت بھی

جبتک مجکو سارے ند یکھے تبتک بچن من کایا کرکے اوپاشنا کرنا رہے بھائی ہم تو
تمکو غلط نہین بتاتے تم ہمکو چاہو سو کہو تمھارا قصور نہین ہے کیونکہ جتنی تمھاری
بدھ اور بوجھ ہے اوتنی تم بھی کہتے ہو ایک مثل ہے کسی بھوکے کو ایک ہیرا پڑا ملا
اوسنے کہا کہ واہ چمک تو خوب ہے پر کس کام کا اگر اسوقت دانا ناج کا ملتا تو بڑے
کام کا تھا ہیرا پھینک کر چلا گیا مہاراج آپکے دل مین آوے سو کہہ دیجے آپ یہ
کہیے کہ بابک گیانی بھی ہوتے ہین یا نہین پرم ہنس نے پوچھا کہ کرم کانڈیون
وغیرہ مین پاکھنڈی بھی ہوتے ہین یا نہین آدمیون مین جانور بھی ہوتے
ہین یا نہین پکے کھلاڑیون مین کچے بھی ہوتے ہین یا نہین اور باغ مین گھاس
پھوس کانٹے بھی ہوتے ہین یا نہین مہاراج یہ تو سچ ہے اب یہ کہیے
کہ باچک گیانی اور لکش گیانی کیسے پہچان پڑے کہن یعنی گفتگو تعم

دونون کی ایک سی سننے مین آتی ہی بلکہ باچک گیانی لکش گیانی سے کچھ زیادہ ہی
کہتا ہے اب جو انسان پہلے کرم اوپاشنا کر چکا ہے اور چار سادھن کر چکا ہے اور
سرون منن ندھدھیاسن بیدانت کا کرتا پد اور تم پد کا سودھن کیا ہے اور
برہما کار برتی ہے وہ لکش گیانی ہے اور جسنے کرم اوپاشنا تو کیے نہین اور
نہ سادھن چتشٹے ہوا اور گیان کے بچن کہنے لگا وہ باچک گیانی ہے اور دیکھو
جسنے کرم اوپاشنا کی ہے اوس سے اوسوقت مین یعنی جبکہ کرم اوپاشنا کر رہا تھا
سب کو کرم چھوٹ گئے تھے اور سادھن اوستھا مین من اندری کو بس کیا تھا
اور یہ ظاہر ہے کہ جس بات کا ابھیاس چھوٹ جاتا ہے پھر وہ بات اوس سے
نہین ہوتی اور نہ اچھی لگے چنانچہ جو لکش گیانی ہین اونکی پرورتی کو کرم مین
نہوگی اور کوئی پرالبدھ آدھین کوئی بار اکرم اوس سے بن بھی جاوے تو اوسکا (پیروی ۱۲)
شوگ نہوگا اور اوس سے سزا کا ڈر نہین کیونکہ اچھے کرم سے بھی تو گیانی آنند (فعل ناقص ۱۲)
نہین مانتا اور نہ اوسکے پھل کی اچھا رکھتا ہے پس گیانی اچھے اور برے
دونون کرم سے علحدہ ہے اور باچک گیانی کی رچی کو کرم مین ہوگی اور نہ
اوس سے کو کرم چھٹے ہون گے اوسکو چاہیے کہ اول کوئی کامل سادھ
گورو کی سیوا تن من دھن سے کرے تب بیدانت کا سرون کرے ورنہ بنا ادھکار
جو بیدانت کا سرون کرے گا وہ بیشک خراب ہوگا کیونکہ ✤ حلوا خوردن را روئے
باید ✤ اول صدق دل سے خدمت سادھو فقیر گورو کی کرنی فرض ہے
جب بیدانت کے سننے کے لائق ہوگا مصرع ع مرغی بیار و مربا بخور ✤
ورنہ دونون دین سے گئے پانڈے نہ حلوا رہے نہ مانڈے ✤ اور جسکی

رچی کو کرم مین نہین ہے اور کو کرم نہین کرتا اور گیان سے بچن کہتا ہے پر
نکش گیان نہین ہے تو اوسمین کمی منن ندہ دہیاسن کی ہے وہ منن ندہ دہیاسن
کاہلی ۱۲
کرے اور جو ایسے کہتے ہین کہ جنکو لوگ گیانی کہتے ہین ہمنے تو اونکو کرم اوپاشنا
کرتے کبھی بھی نہ دیکھا کیسے مانین کہ اونکو گیان ہوا ہوگا سو تم دیکھو کہ کرم اوپاشنا گیان
ایک ہی جنم مین تو نہین ہوتا کرم اوپاشنا اونہ جنمون مین کرچکا ہوگا گیتا مین بھگوان
نے کہا ہے انیک جنم سنسدہی تتو جات پرانگتی جو کرم اوپاشنا سے پہلے
کرآیا ہے اوسکی یہ پہچان ہے کہ اگر کہین سے پرمارتھ کی اور رچی ہوگی کو کرم سے
ڈرتا ہوگا سادھ گورو کی سیوا مین بھاؤ ہوگا بدھی نرمل ہوگی من مین دکھہ سکھہ کی سہار گیت
شوق ۱۲
ہوگی بھجن بانی سننے کا شوق ہوگا چیت اودار ہوگا اور جسنے کرم اوپاشنا نہین
کی ہے اوسکے گن اسکے برخلاف ہونگے مہاراج آپ نے کئی جگہ ایسا بچن کہا ہے
عادت ۱۲
کہ جگت متھیا ہے انہوا بھاشے ہے یہ بات بالکل سمجھہ مین نہین آئی جگت
لاوجود ۱۲
ظاہر ست پڑا دکھتا ہے اسمین بھانت بھانت کی رچنا ہے اسی جگت مین اوتار
ہوئے اور بڑے بڑے مہاتما ہوئے راجہ مہاراجہ ہوئے دکھہ ہوتا ہے تب دکھہ
معلوم ہوتا ہے سکھہ ہوتا ہے تب سکھہ معلوم ہوتا ہے لڑکے لڑکی رشتہ دار دوست
دھن گھر وغیرہ سب ست دیکھین ہین حاکم انصاف کرتے ہین گورو بودھ
دیتے ہین آپ چرچا کر رہے ہین مین سن رہا ہون آپ ایسے جگت کو انہوا ایسے
کہتے ہین اور جو جگت نہین ہے تو آپ کیا سمجھاتے ہین جب بندہ ہی نہین ہے
تو مکت کیا ہوگی اور مہاراج پہلے رکھیشرون نے ہزارون برس دھیان پوجا او
تپشا کی ہے اور اب بھی لوگ کرتے ہین بھلا ممکن ہے کہ یہ سو کرم بے مطلب ہین

اور برمھہ کا پانا صرف دو چار بات ہی کے سمجھنے سے آجاتا ہے سنو تم نے جو کہا
سو سب سچ ہے پر دیکھو سپنے کی رچنا سپنے مین ست دیکھتی ہے یا نہین ایک درشٹانت
ہے کہ کسی نے سپنا دیکھا کہ مین بڑا ساہوکار ہون میرے بیٹے پوتے (پیدائش ۱۲) ہین بڑی دھوم سے
کاج کیے ہین ساری برادری مین بڑا کہلاتا ہون حاکمون مین میری بڑی رسائی ہے
پوجا سیوا میرے یہان خوب ہوتی ہے گیتا سہسر نام کا پاٹ کرتا ہون کتھا بارتا
ہوتی رہتی ہے بڑے بڑے ودوان سادھو پنڈتون کی سبھا جمع ہوتی ہے یار دوستون کے
ساتھ سلوک ہوتا رہتا ہے اور کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایکبارہ نہایت بیمار ہو گیا ہے
حکیم بید آکر دوا کرتے ہین ہوم جپ ہوے ہین تین مہینے پیچھے آرام ہو گیا
پھر ایک لڑکا بیمار ہوا ہزارون علاج کیے کوئی فائدہ نہ ہوا لڑکا مر گیا اب ہاے
ہاے روتا ہے بھائی بند دوست آشنا پنڈت سادھو سمجھاوین ہین سو کبھی کبھی
کسیقدر شانتی ہوجاتی ہے پھر روتا ہے اسمین کسی ودوان نے آکر کہا کہ اب ہاے ہاے
کیون کرتے ہو یہ جگت متھیا ہے سپن سمان ہے پہلے تو ساہوکار بولا کہ مہاراج
آپکی نظر مین سپن سمان اور متھیا ہے جو آپ کے لڑکا ہوتا اور مر جاتا جب
آپکو خبر پڑتی کہ جگت کیسا سپن وت ہے پھر ودوان نے کہا کہ بھائی یہ سپنا ہے
تو جاگ اوٹھ دیکھ تیرا دکھ بالکل دور ہو جاوے گا مہاراج کیسے جاگین ہین آپ ہی
جگائیے ودوان نے زور سے کہا کہ اوٹھ کھڑا ہو تو سوتا ہے اور تو فلانا ہے
یاد کر ساہوکار جاگ اوٹھا اب دیکھتا ہے کہ نہ وہ گھر ہے نہ مال ہے نہ کٹم ہے
نہ ساہوکاری ہے نہ وہ گیانی جگانے والا دیکھے ہے جو تھا سوئی رہگیا
اب پرم ہنس نے کہا کہ دیکھو سپنے مین سب باتین سچی تھین یا نہین

ہیچ تھین تو کیون جاگرت جگت کی سی دیکھی اور کیون او سپنے دیکھ سکے پوچھا گھر
دھن حاکم حکیم پنڈت بدوان بید کو سچا مانا اور اخیر مین جب جاگا کچھ نہین تھا آپ ہی
آپ اکیلا ہے مہاراج سپنا تو اور بات ہے سپنے مین تو اس جگت کی دیکھی سنی چیزون کا
خیال آجاتا ہے پرمہنس نے کہا یہ غلط ہے خیال جسکا ہوتا ہے سو چیز ظاہر ہو کے نہین
نہین آتی وہ چیز اپنے مقام پر رہتی ہے یا اپنے مقام پر رہے ہے صرف خیال
رہا کرے ہی پر سپنے مین تو یہ بات نہین ہے کیونکہ وہان چیزین بھوگتا ہے سامنے
سب چیز اس جگت کیطرح بھوگتا ہے چھونے مین آتی ہین اگر صرف خیال

ہوتا تو یہ بات نہین ہوسکتی دیکھو جب تمکو ایک گھوڑے کا دھیان آوے تو وہ گھوڑا
تمھارے پاس نہین آجاتا تم اوسپر سوار ہوکر بازار نہین جاسکتے اور سپنے مین تم گھوڑے پر
چڑھتے ہو اور سو دانہ گھاس کھلاتے ہو پس سپنے کے سامان کو دھیان نہین کہہ سکتے
سپنے کی چیزین نئی پیدا ہوتی ہین اسی مثال کو بخوبی سمجھ لو اور جو تم نے تپشیا پوجا کا حال
کہا سو بھائی یہ بات ہے کہ تپشیری سو رجشیری او رجشیری سو برہمشری اور جو تم نے
رکھیشرون کا حال کہا سو یہ بات ہے کہ پہلے عمر ہزارون برس کی ہوتی تھی کہ وہ رکھیشر
سوائے ایسے کامون کے اور کیا کرتے اگر تم کہو کہ بغیر دس بیس ہزار برس کے
تپسیا اور کشٹ بھوگنے کے مکت نہین ہوتی تو اب صبر کرو گھر بیٹھو نہ اتنی عمر ہوگی
نہ تم تپشیا پوجا کر سکوگے نہ تمھاری مکت ہوے گی یہ وہی حال ہے کہ کسی شخص کو
رسی مین سرپ کا بھرم ہوا اب وہ پہاڑ سے سلا لانے کے واسطے گیا کہ سلا لاکر
اسکو مارون گا غنیمت ہے تو دیکھا جاوے گا آپ کا مطلب تو یہی ہے کہ
مکت اور سپنے سرشٹ برابر ہین دونون متھیا ہین سپنے مین

سپن سرشٹ ست دکھتی ہے اسیطرح اگیان مین یہ جگت ست دکھتا ہے جب پرش
سپنے سے جاگتا ہے تو سپن سرشٹ جھوٹی دکھتی ہے بلکہ انبھوتی کیونکہ اوسکو کچھ پتہ یا
نشان بھی اوسکا نہین ملتا ایسے جسکو گیان ہوا اوسکو جگت اسّت دکھتا ہے پر اسمین
ایک بڑا سندیہہ ہے کہ سپن سے جاگی پرش کو پھر سپن سرشٹ کا مول سہت ابھاو (بالکل ۱۲)
ہو جاتا ہے پر جنکو آپ گیانی کہتے ہین اونکو تو اس سرشٹ کا بالکل ابھاو نہین ہوتا
اگر بالکل ابھاو ہو جاتا تو اونکو اپنی دیہہ اور یہ جگت کچھ نہ دکھتا پرمہنس نے کہا کہ
مطلب درشٹانت کا تم خوب سمجھے اور جو (جسم ۱۲) تمنے اعتراض کیا ہے اوسکا یہ جواب ہے
کہ پرالبدھ کا تیر جو چل چکا ہے وہ اپنی بیگ کو پورا کر کے ٹھہریگا گیان ہوا اور گیان کے
ہوتے تمہارے کہنے کے بموجب جگت کا بھاش (زور ۱۲) نرہنا تھا مگر پرالبدھ کے سبب سے
شریر کا ٹھہرنا ہے اور شریر کو دکھ سکھ بھوگنا ہے اور یہ بات بنا جگت کے بھان
نہین ہو سکتی اسواسطے گیانی کو جگت بھاشتا رہتا ہے جگت کی ستتا کا تو
ابھاو ہو گیا اور جگت کے بھاش کا ابھاو شریر پات ہوئے ہو جائیگا جسکو بدیہ
مکت کہتے ہین کیونکہ گیانی کو شریر رکھنا نہین ہے ایک اور درشٹانت ہے کہ جیسے
کمہار ڈنڈ سے چکہ پھیرتا ہے جب ڈنڈا الگ کر لیا تب بھی کچھ دیر تک چکر چلا کرتا ہے
اسیطرح گیانی کو بھی گیان ہوئے پیچھے بھی جگت کا بھاش رہتا ہے یہ
کرمون کا ڈنڈا دور ہو گیا جسکے سبب سے سرگ نرک چوراسی لاکھ بھوگنی پڑتی
ہین اور دیکھو کہ جیسے کہین رسی پڑی ہے اور اندھیرے مین اوس
رسی مین سانپ کا بھرم ہوا مارے ڈر کے گر پڑا چوٹ لگ گئی جب
چراغ لیکر دیکھا تو رسی تھی اب سانپ تو جاتا رہا رسی کا نشچے ہوا پر چوٹ

ونجا وےگی کچھ دن بھوگنی ہی پڑیگی اسیطرح گیانی کو بعد گیان کے پرالبدھ کی لس جگت
بھاستا ہے اور ایسا بھی دیکھا سنا ہے کہ گیانی کو جگت کا ابھاو بھی ہوجاتا ہی پر پھر
دیہہ ایسے گیانی کی برس چھ مہینے سے زیادہ نہین ٹھہرتی اور دیکھو کہ سب گیانی ایک
ہی درجہ کے نہین ہوتی پرالبدھ آدہین سب مین بھید رہتا ہی دیکھو ایک پرش تو سپنے
سے جاگ اوٹھا اور اوسکو سپنے کی باتین یاد نہین رہین اور دوسرا سپنے سے جاگا
ہے اوسکو سپنے کی باتین یاد تو ہین پر کچھ دکھ سکھ نہین مانتا اور تیسرا سپنے سے
جاگا ہے اوسکی آنکھون کے آگے سپنے کی باتین پھر رہی ہین دکھی سکھی بھی ہوتا ہے
کچھ افسوس سا بھی کھاتا ہے کہ رات کی باتین ست کیون نہین ہوئین پر کچھ کہتا
نہین چوتھا سپنے سے جاگا ہے سو اب اپنے من مین سپنے کی باتون کا پھل ست
سمجھتا ہے کہ جو مینے سپنے مین راج کیا ہے تو مین اب راجا ہونگا جو سپنے مین
کنگال ہوگیا تو مین اب کنگال ہونگا اور لوگون سے تعبیر یعنی نتیجہ سپنے کا پوچھتا
پھرتا ہے مگر سپنے کی راجائی اور کنگالی کو جھوٹ ہی سمجھ رہا ہے اور پانچوان
سپنے سے جاگا اور سوچ بچار کرتے کرتے پھر سو گیا جب پھر سپنا دیکھتا ہے تب
کوئی برا سپنا دیکھا ڈرکر جاگ پڑا اب من مین سوچ بچار تو ہے پر سوتا نہین اور چھٹا
پرش سپنے ہی کی حالت مین جاگا ہے اوسکو اپنی حالت اصلی یاد آگئی ہے
مین فلانا ہون فلانی جگہ سو رہا ہون یہ جو کچھ دیکھتا ہون سپنا ہے
جھوٹھ ہے چلو جاگ اوٹھو کیون ایمین سر مارتے ہو جاگ اوٹھا ساتوین
کی بھی یہی حالت ہے پر کہتا ہے کہ ذرا سیر تو دیکھ لو کچھ تمھارا نقصان
تو ہے نہین تم تو جاگے بیٹھے وہی ہوگے جو ہو وہ سیر دیکھتا ہے پر جو کہ

اوسکو اپنی اصل حالت کی یاد آگئی ہے اس سبب سے کبھی دکھی نہین ہوتا اگر سپنے مین
روتا بھی ہے تو جانتا ہی کہ جھوٹ ہی رو رہا ہون مین تو فلانا شخص ہون اور جو ہنستا ہے
تو بھی یہی کہتا ہی جب کچھہ دیر سیر دیکھہ لیتا ہے تب کہتا ہے اوٹھو اپنا کچھہ کام ہی کرینگے
یا آرام سے پھر سوئینگے اسمین کیا حاصل ہے جاگ اوٹھا اب دیکھیے ساتون پرشن جاگے
پر اوسکا بھید رہا اسیطرح گیانیون کا حال سمجھہ لو مہاراج جو باتین آپنی سنائین
کبھی نہین سنین تھین اور سچی ہی ہونگی میرے ہی اودے بھاگ ہین جو مجکو گیان
نہین ہوتا آپ دیا کرینگے تو کیون نہوگا مہاراج آپنی ایسا بھی کہا ہے کہ بھرم کر
جگت بھاستا ہے مہاراج بھرم کیا چیز ہے بھرم اوسکو کہتے ہین کہ ہو کچھہ اور دیکھے
کچھہ جیسے رسی مین سانپ سیپی مین روپا مرگ ترشنا کا جل اصل مین رسی ہے سانپ
دیکھا سیپی مین روپے کا شبہہ ہوا ریت ہی پانی سا دیکھا اسیطرح ایک برہمہ ہے
اسمین جگت بھرم سے دیکھتا ہے جب برہمہ کا گیان ہوا جگت کا پتا نہین اور
جبتک جگت ست دیکھتا ہے برہمہ گیان نہین ہے مہاراج بھرم تو جب ہوتا ہے
کہ جو پہلے کوئی سچا سانپ اور روپا اور پانی دیکھا ہے تب رسی اور سیپی اور ریت
مین بھرم سے دیکھتا ہے آپ کہتے ہین کہ ایسے ہی یہ جگت بھرم کرکے دیکھتا
ہے تو اصل جگت کونسا ہے جس اصل جگت کو دیکھکر برہمہ مین اس جگت کا
بھرم ہوتا ہے پرم ہنس نے کہا کہ دیکھو اگرچہ سپنا سنسکار جنیہ ہوتا ہے یعنی پہلے
ایک چیز کو دیکھا اوس دیکھنے کی سنسکار من مین رہ گئی (خیالات سے) اوسی بموجب سپنا
دیکھا مگر یہ کچھہ قید نہین ہے کہ سچے ہی سانپ کو دیکھکر رسی مین سانپ کا بھرم ہو
دیکھو بھانوتی کا سب جھوٹا ہوتا ہے پر جسنے بھانوتی کا سب جھوٹا دیکھا ہے

اوسکو بھی رسّی مین سرپ کا بھرم ہوگا تمنے پہلے جون مین است جگت دیکھا ہی اوسی
است جگت دیکھنے کے سبب سے تمکو اس جگت کا بھرم ہوتا ہے اور یہ ہمارا سدھانت
ہے کہ جگت مایا وغیرہ چھہ چیز انادی ہین جو مہاراج یہ جگت بھی بھرم ہے اور مرگ ترشنا کا
جل بھی بھرم ہے تو پیاس جیسے اس پانی سے بجھتی ہے ایسے ہی مرگ ترشنا کے جل سے
بھی بجھنی چاہیے پرم ہنس نے کہا کہ اسمین بھید ہے کہ سرشٹی تین طرح کی ہے ایک
پرمارتھک ایک بیوہارک اور ایک پرتی بھاشک بیوہارک سرشٹی یعنی یہ جگت
ایشر کی رچی ہے اور پرتی بھاشک جیو کی ہے پیاس بیوہارک سرشٹی مین ہے
تو بیوہارک سرشٹی ہی کے جل سے بجھیگی پرتی بھاشک سے نہین بجھہ سکتی
کیونکہ اسمین بھید ٹھہرا دیکھو پرمارتھ ستیا تو برہم کی ہی جسکا تین کال ناش نہین ہووے
ہے اور پرتی بھاشک ستا کا ناش بنا برہم گیان ہو سکتا ہے اور بیوہارک ستا کا
ناش بغیر برہم گیان نہین ہو سکتا کیونکہ بیوہارک ستا ایشر کی رچی ہوئی ہے
اور پرتی بھاشک اس جیو کی اور اصل مین پرتی بھاشک ستا کا بھی ناش بنا برہم
گیان نہین ہے بیوہارک ستا سے پرتی بھاشک کا اتینت ابھاو نہین ہوتا ہان
اسقدر ہے جیسے گھڑا پھوٹ گیا پرتھی مین لے ہوا مگر مٹی کا ناش نہین ہوا
سو پرتی بھاشک کا اتینت ابھاو بھی پرمارتھک ستا ہی سے ہوتا ہے اب
مہاراج بھرم کا کوئی استھول درشٹانت کہیے اور بعضے جو ایسے کہتے ہین کہ
جگت ماننے کا ہے مانو تو جگت ہے نہین تو کچھہ بھی نہین اسکا بھید بھی
سنائیے پرم ہنس نے کہا کہ سنو ایک بنیا تھا اوسکے ایک لڑکی تھی
دیوالی کا تہوار آیا دیوالی کے ایک دن پہلے لڑکی گیہرو ایک لوٹے مین

گھولکر باپ کی چارپائی کے پاس رکھکر سو رہی کہ صبح ہوتے دیوار پہ دیوالی لگا رکھونگی اور شام
کے وقت اوس بنیے کی چارپائی کے پاس اوسکی جورو ہمیشہ ایک لوٹہ پانی کا رکھدیا کرتی
تھی چنانچہ اوسنے وہ لوٹہ دھرا دیکھا اوسنے سمجھا کہ لڑکی نے دھر دیا ہے یہ سمجھکر وہ سو رہی
جب صبح ہوئی وہ بنیا اوس لوٹہ کو اوٹھا کے جنگل کو لے گیا جب ابدست لے چکا تو دیکھا
کیا ہے کہ خون بہہ رہا ہے اور جانا کہ یہ خون دست میں آیا ہے کسینے جادو کیا یا کوئی
بیماری سخت ہوئی ایسا سوچکر نہایت گھبرایا ہوش حواس جاتے رہے بڑی مشکل سے
گھر پہونچا اکہ کھاٹ پر پڑ رہا جورو پوچھتی ہے کہ کیا حال ہے کچھ نہیں کہتا جب جورو نے
بہت پوچھا تو جھنجھلا کے کہنے لگا کہ ہائے ہائے میں تو گھڑی دو گھڑی میں مر جاؤنگا
میرے سوا سیر لوہو گرا ہے اوسکی جورو بھی حیران ہوئی بید حکیم کو بلانے کی تیاری
ہوئی اسی درمیان میں اوسکی لڑکی اوٹھی اور لوٹہ تلاش کرنے لگی لوٹہ اوسکو ملتا
نہیں وہ رونے لگی ماں نے پوچھا تو کیوں روتی ہے اوسنے اپنے لوٹہ کا حال
کہا اوسکا باپ بھی پڑا سنتا تھا جب اوسکو خیال آیا کہ وہ خون نہ تھا گیرو تھا ایکدم
سے اوٹھ بیٹھا کہ میں تو اچھا ہوں تندرست ہوں ناحق اتنی دیر دکھ اوٹھایا اب
جگت کی مایا کا درشٹانت ہے کہ ایک بنیا تھا وہ پردیس چلا گیا دس بارہ برس
گذر گئے جب وہ گیا تھا اوسکے بس چھ مہینے کا لڑکا تھا وہ اب ہوشیار ہوا
اپنے باپ کے ملنے کو چلا اسی عرصہ میں اوسکا باپ بھی پردیس سے گھر کو
آتا تھا ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لڑکا ایک مقام پہ ایک سرائے میں دن سے
اچھی کوٹھری دیکھکر اوترا تھا شام کو وہ بنیا بھی وہاں پہونچا جس کوٹھری
میں کہ وہ لڑکا اوترا تھا وہی اوس بنیئے کے پسند آئی بنیئے نے اوس

لڑکے کو تو نکلوا دیا اور کچھ زیادہ دیکر آپ اوسمین رہا لڑکا تمام رات نہایت تکلیف مین
رہا روتا بھی رہا پر بنئے نے ایک نہ سُنی جب صبح ہوئی بنئے نے لڑکے کو دیکھا اور اوس سے
پوچھا کہ تو کہان سے آیا ہے اوس نے شہر کا نام بتایا پھر بنئے نے ذات محلہ باپ کا نام
پوچھا لڑکے نے سب کہدیا بنئے نے سنتے ہی کہا کہ تو تو میرا لڑکا ہے اب گلے سے
لگا لیا اور جو کہ رات کو اوسے تکلیف دی تھی اوسکا نہایت افسوس کرنے لگا فقط
پرمہنس نے کہا کہ یہ درشٹانت کہے بہلا درشٹانت جسمین گیرو کا ذکر ہے بھرم کو
سدھ کرتا ہے جیسا جگت کے ماننے کو دیکھو وہی لڑکا رات کو تھا پر اوسکو لڑکا
کرکے نہ مانا کچھ دکھ و سکھ نہ مانا صبح اوسیکو لڑکا سمجھا دکھی سکھی ہوا اسیطرح
جو جگت درشٹی کرو تو جگت ہے اور جو برہمہ درشٹی ہے تو جگت نہین مہاراج
جب جگت نہ رہا تو پھر باقی کیا رہا صرف آکاش رہا سو آکاش سن ہی کچھ چیز نہین اور
آپ کا برہمہ بھی کچھ نہین ہے کیونکہ اروپ ہے پس مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپ
آکاش کو جو سُن سان ہے برہمہ کہتے ہین پرمہنس نے کہا سنو تمنے کہا کہ برہمہ جسکو
اروپ کہا کچھ ہے نہین ہمنے برہمہ کے تین روپ کہے ہین ست چت اور آنند
تم کیسین کہتے ہو کہ برہمہ کچھ ہے نہین ہان برہمہ استھول روپ نہین ہے اس باعث
سے اوسے اروپ کہتے ہین اور آکاش جڑ ہے اور برہمہ چیتن ہے اور جو تمنے کہا
کہ سب سُن سان ٹھہرا سو دیکھو کہ تم سن سان کے کہنے والے موجود ہو پھر سُن سان
کیسین ہے مہاراج یہ آپ سب سچ فرماتے ہین مگر مین دیکھتا ہون کہ گیانی کے پاس تو کوئی
ایک دو جاتا ہوگا بلکہ بہت سے تو اکیلے ہی سُن سان بیٹھے دیکھین ہین
گیان کسیکے سمجھ مین نہین آتا پس گیانی کے ملنے سے کچھ فائدہ نہین

دیکھتا اور جو گیان سیکھا تو کچھ کورا کورا سا معلوم ہوتا ہی کچھ پر مجھہ نہیں دیکھہ جاتا شاستر کے
لکھے کو بک لو اور تو کچھہ نہیں دیکھتا اب اوپاشکو نکا حال سنو بہت سے آدمی آتی جاتے رہتے
ہین بہتون کو اوپدیش ہوتا ہی کتھا بارتا ہوتی رہتی ہے خوب پرشاد بٹتے رہتے ہین
بھجن دھوم دھام سے ہوتے رہتے ہین ٹھاکرو نکا سنگار ہوتا ہے درشن کر کے جی پرسن ہو جاتے
اور بڑے بڑے اوتسو ہوتے ہین بھگوان کا نام جپتے ہین دھیان کرتے ہین ایشر کا گنانواد
کرتے ہین تیرتھہ نہاتی ہین غرض سب طرح کے آنند ظاہر دکھتے ہین جسوقت پریم آتا ہے
گدگد ہو جاتے ہین جو یہ سب اسَت ہوتی تو آنند کیون دیتے کہین جھوٹی چیز سے بھی
آنند ہوتا ہے اور مہاراج بیدانت کی بچن سنکر تو ابھمان ہی آتا ہے آدمی نڈر ہو جاتا ہے
سادھ گورو مین بھاو نہین رہتا نہین مہا اشٹھہ بدھی مین گھس جاتا ہے جب
یہان ہی یہ حال ہے تو آگی کیا ہونا ہے اور آپ مجھسی کہیے کہ کونسی پوتھی بیدانت کے
گیان کی داتا ہے اور کوئی ایکدو گیانی بھی ہے اوسکا نام بتاو اور بھلا گورو نانک
شاہ کی بانی کیسی ہے پرمہنس نے کہا کہ بھائی تمکو گیان سیکھنے کو کسنے کہا ہم تو
تمکو پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ تم اوپاشنا کرو بلکہ پختہ ہوکر اوپاشنا کرو تن من دھن
کرم سے بھی ان سو کرمون کو بہت او تم جانو کتھا سنو تیرتھہ نہاو سادھ
سیوا کرو ٹھاکر پوجا کرو دھیان کرو آرتیان کرو ناچو کودو جھانجھہ بجاو تالیان
بجاو تم ناحق جھنجھلاتے ہو اچھا مہاراج جو یہ باتین تم اچھی کہتے ہو تو مجھہ
تم کیون نہین کرتے اور گیان بگھارتے ہو بھائی تو اپنا فکر کر
ہمارا فکر ہم کر لینگے دیکھہ نمکین چرپرا کھٹا اچھا تو ہے پر کسیکو سواد لگتا ہی کسیکو
نہین لگتا شیرینی اچھی تو ہے پر کسیکو اچھی لگتی کسیکو بری کسیکو بھیر

بہار زیادہ پسند ہی کسیکو ایکانت شانت برتی پسند ہے اور تمنے جو کہا کہ گیانی کے
پاس ایکدم ہی جاتا ہوگا اور مہت سے اونرنقص دکھائے اور راو پاشنا کی مہمان کی
سو سنو جسقدر ہجوم تحصیلداری مین رہتا ہے اوسقدر تو محکمہ ڈپٹی کمشنری مین نہین اور
جسقدر ڈپٹی کمشنری مین رجوعات ہی اوسقدر کمشنر کے یہان نہین صاحب کمشنر کے یہان
کوئی اہل والا یا کوئی راجہ بابو جاتا ہوگا اب تم سے پوچھتے ہین کہ بڑا کون اور اودھک
سکھ کسکو اور اونمین سے چیف کمشنری کا حقدار کون اور تم بھی سچے ہو کہ جو نہان
آیا تو ہزارون سے لیے دھوتیان بھاگ اوٹھے اور کتھا مین دس بیس بھی مشکل
سے دیکھتے ہین اور گیانی کے پاس دو چار بھی موجود نہین ہوتے اب دیکھو جو
تیرتھ ہین سیر ہے سو کتھا مین نہین جو تیرتھ پر ہجوم ہوا سو بھی کتھا مین نہین پس
تمھارے کہنے کے موجب تیرتھ بڑا اچھا گوت اور گیتا شاستر بید چھوٹے اور جو
تم نے کہا کہ گیانی کے ملنے سے کیا فائدہ سو بھی سمجھ لو گیانی کے صرف ایکبار کے
درشن ہی جو سمجھ اچھا کے ساتھ ہون برابر ہین تین سو ساٹھ تیرتھ نہانے کے اور
دس برس کتھا سننے کے اور ملنے اور گیانی کے ساتھ ست سنگ کی مہمان کا تو کیا
پھل کہا جاوے دیکھو جیسے ایک آدمی کے پاس دھن کی تھیلی ہے اپنی سمجھتا ہے
اوس سے پھل کھانے کی اچھا رکھتا ہے جو کسیکو دیتا ہے تو سود کے لالچ دیتا ہے
اور جو کا شکے کچھ مفت دے بھی دے تو ہزارہا احسان کرتا ہے اور آپ سوچ بچار
مین ہو جاتا ہے اور ایک شخص نشے مین ہے اور تھیلی اوسکے پاس بھی ہے
اوسکو تھیلی کی کچھ خبر نہین نہ اوس سے اوسکو سکھ ہوے گنے کی اچھا ہے
اب جو کوئی چاہے اوسکے پاس جاکر تھیلی لیوے دیکھیے اب ان دونون مین

کسکے ملنے مین فائدہ ہے جو اُپاشک ہین اونکو اپنی اُپاشنا کا ابھمان ہے اوسکا
پھل بھوگا چاہتے ہین وہ دوسرے کو کیا دینگے پہلے اپنا ہی پیٹ تو بھر لین اور
گیانی سے جو شبھ کرم ہوتے ہین اوسکو اپنے کرتب کا ابھمان نہین نہ وہ پھل بھوگا
چاہتا ہے اور ایشر کے یہان سے پھل سب کے کرمون کا دیا جاتا ہے اب گیانی لیتا
نہین وہ مال لاوارثی ہے سو گیانی کے درشن کرنیوالون اور خدمتیون کو ملتا ہے
اور جو کہ گیانی کے کو کرم ہین اوسکا پھل نندک کو ملتا ہے اب جسنے شبھ اچھا کرکے
گیانی کے درشن کیے اوسیوقت گھڑی ملی اسے حلوا سے بنے دودھ کہتے ہین
جسکے بڑے بھاگ اُودے ہووین اوسکو گیانی کے درشن پراپت ہوتے ہین کہو
گیانی کیسے پرسوارتھی ہین کہ درشن ہی سے اتنا کچھہ پراپت ہوجاتا ہے اب جگت
مین بھی دیکھہ لو کہ راجہ کی تو ملاقات چھن بھر کی سب کچھہ دیتی ہے اور کنگال کی
دس برس کی نوکری مین اسقدر ہاتھہ نہین آتا ایک مثل بھی سنو کہ کوئی شخص
کسی دوسرے کے پاس کچھہ امانت رکھکر سفر کو گیا جب وہ سفر سے آیا اوسنے
اپنی امانت چاہی رکھنے والا منکر ہوا اب وہ حیران ہے سب سے فریاد کرتا ہے
کچھہ نہین ہوتا آہستہ آہستہ راجہ تک اوسکی خبر ہوئی راجہ نے اوس شخص سے
کہا کہ کل میری سواری نکلے گی سو تو اوس شخص کی دکان پر جسکو امانت سونپی
ہے بیٹھا رہیو جب مین دکان کے پاس پہونچون تو تو میری طرف کو آئیو مین تیری
طرف اپنا کان کردونگا تو کچھہ ایک دو بات چپکے سے کہدیجیو اسیطرح
دوسرے روز ظہور مین آیا جب یہ حال اوس دکاندار نے دیکھا تو گھبرایا
اب کہتا ہے ہان جی تمہاری امانت سب موجود ہے مین تو تمہارا

بیان کرتا تھا کہ دیکھو تم کیا کرتے ہو اوسیوقت امانت اوسکو سونپ دی اب
راجہ کے چھین بھر ملنے کا فائدہ دیکھیے اور دس پانچ دن جو اوسنے اور لوگون سے
زیادتی اوسکا نفع دیکھیے اور جو تمنے کہا کہ گیانی کا گیان تو کوراہی اور نہ کچھہ آنند ہی نہ برمھہ
دیکھتا ہے دیکھو ہیرے کی پرکھہ جوہری کو ہوتی ہے اور ناج کی پرکھہ بنیئے کو جوہری
کو سکھہ ہیرون کی زیادتی مین ہے اور بنیئے کو سکھہ ناج کے بھاؤ مین ہے اور
جو تم کہو کہ برمھہ نہین دیکھتا سو گوسائین تلسی داس پہلے ہی کہہ گئے ہین

دوہا

ہے نیرے سوجھے نہین لعنت ایسی زند
تلسی یا سنسار کو بھیو موتیا بند

دوہا

تن سکھائی پنجر کرے دھرے رین دن دھیان
تلسی مٹے نہ باسنا بنا بچارے گیان

دوہا

در دیوار درپن بھیو جت دیکھون تت توہ
کنکری پتھری ٹھیکری بھئی آرسی موہ

دوہا

ایک سمانا سکل مین سکل سمانا تاہ
کبیر سمانے بوجھہ مین تہان دوسرا ناہ

[illegible]

آپی کیا کرایا آپی کرنے جوگ	ناٹک اکھور فور ہادوسر ہوا نہ ہوگ

اور ایک مثل ہی کہ کوئی فقیر رستہ مین پڑا تھا ایک ہاتھی مست چلا آتا تھا ہاتھی بان نے کہا کہ فقیر ہٹ جاؤ فقیر نے کہا کہ مجھہ مین اور ہاتھی مین ایک رام ہی مجھسے ہاتھی کچھہ نہ کہیگا تب فیلبان نے کہا کہ کیا میرے مین رام نہین ہی جو تجھکو ہٹنے کو کہتا ہے فقیر قائل ہوا اور بھائی جو تم نے کہا کہ بدانت کی بچن سنکر نڈر ہو جاتا ہے اگیانی ہو جاتا ہے سو کہنا تمہارا درست ہے اوسکا فیصلہ بابا چک گیانی کے باب مین ہو چکا ہی اور دیکھو کہ لڑکے کو پرچھائین سے ڈرایا کیسے ہین وہ ڈرتا ہے کسواسطے کہ وہ اوس پرچھائین کو دیو بھوت سمجھتا ہے اب کہو وہ لڑکا جب بڑا ہو جاوے تو پرچھائین سے ڈرنا چاہیے یا نڈر ہو جانا چاہیے دیکھو گیانی کیا ابھیمان کرے ہے اپنے کو صرف برہمہ کہے ہی سو اکرتا ہے وہ اپنے کو ایشر نہین کہتا جو کسیطرح کا ابھیمان ہو اپنی کو سامرتھہ نہین کہتا اپنی خودی کو دور کر صرف اروپ واکتا اپنی کو کہتا ہی اسمین کیا ابھیمان ہے

دوہا

سرب سکھہ بیراگ مین تیج تپسیا مانحہ
بھگتی مین پربھوتا بڑی مکت گیان بن نانحہ
گیان سمادہ جاکے لگے سو کیا لاوے دھیان
سو کیا لاوے دھیان دینا کہلاوے
آپی تجیے بادشاہ پھر کون سے کے مجرے جاوے
لیا نشانہ مار تپک اب کون چلاوے
من کا سنکلپ بھجن روپ اپنا درساوے
جو پایا سو وا ایک پلٹو کون ہوے حیران

گیان سمادہم جاکے لگے سو کیا لاوے دھیان

چوپائی

بھبھا بھرم مٹاؤ اپنا	یا سنسار سکل ہے سپنا
بھرمی سو رز دیوی دیوا	بھرمی سیدہ سادھک برم ہوا
بھرم بھرم مانکھ دکھائی	دو تر بھا انکھ یہ پائی
بھرم بھیے موہ مٹایا	نانک تنیھ پرم سکھ پایا
اکو ایک کہے سب کوئی	ہوں مین گرمکھ بیاپی
اندر رہا ہر ایک پچھانو	ہوں گھر محل سینچا ہو
پہ پہنہ پڑے ہر دور نجانوا اکیہ سرشٹ سبائی	ایک اونکار اور نہین دوجا نانک ایک سمائی
آپ اوپدیشی سمجھے آپ	آپی رچیا سب کے ساتھ
آپ کینو آہین بستار	سب کچھ اوسکا اوہ کرنے ہار
اوسے بھیتر کسو کچھ ہوئے	تھان تھننتر ایکو سوئے
آہین چرت آپ کرنے ہار	کو نانک کرے رنگ آپار
من مین آپ من اپنے مانھ	نانک قیمت کہی نجائے

اور سنو سادہ گورو مین گیانی کو جیسا بہاؤ ہوتا ہی ویسا اپاشک کو کہان کیونکہ گیانی ایسا گنبھیر ہے
کہ سادھ گورو ہی فقط یہ بات سوجھائی ہی اب اونسی بڑا کون کیونکہ گیانی کو اشتر کچھ چاہنا نہین
اور برمجہ سو وہ اپنے ہی کو مانتا ہے پس اسکو چرنہا ہو ہارین ایک سادھ گورو کی ہی
شکر گذاری اور سیواری ہی کہ جنکے سبب سے اپنی سروپ کو جان لیا اور گیانی ستے سبھاو کر
ہی سوکر چرنیتے رہتے ہین اور اپاشک کبھی سادہ گورو کو دیکھتا ہے کبھی تیر تھہ کا

دھیان کرتا ہے کبھی ٹھاکر سے پرار تھنا اور ہم کہو کہ کون سے گیانی نے ساد ھ گورو کو
مار ہے برا کہا ہے یا ٹہل نہین کی ہے اور کیا گیانی تیرتھ برت بھجن اسمرن نہین کرتے
سو ہم تو کرم اپاشنا کا کھنڈن نہین کرتے کیونکہ اپاشنا کے بنا گیان کسیکو نہین
ہوسکتا اور صرف گیان سے بیوہار نہین چل سکتا ایک مثل ہے کہ ایک شخص
اندھا تھا اور ایک اپنگ تھا دونون سلے اور دونون بھوکھے تھے اور ایک
درخت پر میوہ موجود تھا اب اندھے کو تو دیکھتا نہ تھا اور اپنگ سے چڑھا
نہین جاتا تھا دونون نے صلاح کر کے یہ تجویز کی کہ اندھے نے اپنگ کو اپنے
کندھے پر چڑھایا اپنگ نے میوہ درخت مین سے توڑا دونون نے کھایا دیکھو
جب دونون اکیلے تھے میوہ میسر نہین تھا اسیطرح گیان کو کرم اپاشنا کی تو
نہایت ہی ضرورت ہے اور اکیلا گیان تو اپنگ کے سمان ہے مگر تمکو یہ سمجھنا
چاہیے کہ نندا برے کی بھی کرنی بری ہے اور جب تم گیانی کی نندا کروگے
تو تمھاری اپاشنا کہان رہی اگر گیان نہین سمجھ مین آتا تو کہو کہ اتنی بدّہ نہین ہے
یا کہو کہ ہمکو گیان سے مطلب نہین ہے تو بھی خیر کہ نندا کے پاپ سے
تو بچے اور غور سے دیکھو کہ اپاشک اپنی دھوم دھام بڑھانے کے لیے بہت سی
تدبیرین کرین ہین چیلے مونڈین ہین ایسی ہی تدبیرون مین نام کی اچھا کر کر اپنا
وقت ضائع کرین ہین اور گیانی ان باتون کو اپادھ سمجھے ہے سو وہ ایسی
باتون کے لیے جتن نہین کرتا ایک برمھ کی طرف چیت رکھتا ہے اور
جہانتک بنے وہ اپادہ کو دور ہی کرنا چاہتا ہے اور جو تم نے کہا کہ ات
بیر سے بھی کہین سکھ ہوتا ہے دیکھو جہان وقی کے اُستکیل سے سکھ ہوتا ہے

اور دکھ بھی ہوتا ہے سپن کی اَست سرشٹ سی صاف دکھہ اور سکھہ ہوتا ہے اور اگر جو
سپنے کا سکھہ جھوٹا ہے پر سکھہ اچھا لگتا ہے اور سپنے کا دکھہ جھوٹا ہے پر برا ہی لگتا ہے
اور دیکھو یاد کرلو کہ پہلے تو تمنے کہا کہ ہمکو تو بیراگ کسی گیانی مین نہین دیکھتا اور اب
تم خود بیراگ ہی کے سامان گیانی مین نشان دیکھتے ہو کہو کیا ارادہ کرتے
ہو اور گیانی تو یہان بھی سکھی اور آگے بھی سکھی دیکھو تو تم سب کچھ آپنا کی
مہمان کر آئے مگر سکھوپتی کا سکھہ سب سے بڑہ کے ہے کیونکہ دوپہر تین پہر کھتا
سنو گے پوجا کروگے پر پھر بھی کہوگے کہ اتبو سو وینگے جو سونے مین ادھک
سکھہ نہوتا تو کیون سونے کے لیے کھتا مین سے اوٹھتے اور دیکھو کہ سکھوپتی مین
کوئی بھی چیز نہین ہے نہ تن ہے نہ گھر ہے نہ دھن ہے نہ کٹم ہے نہ سادھ
ہین نہ گورو ہین نہ سیوا ہے پر سکھہ سکھوپتی کا سب سکھون سے بڑھ کر کے ہے
بیت تو مباش اصلا کمال اینست و بس ✣ تو در و گم شو وصال اینست و بس ✣ سو گیانی
کو ایسا ہی سکھہ سب کال پراپت ہوتا ہے جیسے مین سکھہ اگیان مین ہے کیونکہ اگیانی
سکھہ کو دوسرے پدارتھہ سے مانتے ہین اپنے مین نہین دیکھتا اور در اصل سکھہ اپنے مین ہے
جو اپنے مین نہوتا تو سکھوپتی مین سکھہ نہونا چاہیے تھا کسواسطے کہ کوئی پدارتھہ
سکھوپتی مین موجود نہین ہے اور دیکھو جو پدارتھہ مین سکھہ ہوتا تو سب کال سکھہ کا
داتا ہونا تھا سو یہ بات نہین ہے دھن سمپت کٹم وغیرہ سب موجود ہین پر پھر منش
دکھی ہوتا ہے جو دھن سمپت کٹم مین سکھہ ہے تو کیون سب کال اوسکو سکھی
نہین رکھتے اور جنھون نے اپنے مین سکھہ دیکھا ہے اونکے پاس ایک پدارتھہ
بھی موجود نہین اور سکھی ہین اور من کا یہ سبھاو ہے ایک اچھا لگتی بوجہ

ہوگئی چین بہر آنند مانا پہر ویسا ہی دکھی ہے کیونکہ اب دوسری اچھا پیدا ہوئی پہر من
میں گمگانے لگا دیکھو جس کال مین اچھا پورن ہوئی تو ذرا من ٹہہرا سکھ ہوا سکھو تپ
مین بغیر اچھا ہوا تھا تو سکھ پایا پس ثابت ہوا کہ من کی نشچلتا مین سکھ ہے
پدارتھون مین سکھ نہین ہے سو گیانی کا من بیراگ ببیک کر کے نشچل ہوا ہے
مہا سکھی ہے اسکو پدارتھون کا ہونا زیادہ تو دیکھتا ہے پر سکھدائی نہین دیکھتا اور
جو پرالبدہ آدھین پدارتھ ملے ہین تو اونکو ست سمجھکر بھوگتا ہے جیسے سمجھہ والا
بھان وتی کے تماشے کو دیکھکر سکھی ہوتا ہے اگرچہ اگیانی لڑکے بھی ویسے ہی
سکھی ہوتے ہین پر اتنا بھید ہے کہ لڑکے اوس کھیل کو ست سمجھتے ہین مگر عقلمند جھوٹھا
سمجھتے ہین اور دیکھو گیانی اگیانی دونون بھوجن کر کے سکھی ہوتے ہین
پر گیانی اگیانی سمان نہین ہوسکتا گیانی سکھ بھوجنون سے اوتپن ہوا نہین
مانتا بھوجنون کو اتنا سمجھتا ہے کہ من کی اچھا پورن کر کے من ٹہہر گیا پر سکھ
بھوجن نے نہین دیا سکھ من ہی مین تھا ٹہہرنے سے سکھ کی بھان ہوئی
جیسے ٹہہرے پانی مین منہ دیکھتا ہے اور اگیانی بھوجنون ہی کو سکھ
روپ سمجھتا ہے اور جسکا من سامان دنیا سے سکھی ہوا ہے سو سکھ قائم
نہین رہتا کیونکہ سامان قائم نہین رہتا اور جسکا من بیراگ ببیک سنتوکھ کر کے
سکھی ہوا ہے وہ پرش سدا خوش ہین مگر بھوک پیاس کے وقت مین کسیقدر
چنچلتا لاتا ہے سو پرالبدہ آدھین دور ہوجاتی ہے اور تم نے پوچھا
کہ کون سی پوتھی بیدانت کے گیان کی داتا ہے سنو پوتھیون کا کیا
انت ہے پر اگر تم چاہو تو پنچدشی اشٹاوکر گیتا جوگ باششٹ پڑھو

اور ایک گرنتھ بچار ساگر مہاراج نِہچل داس جی داد و پنتھی کا بنایا ہوا بھاشا مین
ایسا عمدہ ہے کہ جسکے پڑھنے سے تتکال گیان ہوجاوے ہم تمکو اُنہین
پوتھیون کے رو سے سمجھا رہے ہین بلکہ بچار ساگر کے کئی پرسنگ کہے ہین
اور اردو مین آنند امرت برکھنی کہی ہوئی مہاراج آنند گر جی کی اور گیان ساگر
مصنفہ منشی گردھاری لال صاحب ناظر سہارنپور بہت خوب بیدانت کا رنے
کرین ہین اور گیانی تو بہت ہین کہانتک نام گناوین مگر جا اب تو مہاراج کرپاسندھ
بدھ سروپ مہاراج رامجی داس جی سادھو داد و پنتھی کے درشن کر دیکھیے ہین اور جو
تم نے گرو نانک شاہ کی بانی کا حال پوچھا سو سنو گرو نانک شاہ فقیر ہندو کے
گرو اور مسلمان کے پیر دھن دھن دھن کیا بانی ہے شہرت سے گ[illegible]
ہی شانتی حاصل تینون تاپون کا ناش بانی مین کسیکی نندا نہین صرف پریم پریت
یعنی عشق خالص مالک کی طرف سُرت شبد کا میل اور گیان سے پہلے
سکھمنی صاحب کا پاٹھ کرو دیکھو کیا اَمولک پدارتھ ہے پھر گرو گرنتھ
صاحب کا پاٹھ کرو مہاراج درحقیقت گرو کی بانی کی ایسی ہی مہما ن ساری سُنی
ہے مہاراج آپ نے کہا کہ سکھوپتی کا سکھ سب سے بڑا ہے اور مینے بہت سُنوئی کی
مہانند اسنی سے ہے پرم ہنس نے کہا کہ بھائی درشٹانت کا ایک انگ لیا کرتے ہین
ہمنے کچھ سو رہنے کو اچھا نہین کہا ہے مگر اوس سکھ کا روپ دکھایا ہے
اور جو سدا ن سوتا ہی رہے تو بھی ایک بات ہے سو کسی سے سدا ن سویا نہین
جاتا اور جو زیادہ سوتے ہین وہ جب جاگتے ہین تو مہا دکھ پاتے ہین پھر
اس سونے مین کیا لابھ ہوئی مہاراج تم دھن ہو دھن ہو بڑے بڑے بھید

بتانے کی بڑی بھول ہے بچا یا مہاراج آپ کرپا کرکے فرمائیے کہ برمھہ مین جگت کا بھرم
ایسے ہے جیسے رستی مین سرپ کا سو مہاراج دیکھیے کہ سرپ کا بھرم رستی یا دراڑ
یا لکڑی مین ہوتا ہے گگن مین نہین ہوتا اور برمھہ جگت کا کچھ میل نہین تھا یا ایک سی کی
صورت نہین بتائی پھر برمھہ مین جگت کا بھرم کیسے ہوا پرم ہنس نے کہا اسکا بھی
نیم نہین ہے دیکھو ذات دیہ کی ہوتی ہے کسواسطے کہ ایک جیو پہلے جنم مین
برہمن تھا اب بنیا ہوا جو ذات دھرم جیو کا ہوتا تو بنیا ہونا چاہیے تھا کیونکہ جیو
تو اب بھی وہی ہے جو پہلے تھا پر اگیانی کا جیو ذات کو اپنا ہی دھرم مانتے ہے
اب اگرچہ ذات اور آتما سے کسیطرح کا میل نہین ہے صورت ایک سی نہین ہے
آتما یا ایک ہی ذات پرچھن ہے پر آتما مین ذات کا بھرم ہوگیا اسیطرح برمھہ مین
جگت کا بھرم ہوا مہاراج برمھہ تو پرکاش روپ سورج کیطرح اور جگت اندھیرے
کیطرح ہے سورج کے سامنے اندھیرا نہین ٹھہر سکتا برمھہ مین جگت کیسے ٹھہرا
پرم ہنس نے کہا سنو آگ لکڑی مین ہوتی ہے پر نہ دیکھتی ہے نہ لکڑی کو جلاتی ہے
اسیطرح سامان چیتن اگیان کا برودھی نہین بلکہ سادھک ہے مہاراج مایا ست
ہے یا است ہی یا کیا ہے پرم ہنس نے کہا مایا کا مفصل حال سنو ستن بادی جوا
کہمین ہین کچھ ہے ہی نہین وہ مایا کو بالکل اسنو اسے کہتے ہین اوسکو است
کہیاتی کہمین ہین یعنی جیسے رستی مین سرپ است ہے تیسے اور جگہ بھی سرپ است ہے
گیان بادی آتم کہیاتی کہمین ہین کہ رستی مین یا اور جگہ سرپ نہین ہے
بدھی مین سرپ ہے بدھی سے باہر کچھ نہین بدھی ہے سرپ آکار کو دھارن کرے
بدھی چھن چھن مین بدلے ہے بدھی سے باہر کو جو جگت دیکھے ہے سو

بھرم ہے اور بنا ایک اور ہے جسکے انیتھا کھیاتی کہتے ہین یعنی بمبئی دیس مین سانپ سچا
سرپ ہے اوسکو دیکھتے ہین پر نیتر مین دوش ہے جس سے پاس معلوم ہوتا ہے
جیسے کوئی بیماری ایسی ہوتی ہے کہ چوگنا کہلاتی ہے ایسے ہی نیتر کا دوش
بمبئی کے سانپ کو نکٹ دکھلاتا ہے اکھیات بادی کہتے ہین کہ جو است چیز
دیکھے تو گیدڑ کے سینگ دیکھنے چاہیے اس سے است کھیاتی غلط اور جو کہ
سرپ رسی مین چھن بھر کیا گھٹنون تک دکھا کرتا ہے کچھ چھن بھر کی
قید نہین اور بدھی چھن چھن مین بدل جاتی ہے اسواسطے آتم کھیاتی غلط
اور انیتھا کھیاتی بھی غلط ہے کیونکہ گیان رگ کے موافق ہوتا ہے رسی
ہے سچے سرپ کو کہان دیکھنے گیا اس سے یہ درست ہے کہ سچے سرپ کا
خیال اور سامان گیان رسی کا یہ اکھیات بادی کا مت ہے سو بھی غلط ہے
کیونکہ اگر سچے سرپ کا خیال ہے تو رسی کو سامنے دیکھکر کیون ڈرا اور ایک
کال مین دو گیان بھی نہین ہو سکتے پس انرنچنی کھیاتی صحیح ہے بیدانت مین
مایا انرنچنی ہے نہ ست ہے نہ است ہے ایسے طور کی ہے جسکو کچھ نہین
کہ سکتے اس کہنے سے یہ مطلب ہے کہ انتشکرن کی برتی آنکھ مین سے نکلکر
جس پدارتھ پر پڑتی ہے اوس پدارتھ کے سمان ہو جاتی ہے اوس
پدارتھ کا تم دور کرتی ہے پدارتھ بھاشتا ہے اسمین روشنی سہایک
ہے اور جہان رسی مین سرپ بھاشتا وہان برتی باہر گئی اور رسی کے ساتھ
بھید وبھی ہوئی پر تم یعنی اندھکار دوش سے رسی کے سمانا کار نہین
ہوئی اوسوقت مین برتی اور اودیا کا چھوب ہوا وہ اودیا سرپ کار

ہو کے بھاسنے لگی اب دیکھو جو اِبدیا کا کارج ست ہووے تو رسّی کے گیان سے سرپ
دور نہوتا جب رسّی کا گیان ہوا سرپ کا ابھاؤ ہو جاتا ہے اسواسطے اوس سرپ کو
ست نہین کہہ سکتے اور جو اَست کہین تو دکھا تھا اور دیکھے ہے پس ست اَست سے
کسی اور طرح کی ہے اسلیئے انربچنی کہا دیکھو بیج مین درخت کیسے رہتا ہے اگر کہو کہ بیج
مین درخت ہے تو بیج کے توڑے درخت کا نشان بھی نہین دکھتا اور جو تم کہو کہ
اوسمین درخت نہین ہے تو پھر درخت کہان سے آجاتا ہے اسکو مایا انربچنی کہتے
ہین اور جیسے سرپ اِبدیا کا ہی پرنام تھا ایسے وہ برتی جسکو سرپ بھاشا ہی اِبدیا کا
پرنام ہے سو گیان بھی انربچنی ہے جو وہ برتی گیان انتہکرن کا ہوتا تو سرپ کے
گیان کا ابھاؤ نہوتا اور ابھاؤ ہو جاتا ہے اس باعث سے وہ سرپ اور اوسکا گیان
اِبدیا کا کارج ہے مہاراج سچ ہے خوب سمجھہ مین آئی پر مہاراج آپنے ایسے فرمایا کہ
سُپن کی سرشٹ تو نبی رچتا ہے مہاراج جو جیو دیہہ سے باہر جاکر رچتا ہے تو سپن کے
وقت مین دیہہ مرتک یعنی مردہ کی سمان ہونی تھی سو ہوتی نہین اور دیہہ ذرا سی ہے
اوسکے اندر ہاتھی گھوڑے گھر شہر کیسے بن سکتے ہین سنو بید مین لکھا ہے کہ سپن سرشٹ
من رچتا ہے سو دیہہ کے اندر گلے کی ناڑی مین سب رچنا کرتا ہے کیونکہ من
بغیر پران کے دیہہ سے باہر نہین جا سکتا پران سب اندریون کا راجہ ہے جہان
پران نکسا سب اندریان بھی گئین جو من اور پران باہر جاتے تو دیہہ مرتک سمان ہوتی
اور جو کہو کہ مرت من باہر جاکر سپن سرشٹ رچتا ہے یا ست پدارتھون کو دیکھتا ہے
سو کہو من مین گیان شکتی ہے کریا شکتی نہین اور سپن مین سب کرم کرنا پڑتا ہے
سو کرم بھوون پران اور اندری وغیرہ ہوتا نہین اسواسطے مرت

من کا باہر جانا نہین بن سکتا من جیسی گھوڑے ہاتھی رچتا ہی ویسی ہی کلپت دیہہ اور اندری سپنے دیکھنے والے کی بھی رچتا ہے کیونکہ سپنے مین رات کو زخم لگا پر صبح اس سچی دیہہ پر نشان نہین ہوتا اس سے ثابت ہوا کہ وہ دیہہ جسمین زخم لگا تھا وہ دیہہ اور تھی اور کلپنا ماتر تھی سُپنا سا کسشی بھاش ہی کیونکہ جاگرت دیہہ کی اندریان نہین دیکھین ہین مہاراج آپ تو ایسا ایسا فرمارہے ہین مگر کیا کرون میری عقل حیران ہے غور کرتا ہون تو بادشاہون نے ایسے ایسے عجیب کام کیے ہین کہ عقل مین گنجایش نہین کرتے دیکھیے اب کال مین ہی تار برقی ریل کیسی عمدہ چیزین ہین مین کیسے اونکو جھوٹی مان لون پرم ہنس نے کہا سنو تم ناحق بھرم مین پڑتے ہو یہ ریل تار وغیرہ سب جگت کے کام ہین اور جب سارا جگت متھیا ہے تو یہ کیسے ست ہوسکتا ہی اس سے بھی زیادہ مفید اور عجائب چیزین تم سپنے مین بنا لیتے ہو اور اوسوقت یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک جہان کو فائدہ ہو رہا ہی اور سچے ہین مگر جب جاگے کچھہ بھی نہین ہا سو بھائی یہ سب اودیا کرت ہی مہاراج آپنے تو پرالبدھ کو اُمٹ کہا جو پرالبدھ امٹ ہی تو پھر بید شاستر نے جتن کیون لکھے کہ ایسا کریگا تو ایسا ہو گا جسکی پرالبدھ مین تو دھن نہین تھا اوسنے شاستر کے بموجب تپ پوجا کری دھن اوسکے ہوگیا اب پرالبدھ تو مٹ گئی پرم ہنس نے کہا کہ سنو یہ جھگڑے اودیا کے ہین تم بہت بچار کرتے کرتے کہان جا پڑے خیر تمنے پوچھا ہم کچھہ اوسکا بھی حال کہے دیتے ہین پر یہ یاد رکھنا کہ ہمارا سِدھانت یہ ہے کہ مایا انر بچنی ہے اب سنو جس شخص نے شاستر کے بموجب عمل کیا اور دھن وان ہوگیا اسمین پرالبدھ نہین مٹتی اسکو ایسے سمجھو کہ اوسکی پرالبدھ مین دھن ہونا اسی راہ سے لکھا تھا جیسے کسیکو نوکری کرکے کسیکو دکانداری کرکے کسیکو کتھا کہکے دھن ملتا ہے

اوسکو جب تپ کرکے ہی ملِنا تھا

دوہا

جیسی ہونہوت تا ویسی اوپجے بُدّھ | ہون ہار ہر دے بسے بسر جاے سب بُدّھ

چوپائی +

ہوی ہے وہی جو رام رچ راکھا | کو کہہ ترک بڑھاوے ساکھا

مہاراج تو مین اب کچھہ نکرونگا جو میری پرالبدھ مین ہوگا سو ہورہیگا پرم ہنس نے کہا ٹھیک ہے یہ دیکھو جو تمھاری پرالبدھ مین کچھہ نکرنا لکھا ہے تو تم اِس بات پر قایم ہوجاوگے اور جو کرنا پرالبدھ مین لکھا ہے تو ابھی ایکدم مین اوہی سمجھہ ہوجاویگی اور دیکھو کہ اگر کچھہ نکرنے مین تمھاری پرالبدھ مین سُکھہ لکھا ہے تو سکھہ میسر آویگا جو دُکھہ لکھا ہے دُکھہ ملیگا ایک مثل ہیکہ دو شخص آپسمین جھگڑتے تھے کہ ایک کہتا تھا تدبیر بڑی دوسرا کہتا تھا تقدیر بڑی ہی کسی شخص نے اِن دونونکو دو کوٹھریون مین بند کیا جو تقدیر کو بڑا کہتا تھا وہ تان چادر سُورہا کہ جو ہونا ہوگا سو ہوگا اور وہ جو تدبیر کو بڑا کہتا تھا اوسنے اپنے دلمین کہا کہ کچھہ تدبیر کرو نہین تو بھوکے ہی مرے اوسنے دیوار مین کسیطرح سے غار کیا اور کہین سے کھانا لیا اور خوب کھایا اب دل مین یہ کہتا ہے کہ چلو وہ تقدیر والا بھوکھا پڑا ہے اوسکو بھی کھلا دو کہ وہ بھی جانے کہ تدبیر ایسی چیز ہے اِسنے اوسکی کوٹھری کی دیوار مین سُوراخ کرکے کہا کہ لے کھانے کو سونے کیون بھوکھا مرتا ہے دیکھہ ہماری تدبیر اور اپنی تقدیر کو کون بڑی ہے تقدیر والے نے کہا کہ ہان لاو غرض کھانا لے لیا اور کہا کہ لے اب دیکھہ کہ ہماری تقدیر بڑی یا تیری تدبیر تو نے اتنی تکلیف اوٹھائی جب کھانے کو مِلا اور ہمین سوتے ہوے کھانے کو مِلا تدبیر والا خاموش ہوا

اب اس میں سے ایسا ثابت ہوا کہ تقدیر بڑی مگر غور کی جگہ ہے کہ کھانا بغیر تدبیر کے میسر نہیں آیا
کسی تدبیر والے نے اتنی تدبیر کی تھی جب ہی تو دونوں کو ملا پس بغیر تدبیر کے تقدیر کچھہ
نہیں کر سکتی پس دونوں برابر ہی ہیں جیسے بغیر تیل وبتی دیا نہیں جلتا اگر تیل ہے
بتی نہیں کیا روشن کرے اگر بتی ہے تیل نہیں کیسے روشن کرے مگر اتنا فرق بیشک ہے
اگر بتی چھوٹی بھی ہووے اور تیل بہت ہووے تو چراغ دیر تک جلیگا اور جو تیل تھوڑا
ہووے اور بتی بڑی ہووے تو چراغ دیر تک نہیں جل سکتا اگر تقدیر رجوع ہے
تھوڑی بھی تدبیر سے کام پورا ہو سکتا ہے اور جو تقدیر نہیں ہزار تدبیر بیفائدہ اتنی
تقدیر کی بڑائی ہے مہاراج ایک سندیہہ اور ہے مینے یہ سنا ہے کہ تقدیر یعنی پرالبدھ
اوسکو کہتے ہیں کہ پہلے جنم میں کرم کیے ہیں اوسکے بموجب پھل بھوگنا ہوگا سو کرموں
کے پھل دکھہ سکھہ ہیں پس تقدیر کے بموجب دکھہ سکھہ ہی بھوگنے چاہیے تھے
پر جگت میں دیکھتا ہے کہ دکھہ سکھہ بھی بھوگتے ہیں اور سوائے اسکے کسیکو شبھہ
اچھا ہوتی ہے کسیکو سبھہ ہوتی ہے ان دونوں کا بیج کون ہے سنو جیسے پھل
ہوتا ہے کوئی میٹھا کوئی کڑوا پر سوائے مٹھائی اور کڑوائی کے پھل میں ایک طرح کی
سوگندہ درگندہ بھی ہوتی ہے اسیطرح کرموں کا عوض دکھہ سکھہ پھل کیطرح ہیں
اور سبھہ اچھا اور کوسبھہ اچھا سوگندہ درگندہ کی طرح ہیں اسلیے سو کرم کا پھل صرف
سکھہ دکھہ ہی نہیں ہے پر سبھہ اچھا بھی ہے جس سے آگے کو فائدہ
ہوتا ہے اور سبھہ کرم بنتے ہیں اسیطرح کو کرم کا حال جان لو مہاراج یہ اور کہدو
کہ جسقدر سو کرم اور کو کرم کے پھل ہیں اوسیقدر دونوں بھوگنے پڑتے ہیں
یا یہ کہ سو کرم زیادہ اور کو کرم کم ہے تو جسقدر سو کرم زیادہ ہے اوسیکا پھل

بھوگنا پڑتا ہی یا یہ کہ جو سیر بھر سو کرم ہے اور تین پاو کو کرم ہے سو دونون ہی بھوگنے پڑینگے
پرم ہنس نے کہا کہ ایسا نشچے ہوتا ہے کہ دونون ہی بھوگنے پڑینگے تو مہاراج شاستر نے
یہ کیون کہا کہ جو کوئی کو کرم ہو جاوے تو پراچھت کرے کو کرم دور ہو جاویگا پرم ہنس نے
کہا کہ اپنی سمجھ مین ایسا آتا ہے کہ اسمین شاستر کا یہ مطلب ہی کہ اول تو کو کرمی اور
کسی کو کرم سے بچ جاے گا کیونکہ وہ پراچھت مین لگا اور جب پراچھت کر چکا
تو اوسکو سب بھلا کہنے لگے اب کو کرم کہ نہین اوسکی رہی نہ آویگی دوسرے یہ کہ
سو کرم سے سبھ اچھا بھی پیدا ہوگی تیسرے یہ کہ کو کرم کا دکھ سو کرم کے پھل کے بل کے
سبب سے بھاری نہین معلوم ہوگا اور اوسوقت کو کرم کا پھل کچھ کال کے لیے
ہٹ بھی جاویگا دیکھو ایک کو تو مارا اور ایک کو کچھ دیا اب جسنی مارا ہے وہ عوض لیا چاہتا
ہے اور جسکو دیا ہے وہ عوض دیا چاہتا ہے اب عوض لینے مین اتنا دکھ
نہین معلوم ہوتا کسواسطے کہ عوض لینے کا سکھ اوسوقت سہاتا کرتا ہی اور دیکھو کہ سکھ کا
بل ہوا دکھ سہارنا آسان ہو جاتا ہے جیسے ایک من بھر کی گٹھری ایک بیمار کی سر پہ
رکھو اور ایک من بھر کی گٹھری تندرست کے سر پر رکھو اور دیکھو کہ کچہریون مین مقدمہ
نمبروار ہوا کرتے ہین پر جو لاش کا مقدمہ آجاوے تو سب مقدمی دھرے رہتے ہین
وہ پہلے ہوتا ہے اسیطرح جو کوئی شبھ کرم بہت ادھک ہوا تو کو کرم کے پھل کو
ہٹا کر اپنا پھل دینے لگتا ہے مہاراج یہ باتین تو بہت اچھی ہین بڑی سندیہ کو
دور کرین ہین آپنے انکو جھگڑا کیسے فرمایا سنو گیانی کو دیہہ نہین رکھنی
پھر پرالبدہ وغیرہ کا حال کہنا سننا جھگڑا ہی تو ہے جس راہ نہین
چلنا اوسکے کوس کیا گننے اور جب مایا کو انربچنی کہہ چکے پھر اب

یا کہا جاوے مہاراج سچ ہے مگر میرے بڑے سندیہ دور ہوئے اب کچھ برمھ بدیا کا چرچا
فرمائیے پرم ہنس نے کہا کہ جو تجھے پوچھنا ہو سو پوچھ بولے مہاراج مین تو دکھی ہوتا ہون
بھوتا سا ہون اسامرتھ ہون اور برمھ آنند روپ ہی ہو رہن ہے پھر مین برمھ کسطرح ہو سکتا ہون
پرم ہنس نے کہا کہ سنو دکھ سکھ سامرتھ اسامرتھ یہ سب دھرم انتشکرن کے ہین اور تو
انتشکرن کا درشٹا ہے مہاراج جو مین جگت کا درشٹا ہون تو جگت کا ادھشٹان کون ہے
سنو جہان چیتن ادھشٹان ہوتا ہے وہان چیتن ہی درشٹا ہوتا ہے جیسے سُپنے کا
ادھشٹان اور درشٹا دونون تو ہی ایک چیتن ہے اور متھیا جگت ادھشٹان کی ہانی
نہین کرتا جیسے مرگ ترشنا کا جل اوس زمین کو جہان دیکھا ہے گیلا نہین کرتا اور جیسی رسی
مین سانپ کا گمان ہوا ہے اوس رسی مین زہر نہین ہو جاتا اور جیسے جلاکاش
گھٹاکاش میگھاکاش مہاکاش ایک ہی ہے پر چارون مین اوپادھی بھید فرق ہے
اسیطرح جیو ساکشی یعنی کوٹسٹ ایشر اور برمھ چیتن روپ کر کے ایک ہی چیتن ہے
اور جو اوپادھی بھید ہے سو متھیا ہے اور جیو ایشر برمھ کو چیتن روپ کر کر ایک جاننا
اور جیو ایشر کی اوپادھی کو بھاگ تیاگ لکشنا کے متھیا سمجھنا اسکو گیان کہتے ہین فقط
جلاکاش وہ ہے کہ گھٹاکاش اور جو جل مین پرتبمب آکاش اور سورج کا پڑتا ہے
گھٹاکاش یہ کہ جسقدر آکاش نے گھڑے کی جگہ دی میگھاکاش یہ کہ جسقدر
آکاش بادل کو جگہ دیوے اور بادل کے جل مین جو ابھاش آکاش کا ہے
مہاکاش یہ کہ کل آکاش مہاراج لکشنا کیا ہے سنو لکشنا تین
طرح کی ہوتی ہے جہتی اجہتی بھاگ تیاگ جہتی یہ کہ جسمین سب بچن کا تیاگ
جیسے کہا کہ گنگا مین گانو جو کہ گنگا مین گانو نہین ہو سکتا کنارہ پر ہوتا ہے

پس اسمین سب بچن کا تیاگ ہوا جتنی یہ کہ جسمین سب بچن کا گرہن ہو جیسے لال رنگ
اوڑ جاتا ہے یعنی لال رنگ کی چڑیا اوڑی جاتی ہے اسمین سب بچن کا گرہن ہوا اور
بھاگ تیاگ یہ کہ جسمین کچھ لیا جاوے کچھ چھوڑا جاوے جیسے کہا کہ بادشاہ و فقیر
ایک ہین اسمین سامان بادشاہت اور فقیری کا تیاگ اور دونون کے جسم کا گرہن
یعنی دونون آدمی ہین مہاراج انتشکرن تو جڑ ہے جڑ کو دکھہ سکھہ نہین ہو سکتا پرمہنس نے
کہا سچ ہے پر تیری چیتنتا جو انتشکرن مین ہے اوسکے سبب سے انتشکرن کو دکھہ سکھہ کی
گیات ہوتی ہے جیسے چراغ کی روشنی مین جواری جوا کھیلتا ہے پنڈت پوتھی پڑھتا
مگر دیکھو چراغ دونون کرمون کا ابھمانی نہین ایسے تو ہے تیری چیتنتا سہاری انتشکرن
دکھہ سکھہ کا بھوگتا ہے پر تجھے کرمون کا لیش نہین ہے مہاراج ابھاش روپ والی
ہوتا ہے اور ابھاش علیحدہ جگہ مین پڑتا ہے سو آپ نے چیتن کو بیاپک کہا
پھر کونسی جگہ باقی رہی جہان ابھاش پڑی سنو شبد اروپ ہے اسکا پرت لمب
ہوتا ہے اور اکاش اروپ و بیاپک بھی ہے پر جل مین آکاش کا پرت لمب ہوتا ہے
تھوڑے سے پانی مین بہت سی گہرائی دکھتی ہے مہاراج مجھے آپ بیاپک بتایا
پھر اسکا کیا کارن ہے جو صرف انتشکرن ہی بھوگتا ہے دیہہ کیون نہین بھوگتی
پرمہنس نے کہا کہ دیکھو انتشکرن مثال آئینہ کے ہے اور دیہہ مثال دیوار کے
آئینہ مین صورت دکھتی ہے دیوار مین نہین دکھتی اگرچہ روشنی ایک سی دیوار و آئینہ
مین ہے اور دونون بجان ہین مگر دیوار کو یہ طاقت نہین کہ صورت دکھا دے اور
دیکھو صاف جل مین اکاش کا ابھاش صاف نظر آتا ہے اور جگہ نہین اسیطرح
اگرچہ تو ساری دیہہ مین بیاپک ہے پر ابھاش انتشکرن مین ہی پڑتا ہے ساری دیہہ

ـن نہین کیونکہ انتشکرن ستوگن کا کارج ہے اور دیہہ تموگن کا کارج ہی انتشکرن مثال
ـیرے کے ہے جیسے پھول کی لالی ہیرے مین جھلکتی ہے پتھر مین نہین جھلکتی اسیطرح
ـتشکرن مین جیتن کا ابھاش ہوتا ہی دیہہ مین نہین سامان جیتن تو دیہہ اور انتشکرن دونون مین
ـین یکسا ہے پر ابھاش کا بھید یعنی انتشکرن مین سامان جیتن اور سامان جیتن کا
ـبھاش دو چیزین ہین تو مہاراج ساری دیہہ مین کیون دکھہ سکھہ معلوم ہوتا ہے جہان
ـتشکرن ہووے وہان ہی چاہیے پرم ہنس نے کہا کہ سنو جو انتشکرن کو ایک
ـستھانی ہردے مین بتاتے ہین تو وہ یہ کہتے ہین کہ انتشکرن کی برتی سارے سریر
ـمین پھیلی ہوئی ہے جیسے سورج کی روشنی اور جو ایک استھانی نہین کہتے وہ انتشکرن کو
ـسارے سریر مین بیاپک کہتے ہین مہاراج یہ فرمائیے کہ گیان کسنے ہووے ہے
ـبہاک برمھہ چیتنی مین برمھہ کون کہتا ہے پرم ہنس نے کہا بدھی مین جو چیتن کا ابھاش
ـہے سو کہتا ہے اور اوسیکو گیان ہوگا مہاراج ابھاش تو برمھہ نہین ہے
ـرمھہ سے بھن اور طرح کا ہے پرم ہنس نے کہا کہنا تو بدھی سہت ابھاش کا
ـہے اور ابھاش کو ہی گیان ہوگا مگر ابھاش کوشٹ کا یعنی ساکشی کا ابھمان رکھتے
ـہے یعنی ابھاش اپنے سروپ اور ساکشی کے سروپ کو اپنا آپ ہی جانے ہے
ـویدانت مین ابھاش کا برمھہ کے ساتھہ ایک ہونا بادہ سمانادہ کرن کہا ہے
ـجیسے آئینہ مین جو صورت ہے وہ صورت اپنی کو بادہ یعنی ناش کرکے اپنے اصل
ـمین سما جاتی ہے جیسے پرچھائین آدمی کی آدمی ہی مین جا سماتی ہے دیکھنے
ـمین دوسری چیز بھی یہ اصل مین کچھہ نہ تھی اگر اصل مین وہ پرچھائین کچھہ ہوتی
تو کہین آپ اکیلے رہتی سو کہین دیکھتی نہین ✦

دوہا

ہر ہر جن دواؤ ایک ہین بوہ بچار کچھ نا نہہ
جل سے اوپجے ترنگ جیون جل ہی کہے سماے

مہاراج یہ بات تو خوب سمجھ مین آگئی مگر مہاراج پریم مین اور گیان مین کیا فرق ہے
پریم مین بھی تو کچھ نہ رہیگا اور گیانی کی دیہہ کیسے چھوٹے ہے سنو پریم اوسی کہتے
ہین کہ جب سرب پرپنچ کرم کا ابھاؤ ہووے ایشر جیوون کے کرمون کے پھل
دینے سے اوداسین ہووی ہے تب پریم ہووی ہے سو پریم مین سب چیزون کا
سنسکار مایا مین رہے ہے چنانچہ جیوون کے کرم بھی جو باقی رہے ہین وہ بھی مایا مین رہتے
ہین اور جب وہ کرم بھوگ دینے کو پک جائین ہین جب ایشر کو ایسی اچھا ہووے ہے
کہ اب جگ پیدا کیجیے اوسوقت مایا تو گن پردھان پانچون تت کو اوتپن یعنی پیدا کرے
ہے مایا سے آکاش تت مع شبد یعنی آواز کے پیدا ہوتا ہے اور آکاش سے ہوا کی
پیدایش اور ہوا سے اگن کی پیدایش اگن سے جل کی پیدایش اور جل سے خاک کی
پیدایش ہوتی ہی ان پانچون تت کا ملا ستوگن انس انتشکرن بناوی ہے اور رجوگن
ایک ایک سے بھوت کے کرم اندریان اب دیکھو پریم اور گیان مین کتنا بھید پریم کے
پیچھے تو جیوون کو پھر پیدا ہونا ہوتا ہے اور گیانی برمھ مین لے ہوا اوسکو پھر دیہہ
نہین دھرنی ہوتی اور گیانی کو کچھ شک سندیہہ اس بات کا نہین ہوتا کہ
دیہہ تیرتھ پر چھوٹے یا جنگل مین دونون برابر ہین اور نرگن اوپاشک کو بھی دیس کال
مرت سے نہین دیکھنا ہوتا کیسا ہی دیس ہووے کیسا ہی کال ہووے وہ برمھ لوک کو
پہونچیگا کیونکہ وہ صرف ایشر کی سرن مین رہا ہے اور جو کسی گیانی نے

دیس کال کا بھی بچار کیا ہی تو وہ اگیانیون کی اوپدیش کے واسطے کیا ہے اور جو گیانی
بشسسٹ آدک ادھکاری ہین اونکی دیہہ ایک کلپ بھر رہتی ہے ایک دیہہ تیاگی
دوسری رکھ لی پر اونکو آتما مین جنم مرن کبھی نہین بھاستے ہے بعد کلپ کے بدیہہ موکش
ہوتے ہین مہاراج ایک گیانی کی موکش ہوئی پر اودیا کا ناش تو نہین ہوجاتا سارا
پرپنچ بنا رہتا ہے کیسطرح سمجھا جاوے کہ مایا پھر اوس گیانی کو اوتھان پیچ نہ کرا لاویگی
پرم ہنس نے کہا کہ سنو گیانی کی درشٹی مین تو مایا اور مایا کا کارج رہا ہی نہین جو اوسکی
درشٹی مین دوسرا رہتا تو اوتھان کا ڈر ہوتا جیسین سپنے سی جو پرش جاگا ہی اوسوقت
سپنے کا سنسار اور اوسکا کرتا کہان رہا مہاراج مینے سنا ہی کہ جیو کے تین دیہہ ہوتی ہین
وہ کونسی ہین پرم ہنس نے کہا کہ ایک تو کارن سریر کہلاتا ہے جو سکھوپتی مین ہوتا ہے
اور دوسرا لنگ سریر کہلاتا ہے وہ ستارہ تت کا ہوتا ہے پانچ کرم اندری ہاتھ
پانون زبان یعنی بولنا لنگ اور گدا پانچ گیان اندری آنکھ ناک کان
زبان یعنی مزہ پوست یعنی سپرش پانچ پران اور ایک من اور ایک ستھول سریر ہے
اور ان تینون سریرون سے آتما بھن ہے ان تین سریرون مین ہی پنچ کوش
ہے کارن سریر کو آنندمی کوش کہتے ہین اور پانچ گیان اندری اور
انتشکرن کی برتی بدھ کو بگیان می کوش کہتے ہین اور پانچ گیان اندری اور من کے
سنکلپ بکلپ کو منومی کوش کہتے ہین اور پانچ پران اور پانچ کرم اندری پران
ی کوش کہتے ہین اور ستھول سریر کو ان می کوش کہتے ہین کوش نام میان کا
ہے یعنی آتما کا ڈھکنے والا ہے کوئی اس دیہہ کو ہی آتما کہتا ہے
اور کوئی اندریون کو آتما کہتا ہے اور یہ ظاہر ان ناشوان اور متھیا ہین

اور کوئی پران کو آتما کہتے ہین اور پران کو بیاپک کہتے ہین سو پران تتھا کا تشٹے ہی جڑہ ہے
بعضے من کو آتما کہتے ہین بعضے بدہ کو آتما کہتے ہین اور بعضے آننداکوش کو آتما
کہتے ہین اور یہ سب است اور جڑ ہین اب دیکھو سپنے کے وقت ستھول شریر نہین بھاستا
اور سکھوپتی مین سو کشم سریر کا ابھاو مگر آتما کا بھان ہوتا ہی ہے کیونکہ سکھ سروپ آتما ہے
اور سکھوپتی مین سکھ پراپت ہی اگر سکھوپتی مین سکھ نہوتا تو کیون اوٹھکر ایسا کہتا ہے کہ
بڑے سکھ سے سوئے دیکھو آتما تینون اوستھا مین یعنی جاگرت[1] سپن[2] سکھوپت[3]
مین موجود ہے اور پنچ کوش تینون اوستھا مین موجود نہین رہتے اور جو چیز کبھی ہو اور
کبھی نہو تو وہ ست اور بیاپک نہین ہو سکتی دیکھو سب ست والے (سواے اونکے
کہ جنکا سدھانت گیان یعنی جیو برہمہ کی ایکتا اور کرم اوپاسنا سادھن ہین)
ان پانچون کوشون مین پھنسے ہین اور آتما جو کہ ان پانچون کوشون سے علیحدہ اور
انکا پرکاشک ہے اوسے نہین سمجھتے اس سے یہ ثابت ہوا کہ آتما بیاپک ہی سو اپنا سروپ
ہی ہے اور یہ کہ کچھ گیان سے برہمہ نہین ملتا کیونکہ برہمہ کچھ دوسری چیز نہین
یہ آپ برہمہ ہے اپنے کو برہمہ نجاننا بندہ ہے اور برہمہ جاننا موکش ہے اور
بھائی اوتیت پربرہمہ نے یہ پایا ہے سو مایا کا بہت بچار کرنا کرانا
کچھ مطلب کا نہین کیونکہ جس چیز کا دور کرنا ہے اوسکی بہت کیفیت معلوم
کرنے مین کیا حاصل وقت ضائع کرنا ہے دیکھو بار ود کا ہاتھی اگر خوب اور بڑے
تو تعریف ہے بارود کے ہاتھی کی صورت کی تعریف نہین ہے اسیطرح مایا کا
اوڑانا خوب ہے کچھ اوسکے کا مون کو دریافت کرنا ضرور نہین
ہے مہاراج آپنے درست فرمایا یہ مہاراج آپنے جیو برہمہ کی ایکتا تو کی پر

آپنے کہین اونکار کا بھید کچھہ نہین کہا اور مینے سنا ہے کہ بید انتی اونکار کی اوپاشنا کرتے
ہین پرم ہنس نے کہا سنو برمھہ کا چنتین اونکار سروپ کر کراہنگرہ دھیان سی ہوتا ہے
اونکار اچھر برمھہ سروپ ہے سو ابھیاشی چنتون کرے ہے اونکار برمھہ سروپ مین
ہی ہون نرگن برمھہ کو پر برمھہ کہتے ہین اور سرگن برمھہ کو اپر برمھہ کہتے ہین سو نرگن
برمھہ کا چنتین کرنا چاہیے جس سے موکش پراپت ہوتی ہے اور جو اپر برمھہ کا چنتین کرین
ہین اونکو برمھہ لوک کی پراپت ہووے ہے اور جو نرگن اوپاشنا مین برمھہ لوک کی
اچھا ہووے تو موکش نہین ہوتا برمھہ لوک پراپت ہوتا ہے وہان ہرن گربھہ کی
ٹہور سکھہ بھوگ کے گیان ہووے ہے تب مکت ہوتا ہے اب نرگن اوپاشنا کی
پرا وہے کہ جو کچھہ پیدا ہوا ہے اور جسنے پیدا کیا ہے سب اونکار ہے اور سب
چیزون مین نام وروپ دو حصہ ہین سو نام سے روپ علیحدہ نہین کسواسطے
کہ جب بیل کہا تو سننے والا بیل سمجھے گا روٹی نہ سمجھے گا پس نام مین
روپ ملا ہوا ہے اور سب نامون کی اصل اونکار ہے کیونکہ یہ پرنو شبد
ہے اس سے بید کی اوتپتی ہے اور بید سے سرب نامون کی اوتپتی ہے
پس سرب نام وسروپ اونکار مین ہین اور اسیطرح سرب نام وروپ برمھہ مین
ہین پس برمھہ اونکار ایک ہوا برمھہ باچ ہے اور اونکار باچک ہے سو باچ
اور باچک مین بھید نہین ہوا کرتا اب برمھہ آتما اور اونکار کی اسیطرح
ایکتا ہے براٹ ہرن گربھہ ایشر اور تدید کالکش ساکشی برمھہ کے
یہ چار حصہ ہین بسنو تیجس پراگ اور تو ید کالکش جیو ساکشی یہ آتما کے
چار حصہ ہین جیو ساکشی کو تریا بھی کہین ہین براٹ اوسکو کہین ہین کہ

چیتن مع تمام پرپنچ کی اور بسواوسے کہتے ہین کہ جو بائیشٹ استھول ابھمانی ہے اب
بسو بھی بیراٹ روپ ہی ہے اسیطرح اونکار کا پہلا اچھر اکار بیراٹ روپ سے ابھید
ہے بیراٹ پہلا حصہ برہمہ کا بسو پہلا حصہ جیو کا اکار پہلا حرف اونکار کا ہے چونکہ
تینون پہلے ہین اسواسطے ابھید ہین ہرن گربھ اور تیجس اور اُوکار جو کہ
دوسرا حرف اونکار کا ہے ایک ہین پراگ اور ایشر اور مکار تیسرا
حرف اونکار کا ہے ایک ہین اور اونکار کی اماترا چوتھا پاد اور برہمہ کا چوتھا
حصہ ایشر ساکشی اور جیو کا چوتھا حصہ جیو ساکشی جسکو تریا کہتے ہین ایک ہین
ایسے چیتن کرنا اسکو نے چیتن اور نرگن اوپاشنا کہتے ہین مہاراج سمادہ کیا ہے
پریم ہنس نے کہا سنو سمادہ دو طرحکی ہوتی ہے ایک سبکلپ دوسری نربکلپ
سبکلپ سمادہ مین تریپوٹی یعنی دہیے دہیاتا دہیان دوویت برہمہ روپ
ہی پرتیت ہووے ہے جیسے مٹی اور گھڑا پر گھڑا ہی ہے روپ دیکھے ہے نربکلپ
سمادہ مین بھی تریپوٹی کی بہان ہووے ہے مگر ایسے جیسے جل مین نمک گھولا ہوتا ہے
نون ہوتا تو ہے پر دیکھتا نہین اور سکھوپتی مین تو انتہ کرن کا ابھاو
ہوتا ہے اور نربکلپ سمادہ مین انتہ کرن برتی سہت ہوتا تو ہے پر پرتیت نہین ہوتا
جیسے پانی مین نمک اور نربکلپ سمادہ کا پھل یہی ہے کہ برتی بھی جاتی رہے جیسے پانی کی
بوند گرم لوہے مین پرویش کرے ہے ایسے انتہ کرن کی برتی برہمہ مین لے ہووے ہے
اور سکھوپتی مین انتہ کرن اگیان مین لے ہووے ہے یہ فرق سکھوپتی اور سمادہ مین
ہے نربکلپ سمادہ مین چار بگھن ہین لے نندرا کے برتی کا ابھاو بکشیپ
برتی برہمہ کار ہوئے گی مگر جو کہ برہمہ نہایت باریک ہے گھبرا کر لوٹ آتی

ہوتا ہے راگ دوایک کے سنسکار رہا سو آد جب بکشیپ نہووے اوسوقت بڑی بنا بڑھ
ہوئے سکھ بھوگے مہاراج قطعہ کلام ایک بات مجھے کہدیجیے کہ بام مارگ کیا
ہوتا ہے اور چارون بیدون سے باہر ہے یا کیا اور مہاراج ناستک مت کیا ہے
بھائی تمسے ہارے کہان راجہ بھوج کہان گنگا تیلی کہان اُن سے کہان جا پڑے
بام مارگ کا حال بھی سُنو بام مارگ مین بھگ کی پوجا ہوتی ہے اگر ایک وقت
مین ایکہزار عورت کی بھگ کی پوجا اونکو میسر آجاوے تو جیتے جی ہی اونکی مکت ہے
بام مارگ ہے بام مارگی شراب کو تیرتھ کہتے ہین پیاز کو بیاس کہتے ہین غرض
ایسے ایسے نام رکھے ہین سنو ہم نے تو ایسا ہی سُنا ہے کہ بام مارگ ظاہرا
نہایت بیدون کے خلاف ہے اور رِگ[1] یجر[2] شیام[3] اتھربن[4]
چارون بیدون مین کہین ایسا اوپدیش نہین ہے اور لوگ کہتے ہین کہ مہادیوجی کی
طرف سے اس مارگ کی اختراع ہے اپنی سمجھ مین کچھ ایسا آتا ہے کہ جس چیز کو بیشتر
مین بُری کہے ہے اوسیکو بام مارگ مین اچھی کہی ہے اسی سے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ بام مارگ کے اچارج نے ایکتا سِدہ کرائی ہے جسکو لوگ بُری
سمجھتے ہین وہ بُری نہین ناقص وکامل سب کو ایکسا یقین کرایا ہے مگر دیکھو
اگرچہ سینے کا زہر اور شیرینی دونون ایک سے ہی تو ہین نہ شیرینی سے بھوک جاتی
ہے نہ زہر سے موت ہوتی ہے تاہم شیرینی سب کے پسند ہے اسیطرح جس مت
مین اچھے کرم ہین وہ شیرینی کے برابر ہین اور جسمین نشُدہ اسُدہ (ناقص ۱۲) کرم ہین وہ
بُری اور غلیظ چیز ہے اور اوس سے نفرت ہوتی ہے ایسے بام مارگ سی باتین
حالت مت دشن آدنا ہے اور بات ہے اوس مین شکت کی سُدہ پوجا جاتی

سندہ لوک کی پراپتی ہوگی اور جو شکت کو نرگن روپ بیاپک مانتے ہین اونکی گت اور اوتم
ہوگی اور جس پوجا مین ہنسا اور مدرا کا پان ہے اوسکو بام مارگ کی شاکھا تصور کرنا
چاہیے ایسا مارگ پرورتی والونکا ہے نرورتی والونکا نہین پس زیادہ اسکا بیان
بے مطلب ہے اب ناستک مت کا حال سنو ناستک وہ ہین جو کرتا نہین مانتے اور کہتے ہین
کہ جگت آپ ہی آپ پیدا ہوتا ہے اور ناش ہوتا ہے یعنی جہان تت ملے کچھ آکار بن گیا
خواہ آدمی خواہ جانور وغیرہ جیسے تیل بتی دیا اور آگ چارون ایک جگہ ہوئے اور
دیا روشن ہوا اسیطرح چار تت کے ملنے سے آدمی مع جان کے بنگیا کوئی اور دوسرا
بنانے والا نہین ہے فقط اب دیکھو کہ تتون یعنی عناصر مین موافق ناستکون کے یہ طاقت
ٹھہری کہ وہ خود بخود شامل ہوکر ایک صورت مین بنجاتے ہین غور کرو کہ جو کام اونہون
نے ایک خدا نہین کیے وہ ان ناستکون نے چار تت مین رکھے اورون کے ایک
باپ ان ناستکون کے چار باپ اور دیکھو کہ جو کوئی کرتا نہین ہے تو پیدایش اِس
انتظام پر نہین ہوسکتی جب بدون کسی ارادہ آپ ہی آپ پیدایش ہوتی تو ایک آدمی
سو گز کا ہوتا دوسرا پانچ گز کا ہوتا ایک کی آنکھین سر پر ہوتین دوسرے کی پیرون مین
ایک کی عمر لاکھ برس کی ہوتی ایک کی دو چار دن کی چونکہ پیدایش مین یہ بات
نہین ہے پس یہ پیدایش کسیکے ارادہ سے ہے اور جب ارادہ ہوا تو
ارادہ کرنے والا بھی ہوا سو ان ناستکون نے تتون کو ارادہ کرنے والا مانا
پس اونہون نے چار کرتا مانے اصل مین دیکھو تو اون کے چار تت چار باپ یا
چار خدا ہوئے اور ان چارون کا ملنا انکی مان بنی اب یہ پانچ کی اولاد ہوئی اب اپنے
سپوتون کا کیا کہنا ہے کہ جنکے چار باپ انادی موجود اور اون کا اقبال

بھی ہے اور پھر ناستک بنتی ہین واہ مہاراج بام مارگ و ناستکون کی کیفیت تو خوب
سنائی ناحق وقت ضائع گیا مہاراج یہ سندیہہ ہی کہ سب شاسترون مین بھی اختلاف ہے
پرم ہنس نے کہا سب شاسترون کا آشا مکت کرانے کا ہے مگر جو کہ بعضی بعضی باتین
اور شاسترون مین بیدانت شاستر سے خلاف ہین اوسکا سبب ہے کہ بیدانت مطلب ۱۲
شاستر بیاس جی کا کہا ہوا ہے اور بیاس جی ایشر کا اوتار یعنی مکت جوگی تھے اونکے
کہنے مین بھول نہین ہوسکتی اور دیگر شاستر چنجان جوگیون کے کہے ہین اس سبب
سے بعضی بعضی باتین بید کے خلاف ہین غلط کہی ہین جیسے جب مکھن نکالنا
ہوتا ہے تو دودھ رسی لکڑی ہانڈی ہوتی ہے تب مکھن نکلتا ہے ایسے تم اور
شاسترون کو بجاے دودھ رسی لکڑی ہانڈی وغیرہ تصور کرو اور بیدانت کو بجاے
مکھن کے اب مہاراج فرمائیے آپنے سپن سرشٹ اور جاگرت سرشٹ کی ایکتا دکھائی
پر مجھے اب بھی بھید معلوم ہوتا ہے کسواسطے کہ جاگرت کی کل کے پدارتھ دوسری
جاگرت مین ملین ہین اور سپن کے پدارتھ دوسرے سپن مین نہین ملین ہین تو
سپن سرشٹ اور جاگرت سرشٹ کی ایکتا کیسے ہوسکتی ہے پرم ہنس نے کہا کہ واہ رے
کھلاڑی اب تو تو بیدانت کی چوٹی کی خبر لینے لگا دیکھو جیسے سپنے مین ایک ہی
کال مین آپ دیکھنے والا اور سامگری پیدا ہوتی ہے اور اوسکو سپنے مین بھی دیکھتا
ہے کہ یہ سامگری سب پہلی ہے جو کل تھی سو آج بھی ہے کیونکہ سپنے مین بھی تو چلکر
برس مہینا دن سب ہی تو ہوتا ہے اسیطرح ابدیا کی کارن تا کر ایک کال مین
یہ جاگرت کا جیو اور پرپنچ پیدا ہوتا ہے پر ابدیا کا یہ کھیل ہے کہ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ یہ سامان کل کا ہے ابدیا کا ستوگن انش ہے گیان روپ

ہووے ہے اور گون اُس روپ گھٹ ہووے ہے سو دونون ایک ہی کال مین
پیدا ہووین ہین یہ بید کا اصلی سدھانت ہے پس یہ ثابت ہوا کہ کل کے پدارتھ آج
نہین دیکھین ہین نئے پیدا ہوتے ہین مگر اِبدیا کا یہ لچھن ہے کہ جیسے انہونے پدارتھ
دکھلاوے ہی ایسے انہوا کال یعنی وقت بھی ہر چیز مین دکھلاوے ہے سو سب ارتحی ہے
اور جو تم کہو کہ جاگرت کے جگت کے گھڑے کا بنانے والا کمھار دنڈ ہوتا ہے اور سپنے مین
تو ابدیا بناتی ہے سو دیکھو سپنے مین بھی کمھار چکر اور ڈنڈے سے ہی گھڑا بناتا ہی اور جو گھڑا
رات کو سپنے مین تمنے خریدا سو کمھار کی دکان پر ہی سے تو خریدا تھا اور کمھار کو تمنے گھڑا
بناتے بھی دیکھا تھا چکر بھی تھا ڈنڈا تھا اور اصل مین کوئی بھی نہین تھا اسیطرح یہ پرپنچ
کچھ ہے نہین صرف ایک تیری اُپھرنا یعنی خیال ہے جسوقت پھرنا ہووے جگت موجود
اور جب پھرنا نہین جگت بھی نہین جاگرت و سپن مین پھرنا ہے جگت سار اور بردا ہے
سکھوپتی مین پھرنا نہین جگت کا پتہ نہین اور دیکھو جہان تمھاری برتی یعنی خیال
نگیا تو وہان کچھ شے ہونے کا کون یقین ہے کیونکہ جہان تم نہین ہو وہان کچھ
ہو یا نہو تمکو تو انہوا ہی ہے جب تم اپنے خیال مین کسی چیز کو مانتے ہو یعنی
تمھارا خیال جب اوس چیز تک پہونچتا ہے تب اوس چیز کا ہونا تمھین بھاشتا ہے
اور جب تمھاری برتی ایک چیز کا گرہن نہین کرتی تو اوسکا ہونا کب سند
ہو سکتا ہے پس بھائی جگت پھرنی کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے کل کا نہین ہے
جیسے چراغ جلتا ہے اور دریا بہتا ہے سو جس جس وقت تم دیکھو ہو اوس وقت
چراغ کی نئی لو ہے اور دریا کا پانی تازہ ہے نہ پہلی لو ہے نہ پہلا پانی ہے اسکو درشٹی
سرشٹی باد کہین ہین مہاراج ابتو میری سمجھ کچھ اور ہی ہوئی جاتی ہے

آپکی چرچا کیا ہے بس اتنا ہے

شبد بلاول محلہ تیسرا

اقول کیون تلیا جاے	دو جا ہوے تو سو جھی پاے
تس تے دو جا ناہین کوے	تس دی قیمت کہین کو ہوے
گور پرشاد بسے من آے	تا کو جانے دبدھا جاے

رہاؤ

آپ قراف کسوٹی لاے	آپی پرکھے آپ چلاے
آپی توے پورا ہوے	آپے جانے سانچا سوے
مایا کا روپ سب تس تے ہوے	جس نون میلی سو نرمل ہوے
جس نون لائی لاگے تس آے	سب سچ دکھاے تان سچ سماے
آپ لو وہات سہے آپے	آپ بوجھاے آپے جاپے
آدیست گور شبد ہے آپے	نانک آکھ سنائی آپے

مہاراج مینے آپکو نہایت تکلیف دی ہے مگر دو چار بات اور بھی کہدیجیے یہ کسطرح ہے کہ ایک جگہ تو آپ نے فرمایا کہ مین برمھہ ہون اور دوسری جگہ فرمایا سب برمھہ ہے اور کہین ایشر کو کرتا کہا کہین مایا کو پرم ہنس نے کہا سنو اسکو بدہ یعنی بقا اور نشید یعنی فانی کہتے ہین بدہ بچن تو یہ ہے کہ سب برمھہ ہے اور نشید یہ ہے کہ مین برمھہ ہون اب مطلب دونون کا ایک ہی ہے جیسے کسی مقام پر اس آدمی بیٹھے ہین اور او نمین سے نو آدمی کا اوٹھانا منظور ہوا تو ہر ایک سے بولا کہ تو بھی جا تو بھی جا صرف مین رہون اب اس کہنے سے

یہ مراد ہوئی کہ جو کچھ دیکھتا ہے سو سب جاننے والا ہی ایک مین ہی رہونگا یہ نشیدہ بچن ہوا
کہ اسمین تو آدمی کا نشید ہوا آپ ہی رہا اور جو اسنے کہہ دیا کہ ایک رہے تو بدہ بچن ہوتا
اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ تو آدمی ایک او ہی دسوین مین لے ہو جائین یا فنا ہو جائین
پس دسون ایک ہی ہو گئے یعنی سرب جگت برمہہ ہو گیا سو ایک رہا پس دونون
طرح کے کہنے سے ایک ہی رہا کیون مہاراج تو برمہہ آپ ہی جگت ہو جاتا ہے
سنو جگت بھرم ہے جیسے رسی مین سانپ اسی طرح جگت برمہہ مین ہے اور
برمہہ سے جگت اس طرح نہین بنتا ہے جیسے کمہار و مٹی سے گھڑا بنتا ہے
مہاراج آپ نے مایا کو جگت کا کرتا کہا ہے اور مایا بھرم ہے تو اوس سے جگت کی
اوتپتی کیسے ہو سکتی ہے پرم ہنس نے کہا سنو جیسے سورج آپ بھی روشن ہے
اور دوسرون کو بھی روشن کرتا ہے اسیطرح مایا آپ بھی بھرم ہے اور
بھرم کی کارن بھی ہے سنو جب آدمی چکر کھاتا ہے اوس وقت اوسکو
تمام مکان پھرتا معلوم ہوتا ہے مگر اصل مین پھرا نہین اسیطرح کچھ سنسار
ہوا نہین اسکو آواگون ہوئی نہین پر بھرم کر کے ایسا نظر آتا ہے کہ سنسار ہے
اور مین جیو ہون جنم لیتا رہتا ہون الا اصل مین جیسے مکان نہین پھرا ایسے ہی
کچھ ہوا نہین ہے ایک برمہہ ہے مہاراج جو سب پرپنچ بھرم ہے تو انتشکرن بھی
بھرم ہوا اب انتشکرن کی برتی آتما کو کیسے پہچانینگے پرم ہنس نے کہا دیکھو
برتی برمہہ کو بشے نہین کرتی یعنی برمہہ کو نہین دیکھتی مگر ابدیا کو دور کرتی
ہے جب ابدیا دور ہوئی تو برتی مین سے ابدیا جاتی رہی صرف برمہہ ہی
رہ گیا اور سنو بیدانت شاستر مین جہان ایشر کو اوپادان اور نمت کارن

جگت کا کما ہے اوسکی یہ ریت ہی جیسے گھڑے کا اوپادان کارن مٹی ہے اور نمت
کارن کلال چکر وغیرہ اسیطرح جگت کا اوپادان کارن مایا ہے اور نمت کارن چیتن ہے
جیسے مکڑی کے جالے مین مکڑی کا سریر تو اوپادان ہے جہان سے جالے کا
سامان نکالے ہے اور اوسکا چیتن نمت کارن ہے اب چیتن ایشر اور مکڑی کا
علیحدہ رہا وہ گیان سروپ ہی ہے اور دیکھو ایشر کو جگت کا کرتا کہنا اگیان مین
ہے نہ کسو واسطے کہ نہ ایشر ہے نہ جگت ہی ہے بھرم ہے مگر اگیانی کے
سمجھانے کے واسطے ایشر کو کارن کہا گیا دیکھو جبکہ ناج بونا ہوتا ہے تو اول
کھیت مین ہل چلاتے ہین دانہ ڈالتے ہین پانی دیتے ہین نراو کرتے ہین اور
دن رات اوس کھیت کی حفاظت کرتے ہین کہ کوئی ہاتھ نہ لگاوے اور جب
ناج پکا تو خود مالک اپنے ہاتھ سے کاٹنا شروع کر دیتا ہے دیکھو ایک دن تو
اوس چیز کی کتنی حفاظت تھی اور ایک دن آپ ہی کاٹنے لگا اسیطرح بھائی
اگیان مین ایشر ست ہے بڑی بڑی مہمان جوگ ہے کرتا ہے پالتا ہے رچھیا
کرتا ہے مگر جب گیان آیا تب مایا کا وہ حال ہے جیسے پکے ناج کے کھیت کا ہوتا
ہے چیتن ماتر ہی قائم رہتا ہے اور سنو جیسے حکیم واسطے دور کرنے بیماری کے
جلاب دیتا ہے تو اوسوقت جلاب کی بڑی مہمان نئی قدر ہے کیونکہ بیماری کو
دور کرتا ہے مگر آخیر مین اوس جلاب کو بھی دور ہی کرنا پڑتا ہے اگر جلاب
پیٹ مین رہ جاوے تو وہ بھی دکھ پیدا کرتا ہے پس حکیم اوس جلاب کو بھی
خارج کراتا ہے اسیطرح پہلے ایشر ست ہے دکھ کو دور کرتا ہے پر گیان مین
ایشر کو بھی دور کرنا ضرور پڑتا ہے بلکہ یہان تک کہ یہ بھی سہو ہو جاوے کہ

ہین برہمہ ہون یا سرب برہمہ ہی اسے نرکلپ سمادھ کہتے ہین مگر جبتک وہ مہیہ سے تو
پرالبدھ کے بہاگ سے گیانی کا سمادھ سے اوتھان ہوجاتا ہے کیونکہ جیو بدھی کا اگوا
ہے جب بدھ برہمہ کی طرف جاتی ہے تو پہلے جیو کی کوٹسٹ کے ساتھہ ایکتا
ہوتی ہے پر بدھی پھر اوتھان کرالاتی ہے مہاراج سچ ہے ایک یہ اور سندیہہ
پیدا ہوا آپ نے فرمایا ہے کہ جگت تیری پھرنا سے ہے سو مہاراج جو میری
پھرنا سے ہے تو مین نے تو کبھی دکھہ کی پھرنا نہ کی ہوگی پھر مجھے دکھہ کہان
سے ہوا آیا پرم ہنس نے کہا سنو جب جگت کی پھرنا ہوئی تو سب ہی چیز آگئی کیونکہ
جگت نام سکھہ کا نہین ہے جگت نام دکھہ اور سکھہ دونون کا ہے جیسے رات کی پھرنا
کی تو اندھیرا چاند و ستارہ سب ہی تو ہین اسیطرح جگت کے ساتھہ دکھہ سکھہ
دونون ہین مہاراج آپ نے فرمایا ہے کہ چیتن گیان سروپ ہے تو مہاراج چیتن کو
جگت بھاشتا ہے اگر نہین بھاشتا تو گیان سروپ کیا ٹھہرا پرم ہنس نے کہا سنو
چیتن گیان سروپ ہے مگر جگت کا گیان نہین کرتا کیونکہ جگت کا گیان
انتہکرن کی برتی کرے ہے مگر انتہکرن کی برتی کو گیان کی شکت کا دینے والا
چیتن ہے جیسے چراغ آپ تو نہین دیکھتا مگر آنکھون کو دیکھنے کی شکت دیتا
ہے اگر چیتن پرکاشک گیان کا نہوتا تو انتہکرن کی برتی کو گیان نہین
ہوسکتا تھا جیسے اندھیرے مین بغیر چراغ کے آنکھہ کو طاقت دیکھنے کی نہین
ہے پس جیسے چراغ دیکھتا نہین پر دکھلاتا ہے اور چراغ کو روشن
کہا جاتا ہے اسیطرح برمہہ جگت کو نہین دیکھتا پر دکھلاتا ہے اسواسطے گیان
سروپ کہا گیا اور دیکھو جو برمہہ کو گیاتا درشٹا کہا ہے اوسکی یہ ریت ہے کہ

جیسے لوہے کا گولا اگ سے گرم کیا ہوا ہے جو وہ بدن سے لگ جاوے تو کہتے ہین
کہ گولے نے جلایا مگر دیکھو گولا جلانے والا نہین ہے آگ نے جلایا ہے مگر چونکہ
اگ گولے کے سہارے ہے اسواسطے گولے کا نام کہا گیا اسیطرح گیا تاپنا تو بدی
مین ہے مگر چیتین کے سہارے ہے اسواسطے چیتین کو گیاتاپنا کہا گیا مہاراج
آپ نے اگیان کو است کہا ہیں اگیان ایسے ہے جیسے بانجھ عورت کا لڑکا اوس
لڑکے کے اولاد نہین ہوسکتی کیونکہ وہ آپ ہی نہین ہے پھر اسیطرح اگیان سے
رچنا نہین ہونی چاہیے تھی کیونکہ اگیان بھی تو کوئی چیز نہین ہے اور جو آپنے
سکھوپتی مین جگت کا بادہ بتایا تو اندھے کو بھی جگت نہین بھاشتا ہے
جگت کا بادہ سدہ نہین ہوسکتا پرم ہنس نے کہا سنو ہم پرپنچ کو بھی تو ایسا ہی
است کہتے ہین جیسا اگیان کو جو بانجھ عورت کا لڑکا دیکھے تو بیشک اوسکی
اولاد بھی ہوسکتی ہے اور جو بانجھ عورت کے لڑکا نہین تو اولاد بھی نہین بس ہمارا
یہی مطلب ہے کہ اگیانی لوگ بانجھ کے لڑکا چیتون کرتے ہین اور اوسکی اولاد
بھی دیکھتے ہین یعنی اگیان کو بھی ست مانتے ہین اور اس جگت کو بھی
سو اگیان اور یہ جگت دونون است ہین اور تمنے نسبت اندھے کے کہا اوسکا
یہ جواب ہے کہ جگت بادہ صرف گیانی کو ہے اگیانیون کی درشٹی مین تو ست
ہی ہے اور جب تک گیانی کی دیہہ ہے تب تک یہ جگت بھاشتے ہے
مگر کچھ ہرج گیانی کا نہین کرتا جیسے کسی نے ایکبار مرگ ترشنا کے جل کو جا کر
دیکھہ لیا پھر وہ اوسی راستے نکلا تو اوسکو مرگ ترشنا کا جل تو پھر بھی دیکھے گا
مگر اسکو اب دھوکا نہین ہوگا کیونکہ ایکبار اوسنے وہان جا کر دیکھہ لیا ہے

کہ اصل مین جل نہین ہے مگر باعث صفائی ریت روشنی مین پانی دکھتا ہے مہاراج آپ
نے فرمایا ہے کہ سنچت کرم گیانی کے جاتے رہتے ہین تو مہاراج اسیطرح پرالبدھ
کرم کیون نہین جاتے رہتے جس سے اوسیوقت جگت کا ابھاؤ ہوجاوے پرمہنس نے
کہا کہ سنو ایک شخص نے ایک گلاس شراب پی لی ہے اور ایک بوتل اوسکے پاس
رکھی ہے اب بوتل تو دور ہوسکتی ہے مگر پی ہوئی شراب دور نہین ہوسکتی اوسکا نشہ
ضروری ہوگا اسیطرح پرالبدھ بھی دور نہین ہوسکتی کیونکہ یہ شریر اور دکھ سکھ
جو اس شریر کو ہوتے ہین بمنزلہ پی ہوئی شراب کے ہین مہاراج جو گیانی نے جیون مکت کا
سکھ جگت کے سکھون سے آگے جو پرالبدھ آدھین میسر آئے چھوڑ دیا تو بدیہہ
موکش کا سکھ بھی تیاگ دیگا پرمہنس نے کہا یہ نہین ہوسکتا کیونکہ یہان تو باعث
پرالبدھ کے بھوگ کرتا ہے اور بعد دیہہ چھوڑنے کے گیانی کا انتشکرن گون نکریگا
ے ہوجاویگا پھر بدیہہ موکش کا تیاگ نہین ہوسکتا اور یہ سوپاوک بھرم ہے اسکا
گیان کے ساتھ برودھ نہین مہاراج ایک سندیہہ اور اوپجا ہے کہ بیدین
اس جگت کی اوتپتی کہی ہے اور کتنی ہی طرح سے کہی ہے یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ایک
بید اور کئی طرح کی بات کہی پرمہنس نے کہا کہ سنو یہ پرپنچ متھیا اتھوا ہے اب کہو
جو چیز است ہے وہ پیدا کب ہوئی مایا کی رچنا ہے سو مایا انرچنی ہے پس بیدنے
جہان جیسا مناسب تصور کیا ویسا ہی حال اوتپت کا لکھدیا اگر رچنا
ست ہوتی تو ایک ہی طرح سے کہی جاتی اور دیگر مذہبون مین بھی نسبت
پیدایش کم و بیش اختلاف واقع ہے پس جیسا جسکی سمجھ مین آیا اوسیطرح
لکھدیا اور یہ صحیح بھی ہے کہ پچاس آدمی نے منوراج سرشٹی بنائی اب

اپنی اپنی سرشٹی کی اوتپتی جیسے جیسے کہی وہ صحیح اور دراصل صرف وہ ایک سچا ہی ہے جسنے
پچاس کا حال سنکر کہا کہ سبکو بھرم ہوا تھا نہ کچھ پیدا ہوا نہ فانی ہوا اور دیکھو کہ سب کہتے
ہین کہ پہلے صرف ایک خدا ہی تھا اور پیچھے خدا ہی رہیگا تو جو کچھ بیچ مین ہوا وہ پہلے
خدا ہی تھا جب اوسکا انت آویگا تب پھر خدا ہی رہیگا پس بیچ مین بھی خدا ہی ہے
اگر بیچ مین کچھ اور ہوجاتا تو خدا نہین ہوسکتا تھا جیسے دودھ کا دہی ہوا جوان سے
بڈھا ہوا اب دہی دودھ نہین ہوسکتا اور بڈھا جوان نہین ہوسکتا اب جیسے دودھ
ست ہے ویسے دہی بھی ست ہے پس اگر تم ایسا مانو کہ جگت خدا سے علیحدہ
ہے اور خدا نہین ہوسکتا تو پیدایش کو فنا کہنا غلط ہے کیونکہ جیسے خدا
قائم ہے ویسے جگت بھی قائم رہے گا مگر کل چھوٹے بڑے مذہبون مین
خدا کو ایک کہا ہے اور جو دیکھتا ہے اوسکو فانی کہا ہے پس ثابت ہوا
کہ جو کچھ دیکھتا ہے سو خواب ہے اور دوسری چیز نہین بھرم کر کر اوسکو علیحدہ کیا ہے
اب دیکھو جب سارا جگت برمھ ہی ہے تو تو جیتن کچھ اور ہوگا **بیت**

گر تو پیوندی بدان شہ رشتہ شوی ذرہ گردی و لیکن مہ شوی
دو مگو و دو مدان و دو مخوان ❊ بندہ را در خواجہ خود محو دان ❊

اور جو ایسا کہتے ہین کہ خدا نے عدم سے سب پیدا کیا ہے ہم پوچھتے ہین کہ عدم
کوئی مقام ہے تو خدا ساری نہوا کیونکہ خدا کا ہونا عدم مین نہین کہہ سکتے پس
ایک عدم اور ایک خدا دو ہوے اور جو کہو کہ عدم مقام نہین ہے تو جب
خدا ساری ہے تو پھر پیدائش کا نکاس سواے خدا کے اور کہان سے
ہوا اعتبار اپنی سمجھ سے جو غور کرتا ہون تو آپ کا فرمانا درحقیقت درست ہے

کسواسطے کہ جب صرف ایک خدا تھا تو اوس وقت یہ پیدایش نہ تھی مگر خدا نے جیسے
کہ بعضے مذہب والے کہتے ہین کہ اپنی قدرت سے یہ سب پیدا کیا پس اِس سبب
پیدایش کی بنیاد قدرت ہوئی بلکہ یہ کہ کل پیدایش قدرت مین سے نکلی اور قدرت
قادر مین تھی پس جو کچھ قدرت مین سے نکلا وہ قادر مین تھا اور قادر صرف ایک تھا
پس وہ جو نکلا تھا وہ قادر ہی تھا مطلب جب ف قادر سے اصل ذات سے ہے
پرم ہنس نے کہا خوب سمجھے نمونے کپڑے مین بل بوٹا ہے پتھر مین مورت بنی ہین
دیکھنے مین بل بوٹا اور مورت کپڑے سے اور پتھر سے الگ یا فی علاحدہ تصور کرین
ہین مگر اصل مین بل بوٹا بھی تو کپڑا ہی ہے اور مورت پتھر ہی تو ہے مہاراج
درست ہے جگت بھرم ہے اور چیتن ماتر ایک ہے پر مہاراج جب برمھ بیاپک
ہے تو پھر انتشکرن مین ابھاش کیسے ہو سکتا ہے اور جو انتشکرن ہے تو برمھ کیسے
بیاپک ہو سکتا ہے ایک جگہ جب دو چیز ہونگی تو وہ ہر ایک بیاپک کیسے ہوگی
سوا انتشکرن تو مایا کا کارج بھرم ہے جیسے سرپ ورسی ایک جگہ پر موجود تھی
جب سرپ دیکھا تو رسی کچھ جاتی نہین رہی تھی رسی خود بھی موجود تھی اور سرپ
بھی موجود تھا پس بھرم کی حالت مین ایک جگہ پر دو چیز رہ سکتی ہے اور
دیکھو آکاش بیاپک ہے پر جل مین آکاش کا ابھاش پڑتا ہے اسیطرح
برمھ کا ابھاش انتشکرن مین ہے درست ہے درست ہے مہاراج اب کہیے
کہ جن شخصون نے مکت بیکنٹھ مین مانی ہے اور کہتے ہین کہ بیکنٹھ مین
برمھ کو دیکھے ہم برمھ کا ہونا کیسے مانین اونکا کیا حال سنو جن کی اوپاشنا
پوری ہوگی وہ بیشک کلپت بیکنٹھ بھوگین گے جیسے جاگرت مین جس چیز

مین ادھیا مین رہتا ہی وہ سب مین پراپت ہوجاتی ہے مگر اول تو یہ ہے کہ مین جھینی
برت لوگ بسنتی پھر جنم رکھنا پڑا دوسرے یہ کہ جب بیکنٹھ مین رہینگے تو اوس وقت مین
بھی گونہ دکھ ہی رہیگا کیونکہ حسب اپنے اپنے درجہ کے موافق بیکنٹھ مین جگہ ملیگی
جو شن بھگوان کے نہایت قریب ہونگے اونکی حرص وہ جو دور ہونگے ضرور کرینگے
ہان اس جگت کے سکھون سے وہان بہت ادھک سکھ ہونگے مگر چونکہ بشے آنند
بغیر من کے نہین ہوسکتا اور بیکنٹھ مین بدار تھ ہی ہین پس بیکنٹھی کے سر پر من کا بوجھا
بنا ہی رہا اور اخیر مین دھکے کھانے لوگون کی سمجھ پر افسوس آتا ہے کہ اصل مطلب
نہین سمجھتے بید شاستر پران وغیرہ نے بیکنٹھ کی تعریف کی ہے مگر گیتا مین اوپا دنہین
بید شاستر پرانون اور بانی مین یہ بھی تو لکھا ہے کہ مین دان سب کچھ کرو مگر بس کام
کرو اور بھگوان کو ارپن کردو اب اسکا مطلب نہین سمجھتے اگر بیکنٹھ دلانا منظور ہوتا تو
پھر سب کرمون کا ارپن بھگوان کو ہی طرف کراتا کیا ضرور تھا اس سے صاف ثابت ہے
کہ بھگوان اور مہاتماؤن کا یہ مطلب رہا ہے کہ لوگ سمجھکر کرم بیکنٹھ کے لالچ کرکے
کرین اور جب مجکو ارپن کرین تو مین اوسکے عوض اونکے من کی سدھی کا پھل
دون جو انکا من سدھ ہو کر گیان پاوین مکت ہوجاوین اب لوگ بیکنٹھ ہی جانیکو
مکت مانتے ہین لوہے کی بیڑی کاٹی سونے کا طوق گلے مین ڈالا پر ہان اونسے
اچھے ہین جو بھوت پریت سیتلا مسان وغیرہ کو پوج کر ہی مکت مانتے ہین اور جگت کے
سکھ کو سکھ جانتے ہین غور کرو کہ کرم سے مکت کیسے ہوسکتی ہے کرم بھی جڑ ہے
اور اودیا بھی جڑ ہے کیسے اندھیرا ابھی اندھیرے کو دور کر سکتا ہے
یہ جگت برہم کے اگیان سے بھاستا ہے جب برہم گیان ہووے

جب جگت نہین ہے جیسے رسّی کے اگیان سے سرپ بھاشا جب رسّی کا گیان ہوا
سرپ کا ناش ہوا اور کیول برہم سجاتیہ بجاتیہ سوگت بھید رہت ہی سجاتیہ وہ جو
اوسکا سا دوسرا ہو دوجی جیسین دو آدمی بجاتیہ یہ کہ جو اور دوسری طرح کا ہووے جیسین
آدمی اور گھوڑا اور سوگت یہ کہ جیسین کپڑے مین سوت سو نہ برہم سا کوئی دوسرا ہے
نہ برہم سے کوئی اور دوسری طرحکا ہے نہ برہم مین کوئی اور شامل ہے دیکھو سب چیز
مین استی بھاتی پریہ یعنی یہ کہ کچھ ہے معلوم ہوتا ہے اور پیارا ہے موجود ہے اور نام
اور روپ مایا کرت ناش وان ہین استی بھاتی پریہ سب کال ہین موجود جیسے
آٹا ہے معلوم ہوتا ہے پیارا لگے سفید دیکھتا ہے اب جب روٹی بنی تو نام و
روپ آٹے کے جاتے رہے پر استی بھاتی پریہ روٹی مین بھی موجود اسیطرح
برہم بیاپک اور سدا موجود اور دیکھو جب تک برہم گیان نہین ہے ترپوٹی
لگے گیاتا گیان تینون قائم ہین اور جب تک لبتو یعنی چیز اور اوسکا دیکھنے والا
اور دیکھنا بنا ہے تب تک موکش نہین دیکھو اگر کوئی نہایت پیارا ملتا ہے
تو اوسوقت یہ خواہش ہوتی ہے کہ مین اور وہ ایک ہوجاؤن اگر کوئی چیز بہت
اچھی ہوتی ہے تو یہ چاہتا ہی کہ پیٹ مین رکھہ لیجاوے پس اصل آنند وہی ہوا
جبکہ ایک ہوجاوین اگر تم خدا کے پاس بھی گئے تو کیا ہاتھہ آیا اب خدا کا خوف
سر پر ہا اور تم یہ بھی کہتے ہو کہ خدا کی مرضی مین کسیکو دخل نہین بھلے کو برا کرے
برے کو بھلا کرے اور تم اپنے کو ہمیشہ گنہگار ہی سمجھتے ہو پس اگر خدا کے
روبرو تمسے کوئی گنہ بنگیا تو مارے گئے اگر گنہ نہ بھی بنا اور خدا کی مرضی
مین ایسا آگیا کہ دکھ دے اب کہئے کیا مکت ہوئی اور جب تمکو بھی دکھ

نہین ہی کہ نیک کردارونکو ضروری بہشت ملیگی تو ایسی دہوکے مین کیا حاصل اور اگر تم دعوی کروگے تو خدا کے گنہگار ہوگے کیونکہ تمنے اوسکی مرضی مین دخل دیا ماسوا اوسکا بہید خفیہ معلوم کرنا بہی تو تمنے ناممکن سمجہا ہے اور جو تمنے کہا کہ بنا برمہہ کے دیکہے برمہہ کیسے یقین اوسے راہ سکنیگے تو آپ دیکہکر ہی آئے ہین اگر کہو بید شاستر اور بڑے بڑے لوگ کہہ گئے ہین اس سے بہشت اور لوک کا یقین ہی تو برمہہ گیان کیا بید شاستر مین نہین کہا ہے اور بڑے بڑے پیار برمہہ گیان کو نہین کہہ گئے اور اب ذرا غور سے دیکہو کہ ست گرنتہہ عقل وغیرہ کو تمنے دیکہا ہے اگر نہین دیکہا تو کیون یقین لاتے ہو اور جو چیز دیکہنے مین نہ آوے اوسکو کسطرح معلوم کرتے ہو بہائی ان آنکہون سے برمہہ نہین دیکہہ سکتا ہان تت پر ہو کر ندہیاسن کرو آپ ہی کو برمہہ کہوگے

دوہا

سودہن کرہی سنار جون کندن لاوے ہاتہہ — بندرابن اس گیان بن جگت رہو نہین ساتہہ

ایضاً

مایا کو سنجوگ سے جو چیتن بہیو جیو — سو چیتن نج روپ کو تیاگ کیو نہین پیو

ایضاً

جل نرمل کے مانہہ جس چہایا دوسر ہوے — بندرابن جو بہید ہے نہین ہوا وہ دوے

ایضاً

من پہر ناسی ہوت کر کونی بدہ سے ہوے — جہی بہگت جی دہیان کر جہی گیان سی کہوے

ایضاً

کرائی سنکلپ نرک سرگ ٹہہرائے — جیسین بالک چہانہہ کو دیو بہوت کہہ گائے

دوہا

سرب ٹھور مین دیکھنا اُتم اچل اسنگ | یہ پوجن اس دیو کی کہیئے اٹل ابھنگ

ایضاً

جو پوجا آکار کی تا کو پھل پرچھن | بندرابن اس بھیو وہ بِن پورن رہ گیو رچھن

ایضاً

جیتین سب مین ایک ہے یہ نشچے تو جان | جو درشٹی ہی بھید کی دیہہ بھاؤ سے مان

ایضاً

اگن مانہہ جیسین بہین سیتلتا کا لیش | بندرابن تس برمھ مین ناہین دویت کلیش

ایضاً

گیانی رہی ہمار ہم کھٹ پٹ بیاپی نانہہ | بندرابن وہ شانت کر رہی پرشن گھٹ مانہہ

ایضاً

کھانا سونا جوگتا گیانی کی سم جان | سبکو جانے برمھ مے دوجا بھاؤ نہ مان

ایضاً

بندیا کتھنی کوڑہ ہی جب ابھیاس نہ ہوے | بندرابن ابھیاس بن برمھ لابھ کیو کھوے

ایضاً

شانت برت جا پرکھ کی تا کو بھات نہ آے | جیسین نرمل جل بکھے آپن روپ دکھاے

ایضاً

جیہا سروں نا شکا تجا نچیریہ جو سے | انکا ساکشی آتما نشچے مانو سوے

ایضاً

پھر ناہووی لین جب بھو جگت کو ناش
نہیدابن تب گیو کیول برہم پرکاش

ایضاً

برہم بنا کچھ بہت نہین برہم اکرتا ہووے
دھوم کرن سنجوگ کر پل چلاوے سوے

ایضاً

برہم جگت نیام سب جب لگ گیان نہووے
شودوا ہت تا ہجا و جب نام روپ گیوکھوے

ایضاً

بدھی گو اور شاستر لین یہ تینون سا تھہ
جب کچھ دیکھے تھور کی بست پڑی تب ہاتھہ

ایضاً

جیسین جگ سپنی کھی بن سامگری ہووے
بیدابن ترت جگت جڑ اکاش ہی سووے

تو اب بید شاستر بڑے بڑے مہاتماؤن کا کہنا اُن لوگہا باگ تو بید کو پہلے ہی سُنا دیئے ہین بید کی سُرتی سُنو ٭ اونگ سنیگ گیان ہن تنگ مہہ نا ناستی کنچنا ٭ سربنگ کہل ادنگ برہم تیتی کیئے اُوتر مہا نسا شاستر ہے یا نہین جو جیو برہم کی ایکتا سِدہ کرے ہے اور صرف برہم گیان سے مکت کہے ہے یہ تو بید شاستر کی گواہی ہوئی ٭ ٭

اب گورونانک شاہ کی بچن سنو شلوک

نرانکار اکار آپ نرگن سرگن ایک
ایکہی ایک بکھان نونانک ایک انیک

چوپائی

آپے آپ اوپایو ٭
آپی سوکھم آپی استھولا
جنہہ آپ رچو پرپنچ اکار

آپے باپ آپ ہی مایو
لکھی نجاے نانک لیلا
تنہہ گن مین کینو بستھار

پاپ پن تنہ بھی کھاوت
آل جال مایا جنجال
دکھ سکھ مان اوپمان
آپن کھیل آپ کر دیکھے

گواو رنگ گواو سرگ بنجھاوت
ہون ہین موہ بھرم بے بہار
انیک پرکار کیے پکھران
کھیل سنکوچے تو نانک ایکے

کبیر صاحب نے فرمایا ہے

ساد ھو ہر مین ہر کو دیکھا ؛

آپے مالی آپ بغیچہ آپے سینچن ہارا
آپے دنیا آپے دولت آپے مال خزانہ

آپ کلی آپ پھول آپے سونگھن ہارا
آپ ہی لوٹ اور سب لٹاوے ہاتھ لیے اک پیالہ

کہین کبیر سنو بھی سادھو گھٹ ہی مین ٹھاکر دوارا

دوہا

کبیر برچھا پوچھے بیج کون بیج برچھ سے مانہہ
جیو جو ڈھونڈے برمھ کو برمھ جیو کے مانہہ

ایضاً

کبیر ادھی سب آپ مین سکل ہتی تا مانہہ
جیون ترور کی بیج مین پات پھل چھانہہ

ایضاً

کبیر ہیرت ہیرت ہیر یار ہیو کبیر ہیرائے
بوند سمانی سمندر مین سو کت ہیری جائے

ایضاً

کبیر بوند سمانی سمندر مین جانے سب کوے
سمندر سمانا بوند مین بوجھے ورلا کوے

پلٹو داس جی کے بچن سنو

جگنناتھ جگدیس جگ مین بیاپ رہا ✢

چار کھان مین گھٹ چر اسی ورنہ کوئی دوجا … آپ ہی ٹھاکر آپ ہی سیوک کرت آپنی پوجا

آپ ہی آتا آپ منگتا آپ ہے جوگی بھوگی ✢ … آپ بشنو آپ لچھمی آپ بید آپ رُوگی

آپ ہے برمھا بشن مہیشر آپ ہی سرشٹ ہوا ئے … آپ ہے برمھ نرد بن گاوے آپ ہے پیرت مایا

آپ ہی کارن آپ ہی کارج لچھمن روپ درسایا … پلٹو داس درشٹ جب آوے سنت کرین جب دایا

دوہا

ہم پیا پیا ہم ایک گھٹ بیبیک سنتن کہی … بھی اگم رس بھبیک دیکھا دیگل پیا ایک ہو

دوہا

ہم اسنگل بسپار دار پار ہم ہی کہی … سنت چرن کی لار ادانت تلسی بھی

بسنت

مت بھرمی رے گھر مین دیدار … ٹک آنکھ کھول غفلت بسیار

پیا ایک سب مین گھٹ گھٹ برمھ چھانڈ بھٹک دنیا کو بھرم … جگ جگ بھرمت کر بچار سرت نین سنت سدھار

بن بھلاان گھر بسبر بات ٹھگ سنگ کینو گھر نہ گھاٹ … دنیا چار تن کی جھنجھار چھوٹت تن بھگتت ہون ہار

بوجھ بجھ گھر کھوج روح اندر مین من ماری موج … سنگ ست گوکر پیرندھار بھٹک بھول سب بے نکار

جن جن بیت گو رسن لین تن تن پایو اگم چین … اگم گانگی نہ بچار تو ہی تو ہی تلسی وار پار

دوہا

وار پار تلسی لکھو نگیو چرن کی ماہنہ … جھلکو اگم رس برمھ کو تمکو تجیر من ماہنہ

دادوجی کا بچن ✢

دوہا

کرتم نہین سو برچھ سے گھٹے بڑھے نہین جاے ۔ پورن بھجل ایک رس جلت نہ ناچے آے

دوہا

اوپج بن سے گن دھرے یہ مایا کا روپ ۔ وادو دیکھت تھر نہین کبھی چھایین کبھی دھوپ

گوشائین تلسی داس جی نے فرمایا ہے

مین ہر سادھن کرے بجانی ۔ جس آپ نج بہیکھ کھینچا تس کون دکھ درانی

سپنے نرپ کو سو بر بکل بھیری اگھ لاگے ۔ باجھ میدہ سیت گوٹ کہے نہین سیدہ ہو بن جاگے

سرگ مین سرپ پل بھی ایک گھٹ ہوے او بچارے ۔ بھو جبدہ دہر ال انیک کرمارے مرے نہ مارے

نیچ بھرم تی ربکر ہم بھو ساگرت بھے او بچاوے ۔ او گاہت بوہت نوکا چڑہ کبہون کہ پار نپاوے

تلسی داس جگ آپ سہت جب لگ نرمول نجائی ۔ تب لگ کوٹ اوپائے کرمرنے ترے نہین بھائی

دوہا

بیاپک برمھ جو برج آج اکھل انیہ اھید ۔ سو کہ دیکھ ہر ہوے بر ناہ نجانت بھید

چوپائی

بیاپک برمھ اکھنڈ انتا ۔ اکھل اموک شکت بھگونتا

جیتا انیک روپ ہر نرت کرے نٹ کوے ۔ سوے سوے بھاو دکھاوے آپی ہوے نہ سوے

کوئی کہست جھوٹ کہی کوئی جگل بریل کرمانین ۔ تلسی داس ہری تین بھرم جب آپن پہچانین

دادو صاحب نے فرمایا ہے

دوہا

نہین تہان تی سب ہوا پھر ناہین ہو جاے ۔ دادو وہ ناہین ہو رہو صاحب سے لو لاے

جگجیون صاحب نے فرمایا ہے

شبد

نہین گھٹت بولت ڈولت تہین تہین ہو کرتا
ہی برہما بشن مہیش ہو تم ہی جوگ اپار
سبھ اور اسبھ ہو سب ماہین

تہین کھیاوت پانی پیاوت مین من کری بچار
تم ہی سنتن کے من مہی ہو تم نرگن نرانکار
اور دوسرو جانو ناہین ✠

چرنداس جی نے فرمایا ہے

سوانس ہی سوانس ہے چاہے جب آپ ہی ہے سو اکھنڈ ہی ناہین ٹارو
باہر بھیتر ہے بھرپور سو ڈھونڈھت کہان نہین نہین نیارو
چرنداس گرو بھید دیو بھرم دور بھیو جو تھوات بچارو
درشٹ ادرشٹ جو رام کو دیکھت رام بھیوین دیکھن ہارو

ولی صاحب کا قول ہے

دریاؤ کی موج پہ جا کے دیکھو — کہان جاؤنا کہان آؤنا ہے
دریاؤ مین اوٹھنا ہے — پھیر دریاؤ مین سماؤنا ہے
یہان اور نہین کچھ کرنا ہے — مین تین کا بھید مٹاؤنا ہے
دریاؤ اکھنڈ ادویت ولی — نا کچھ کھونا ہے نا کچھ پاؤنا ہے

غزل

حباب کیطرح اپنے تئین بنا کے توڑ — طریق حق مین یہی توڑ ہے خدا سے جوڑ
بدن کے توڑے ہوا کے سوا نہ نکلے گا — خدا ہی نکلے جو دیجے خودی کا بھانڈا پھوڑ
تعینات کے نقطون سے ہے کثیر احد — وہی ہے ایک دس سو ہزار لاکھ کروڑ
صنم کو پوجین برہمن حرم کو مانین شیخ — یہ دونون ایک ہین ہانون کسے کسے ون چھوڑ

سوائے ہستی حق کی جو کچھ نظر آوے | یقین جانو کہ وہ سب خیال کی ہے گھوڑ
ازل سے لیکے ابد تک وہی جو ہے سو ہے | برنگ بحر روان جسمین ہے نہ توڑ نہ جوڑ
عبث ہین شعر و سخن کے یہ توڑ جوڑ نیاز | بس اب تو ذکر کی اور فکر کی طرف منہ موڑ

سویا

سونس سو رات دن سوہنگ سوہنگ ہی جاپ یہ ہوتا بار بار ڈر وہ کے دھرت ہے
دیہہ پرے اندری پرے انتہ کرن پرے ایک سوا کھنڈ جاپ تاپ کو ہرت ہے
گانٹھ رودر اگنش کے مال سوت پروئی اونکے پھرآئے کون کا سچ سرت ہے
سندر کہت ایک آتما چیتن روپ آپکو جپن سو تو آپ ہی کرت ہے
مہاراج اپکا گیان سچا ہوگا پرا و پاشنا اور بھگتی کو نہین پا سکتا اب کی مین گنیش جی
کو منا کر بھگتی کی مہمان کہتا ہون دیکھین آپ کیسین رد کرتے ہین

سری گنیش اتھ

دوہا

ہر گورسنت انگرہ دیا سادھو کی ہوے | نبھا بن سنگت سن الکھ لکھاوے سوے

شلوک سری مکھ

بھگتیا دمگیا گراہ یہ شردہ یاتماپرس ستام | بھگتہ نیات مرن شٹا سوپاک تپسم بھوان

ارتھ

مین ایک شردھا سمت بھگت ہی سے ملتا ہون میری بھگت چنڈال ذات کو بھی پوتر کر دیتی ہے

کپل بھگوان نے بھی فرمایا ہے

شلوک

منیخ مانیا بهگتیا بهگوت کهـا الممن سدہ شوت شوہ نیتهہ یوگ نام بر مهہ سدهی

ارتهہ

جولیون کو بر مهہ سدہ کےلیے بهگوت بهگت کی برابر واسطے کلیان کے اور مارگ نہین ہے اور کیرتن کی مهمان نوتا ہر ہی ہے اور بهگوان کے پارکهدون نے بهی کہا ہے

شلوک

اگیانا وتهوا گیانا دوتم اشلوک نامیت سنکیرت تم گہم ہنت دی دہو تیها نلا +

ارتهہ

بهگوان کا نام جان کر یا بے جانے بهی کہی پاپون کو ناش کر دیتا ہے جیسے اگ سوکهی لکڑی کو جلاے دیتی ہے

جم راج جی نے بهی کہا ہے شلوک

اتیاونال مگہ نرہرنا سے پتن سامیت کیرتم بهگوتو گن کرم نام نام
بکرسش پتر مکهوان جدجام لوپی نارا ین ایتی مریہ مان یاسے مکتم

ارتهہ

پاپ ناشن کے واسطے کیول بهگوان کا کیرتن سمرتهہ ہے پاپی اجامل نے مرتے سمے نارائن کا نام اپنے پتر کو پکار کے مکت پائی فقط

کلو کیول کیرت نات	کلجگ کیول نام ادهارا

اور مهاراج جو پورن بهگت ہوئے ہین اونکی مهمان کیسی ظاہر ہے

چوپائی

تب بھئے پرہلاد بھگت سب جانی
ات پرہلاد ہر کیو جب ہین
لین بھگت کو ترت بچائی
ڈرہ آسا جن جس او بچائی
داسی ست نار در ہے بھائی
بھگتن کی ست سنگت پائی
بشن دیو کی آسا لائی
بہت کال اس جا نو بیتا
دہرو جی برج منڈل مین آئی
بہت کال اس دھیان لگایا
راجا ایک مور دھج بہیا
دہرم نیت مرجادا ماہین
ایک سمے ارجن سکے تاہین
مو سم بھگت نہ دوجا کوئی
ارجن مون بھگوان لکھانا
چلے کرشن ارجن دواو سنگا
برہمن روپ دھر و بھگوانا
دواو چل راجا گرہ آئے
راجا کیو جو اگیا ہوئی

تب پاتر اس دہیانتن ٹھانی
کھمب پہاڑ ہر پرگھٹے تب ہین
تاکی کیرت سب جگ چھائی
بندرابن ہر پرگھٹے آئی
پورب جنم کتھا اس گائی
برہ او بھٹی بن جائے بھائی
لاگے دھیان کرن بن جائی
بشن دیانندہ پرگھٹے بیتا
بیٹھے اٹل سمادہ لگائی
گرہ چڑھے آئے ہر رایا +
پریم بھگت مین پورا بھیا
وا سم نرپ بھیا کوئی ناہین
بھیو ابھمان بہت من ماہین
ہم سم کرشن بھوت ہے سوئی
بھگتن کی گت تو نہین جانا
ناہر ایک ساتھ لیو چنگا
ارجن کو بالک کر آنا
کیمو ہیت بھوجن کو دہائے
بھوجن ترت منگاون سوئی

ہر تو لے سن مارگ ماہین
بھوجن کو یہ بھو کھا رہیا
مجھ کو لے ناہر تو کھائی
ناہر کھیو تو تن تیرا
مین کھیو بال مور سکھ دائی
ہم تم چلین مور ڈھیج پائی ✤
ست اور مجھے دواؤ کو کھاؤ
راجا کھا دیر نہین کیجے
اتنے مین ست سنگلے آیا
نرپ ست کھا دیا بڑہ کنہیا
یہ تن چھن بھنگی نس جائی
میری بھاگ بڑی ادھکائی
باگھ کھا آدھا تن کھئے ہون
بالک کھا لیہو تم بھائی
ناہر کھا نہین اس کھاؤن
کھیو بالک بھر کیمین کیجے
ناہر نے یہ بدہ سمجھائی
مات پتا دواؤ کھینچین بھائی
جیھون آرا ست سر پر دہریا

یہ ناہر مو گھیرو آہین
تم بالک کو مارن چہیا
یہ بالک مور و سکھ دائی
کومل ماس بال بھکھ میرا
بالک کو نہین کھادو بھائی
واکا ست توہ دیہون دوائی
کاہے کو تم بھوکے جاؤ
رانی کہا مجھے بھکھ لیجے
سپ کرمان کر سیس نوایا
تم دیال جو درشن دیہا
بھیر کاہو کے کاج نہ آئی
تمرے کارج کا یا آئی ✤
تاتے اپنی بھوکھ بوجھیئے ہون
جتنا چاہو کھاؤ آئی
کیون اپنے سر پاپ چڑھاؤن
کرکے دیا بھید کہہ دیجے
آرا سر پر دہیو دہرائی
جب اہج سے تن ہو جائی
ہا ہا کار نگر بیچ مچیا ✤

نرپ رانی دواو کھینچن چاہا ۔ ہرجی ہاتھ پکڑ لیو دھایا
ہرسن بھیو جبہ بھوج رُو پا ۔ نرپ کو درشن دیوا نوپا
ہر ہووے مانگو بر کوئی ۔ جو تمرے من اچھا ہوئی
بھوپ کہیو بر دیجے ناتھا ۔ پریت رہے تم چرنن ساتھا
ہے دیال دو جا بر دیجے ۔ بھگتن سے کسنی لکھو لیجے
بروے کے ہرشن دیالا ۔ انتر دھیان بھئے تت کالا
ایسے بہت بھگت بھئے بھائی ۔ نام دیو کی گائے جو آئی
شوری کے پھل جوٹھے کھاوا ۔ نرسی کی ہنڈی سکراوا
تہ لوچن ڈرہ بھگت کمائی ۔ جلکی ٹہل کری ہر آئی
سیتا نائی اور ریداسا ۔ انکی پورن کینھی آسا
میران بائی درشن پاوا ۔ دھنا بھگت کا کھیت دھراوا
ہرش چندر کو دھرم نبھاوا ۔ ہاتھ پیر جے دیو جو پاوا
کہاں لگ بھگت پر بھونا گاؤن ۔ ہم بدھ چھوٹ پار نہین پاؤن
آپ گیان ادویت لکھانا ۔ بن اس گیان مکت نہین ٹھانا
سب کوئی مکت بھگت سے گاوے ۔ کس بدھ مکت گیان سے پاوے
پھل مکت سا لوگ کہاوے ۔ دوجی بن سامیپ ٹھراوے
تیجی کو سا روپ بتاوا ۔ چوتھی کو ساجج لکھاوا
سے مکتی بھگتی سے پاوے ۔ بر مہہ گیان کچھ کاج نہ آوے

اور مہاراج کتھا بارتا مین بھی سُنا ہے کہ او جلکن مین تپشیا دان وغیرہ کرنے

آگے بالمیک وغیرہ بڑے تپسّی ہوئے آگے جگ اور کرم بہت ہوتا تھا اور اب
کلجگ مین مُکتی صرف بھگتی اور سمرن سے پراپت ہوتی ہے پرم ہنس جی نے کہا
کہ بھائی اوپاشنا انیک پرکار کی ہے کہو کس دیوکی اوپاشنا سدّھ دایک ہے
کون سے نام کا سمرن لازم ہے دیکھو جو گنیش جی کے اوپاشک ہین وہ
کہتے ہین کہ گنیش جی اناد دیو ہین ترپراسُر کی لڑائی مین مہادیو جی نے
اونکی پوجا کی سمندر منتھنے کے سمے بشن جی نے پہلے اونکو پوج لیا
کیونکہ گنیش جی سدّھ دایک ہین یہ بات بید اور گنیش پُوران سے ظاہر ہے

دوہا

بنھن سمرت سندت سکل بگھن پراہ بلا نہہ | مدہ منگل آر وگ ڈھن مکت بھگت نیرا نہہ

اور جو پرِش شکتی کی اوپاشنا کرتی ہین وہ کہتے ہین کہ شکت سب سے بڑی ہے شکت کا
ماتم دیبی پوران مین بخوبی لکھا ہے بغیر شکت دیوتا اور آدمی مثل مُردے کے ہین
سبکا آدھار شکت ہے اِس سے سب کو شکت کی اوپاشنا لازم ہے شکت
دو طرح کی ہے ایک لکشیا دوسری الکشیا لکشیا کے تین بھید پہلے
مہالکشمین جسنے لوک سن دیکھکر تموگن سے دوسرا مہاکالی کا روپ دھارن
کیا پھر ستوگن سے تیسرا مہاسرسوتی کا روپ دھارن کیا تینون مین آشرمی پرکھ اور
کی شکت ہے مہالکشمین سے برہما اور لکشمین پیدا ہوئی اور مہاکالی سے رودر اور
سرسوتی پیدا ہوئے اور سرسوتی سے بشن اور گوری پیدا ہوئے اور
اونہین سے آئندہ سب دیوتا اور دیبی پیدا ہوئے جو شخص مورت
کی اوپاشنا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ دیوتا ظاہر ہے اور

پوشیدہ ہین اونکی اوپاسنا سبکو لازم ہے یہ تمام جگت کی نبیاد ہین اور بید سے سورج کی مہمان بطرح احسن ظاہر ہے سورج کی ترقی مے کہتے ہین یعنی بید ترقی اور اگن ترقی کا روپ ہین اگن کا اصل روپ گرمی ہے سو سورج کی کرنون مین ہے اور بید مین لکھا ہی اور لوک مین ظاہر ہے کہ سورج برکھا مین اپنے کرنون کی گرمی سی بارش کرتے ہین اور بارش سے درخت بیل وغیرہ اور قسم قسم کے جانور وغیرہ پیدا ہوتی ہین جل اگن سے پیدا ہے اگن کا مادہ سورج سی ظاہر ہے پس سورج بھگوان کی اوپاسنا سبکو واجب ہے بذریعہ سورج حال اطراف اور وقت اور موسم معلوم ہوتا ہی جب سورج نارائن کھٹوہین کلا سے تپتے ہین تب پرلے ہو جاتی ہی پھر اوسی جل مین ہرن سمے انڈا پیدا ہوتا ہی تب تمام جگت پیدا ہوتا ہی سورج نارائن کی ساتھ ۱۲ اگندھرپ ۱۲-اپسرا ۱۲-ناگ ۱۲ جکش ۱۲-راکشش ۱۲-رکھہ ہر ماہ مین یہ سب ایک ایک بدلا کرتی ہین سورج کے آگے گندھرپ گاتے ہین اپسرا ناچتی ہین رکھہ بید استت کرتے ہین جکش رتھہ کھینچتے ہین راکشش پیچھے سے ڈھکیلتے ہین

	چوپائی	
بشن برنج مہیش شریرا	نراکار نرگن گمبھیرا	

جو مہادیو کی ارچا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ مہادیو انادی دیو ہین اونکی دکشن انگ سے بشن اور بام انگ سے برمہا اور ہردے سے رودر پیدا ہوئے بشن بیکنٹھ مین برمہا برمہہ لوک مین رودر کیلاش پربت مین رہتے ہین اور شو لوک سب سے اوپر ہے ہر سہ دیوتا مہادیو کے جسم سے پیدا ہوئے مگر چونکہ رودر ہردے سے پیدا ہوئے اسلیے رودر اور مہادیو مین کچھہ چندان بھید نہین ہے بشن نے

مہادیوجی کی بڑی ارادہ نا کی ہے تب مہادیوجی نے خوش ہوکر سدرشن چکر دیا اور
شکت دی کہ بشن جی تینون لوک کا پالن کرتے ہین اور بشن جی مہادیو کی سیوا
کرکے بشن جی کی نہایت عزیز ہوئین جب کرتر پورا سر نے سبکو تنگ کیا
تب مہادیوجی نے اوسکو ناش کیا جب سمندر سے زہر نکلا تو اوسکی تیزی
سے دیوتا راکشس وغیرہ سب تنگ ہوئے اور تینون لوک جلنے لگے تب
مہادیوجی نے اوس زہر کو پی لیا جب نرسنگھ جی کی اولاد کی زیادتی ہوئی
تب مہادیوجی نے سربھہ نام پرند جانور کا روپ دھر کے سب کو ناش کیا
صرف نرسنگھ جی کو چھوڑ دیا جب باراہ جی کا بنس بہت زیادہ ہوگیا اور کل کو تکلیف
ہوئی تب مہادیوجی نے بٹھلنا گتّے کا روپ دھر کر سوائے باراہ جی کے سبکو
ناش کیا ایک وقت مابین بشن جی و برمھا جی کے اس بات پر جھگڑا ہوا
کہ بشن جی کہتے تھے کہ مین بڑا اور برمھا جی کہتے تھے کہ مین بڑا تب مہادیوجی نے
ترسی لنگ پرگھٹ کیا اور آکاش بانی ہوئی کہ جو اس لنگ کا انت لے آوے
وہی بڑا بشن جی نیچے کو دور تک گئے مگر اخیر نہ پایا تھک کر لوٹ آئے برمھا
اوپر کو گئے مگر انت نہین ملا الا برمھا جی نے جھوٹ آکر کہدیا اسی سبب سے اونکو
سراپ ہوا کہ اونکی کوئی اوپاشنا نکرے بشن سچ بولے اس سے یہ درجہ اعلیٰ
پایا دیکھیے صرف شب جی مہادیو کہلاتے ہین اور سب دیو

دوہا

شوگور شوپہ دیوتا شوہت شوجگ بندہ ٥
شوا تما شوجیو ہین برمھہ سدا نند دند ٥

دوہا

شو جل مین شو انل مین شو تھل مین شو سرب
شو اکاش شو بھوم مین شو بھج تج گرب ۱

جو بشن جی کی اوپاسنا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ بشن اناد دیو ہین بشن کی نابھی
سے کنول پیدا ہوا اوس سے برھما ہوئے برھما سے رُودر ہوئے جنکو مہادیو کہتے
ہین سارے جگت کے پالن کرنے والے بشن ہین بشن جی کی مہمان بید
اور پورانون سے ظاہر ہے اور اونھون نے بہت اوتار رکھے اور راکششون کو
مار بھار زمین کا دُور کیا بھگتون کو درشن دیا مہادیو جی برھما آد سب
اونکے بھگت کہلاتے ہین لچھمین جی داسی ہین بیان اوتارون کا
اول مہاپُرکھ اوتار ہوا جسکو برات بھی کہتے ہین تمام برہمنڈ اسی رُوپ مین ہے
۲ سنکادک کا رُوپ دھارن کرکے لوک کے کلیان کی واسطے نہایت مشکل
کومار برھمچرج برت دھارن کیا ۳ باراہ کا رُوپ دھر کر زمین کو پاتال سے
اپنے ایک بال پر دھر کر اوٹھا لائے ۴ اکوتی نام پرجاپت کی استری کے گربھ
سے بھگوان سویگ کا اوتار لیکر سوا ام بھومنتر مین اندر ہوئے اور تینون لوک کی
رکشا کی ۵ کپل دیو اوتار رکھکر اپنی ماتا دیوہوتی کو سانکھ شاستر سُنایا جس سے
ماتا کی مکت ہوئی ۶ نرنارائن کا اوتار دھر کر لوک کلیان کیواسطے بدریکاشرم
مین تپسیا کرتے ہین ۷ دتاتریہ کا اوتار دھر کر سہسرادباہو کو جوگ مارگ اور
پرہلاد کو اوتم بدیا بتائی ۸ راجہ نابھہ کی رکھب دیو رُوپ دھر کر پرمہنس مارگ
جگت مین ظاہر کیا ۹ راجہ پرتھک کا رُوپ دھر کر پرتھوی کو دوہا ہے

۱۰ جب ہرن کشپ نے اپنے لڑکے پرہلاد کو مارنا چاہا اوسوقت بھگوان نرسنگھ اوتار
دھر کر کھمبھ پھاڑ کر پرگھٹ ہوئے اور پاپی کو مارا اور پرہلاد کی رکشا کی ۱۱ بھگوان
نے کمنڈ روپ دھر کر اپنی پشت پر زمین کو رکھا ۱۲ بھگوان دھنتر روپ دھر کر امرت کا
کلسا لے کر پرگھٹ ہوئے ۱۳ موہنی استری کا روپ دھر کر امرت دیوتاؤنکو
پلایا ۱۴ بھگوان نے بامن جی کا روپ رکھکر راجہ بل کو چھلا ۱۵
بھگوان نے متس روپ دھرا ۱۶ ہی گریوا اوتار دھرا ۱۷ ہنس کا روپ دھرا
۱۸ بھجوا اوتار لیکر مار بر مچھ چرج لیا یہ دیکھکر ۸۸ ہزار رکھہ بر مچھ چاری ہوئے
۱۹ ست سین پرگھٹ ہوئے ۲۰ بھگوان ہر ہوئے جب گراہ سے گجراج
چھوڑایا ۲۱ بھگوان بیکنٹھ ناتھ پرگھٹ ہوئے اور حسب درخواست لکشمین جی کے
بیکنٹھ رچا ۲۲ اجیت پرگھٹ ہوئے ۲۳ تریتا مین پرسرام کا اوتار دھرا
۲۴ راجہ دشرتھ کی استری کوشلیا کے گربھ سے رام چندر جی کا اوتار دھرا
بسوامتر جی کا جگ سدھ کیا دھنک توڑکر پرسرام جی کا ابھمان توڑا جانکی جی سے
بیاہ ہوا پھر بن واس کو گئے بالی کو مارا پھر سمندر مین پل باندھا اور راون کو مارا
اور بھبھیکھن کو لنکا راج دیکر جانکی جی کو لیکر اجودھیا جی آئے اور بہت دن دھرم
راج کر کے سب اجودھیا جی سمیت اپنے لوک کو گئے ۲۵ دواپر مین پاراسر رکھہ
۲۶ کے گھر بھگوان بیاس جی پرگھٹ ہوئے جنھون نے اٹھارہ پران بنائے
کرشن بلدیو بسدیو کے پرگھٹ ہوئے او جنھون نے کنس کو مار کر ماتا پتا کو بندھن
سے چھوڑایا پھر دوارکا پوری بسا کر ۱۶ ہزار استری کے ساتھ بیاہ کیا بعدہ
اپنا بنس ناش کر کر اپنے لوک کو گئے ۲۷ کلجگ مین بودھ روپ دھرا اور

اور بید کی نندا کی کہ بہت لوگ ناستک ہو گئے ۲۸ کلجگ کی اخیر مین سمبھل دیش
مین کلکی اوتار رکھکر ادھرمیونکا ناش کرینگے تب ست جوگ ہوگا فقط سنو اور
بہت سے اوتار دھارن کیے ہین مہاراج آپ نے تو بڑی اُتم کتھا سنائی
پنچ دیو کی مہان ایسی کبھی نہین سُنی تھی اوتارون کا حال خوب سُنایا آپ دھن
ہین میرا یہ نشچے ہے کہ جو کوئی اس کتھا کو سُنیگا ایشر کی دیا سے سرب کامنا پورن
ہونگی بھگت پراپت ہوگی دراصل عجب پدارتھ بے بہا ہے کہ تھوڑے سے بیان
مین اتنے پرانون کا حال معلوم ہوتا ہے بس اب اور کیا کہون اُتی + +
پرم ہنس نے کہا کہ یہ نشچے تمھارا صحیح ہے بلاشک یہ کتھا کامنا کی پورن کرنیوالی ہے
مگر اب ہمارے سوال کا بھی جواب دوگے یا نہین مہاراج میری عقل مین تو یہی
آتا ہے کہ پانچون دیوتا کی اوپاشنا کرتا ہے پرم ہنس نے کہا سنو تمنے کہا ہے
کہ سالوک سامیپ سارُوپ ساجج مکت اوپاشنا کرنے سے ملتی ہے
اب جو پانچ دیو کی اوپاشنا کریگا تو کہو کون سے دیو کے لوک مین جاویگا
کونسے دیو کے قریب جاویگا دیکھو پانچو دیو کے مقام علیحدہ علیحدہ ہین روپ
علیحدہ علیحدہ ہین طریق علیحدہ علیحدہ ہین سوای اسکے آپسمین فساد بھی ہوجاتا ہے
اوتارون مین آپسمین فساد ہوا ہے پرسرام اور رامچندر جی مین رنج رہا اور
تمنے سُنا ہوگا کہ پرے مہا پرے مین کوئی سروپ باقی نرہیگا اور اب جگت
مین کوئی اوتار موجود نہین ہے اور تمنے شاستر مین اور مہاتماؤن کی بانی مین
سُنا ہوگا کہ ایک کی سرن لینے سے مکت ہوتی ہے تو مہاراج پانچون دیو مین سے
ایک کی اوپاشنا کرے پرم ہنس نے کہا تم نشچے کرکر ایک کا نام دھرو

کہ فلانی دیو کی اوپاشنا جوگ ہے کیونکہ ہر ایک کی اوپاشک نے اپنے اپنے دیو کو بڑا اونتا
اناد کہا ہے اور یہ یاد رکھنا کہ تم کہہ چکے ہو کہ کلجگ مین مکت صرف نام سے ہوتی ہے
مہاراج میری طاقت اب جواب دینی نہین ہے آپ ہی اب کرپا کرکے اسکا
فیصلہ کیجیے سنو تم نے ایسا کہا ہی کہ ہم بھگتی کا کھنڈن کرتے ہین سو یہ تمھاری غلطی
ہے ہم بھگتی کا کھنڈن مطلق نہین کرتے بلکہ اوسکی پیروی کرتے ہین بھگتی
سادھن ہی اور گیان پھل ہے بغیر سادھن کے پھل کبھی نہین ملتا جبکہ نسکام
نرگن اوپاشنا یعنی عبادت خالص ہووے تب من صاف ہو کر گیان پایا ہے
تب وہ مکت کہ جسسے پھر کبھی جنم نہ دھرنا پڑے حاصل ہوتی ہی مگر نرگن اوپاشنا
بغیر انتربرتی کیے حاصل نہین ہوتی اور جب تک اسکا من نام اور شبد مین توجہ
اسمین مصروف ہوگا تبتک انتربرتی کا ہونا دشوار اور بغیر انتربرتی جیون مکت کا
سکھ نہین مل سکتا آگے کی آسا مین بندھا رہتا ہی کہو کونسی بات بہتر ہے کہ اب
حالت زندگی ہین مکت کا مزہ ملجاوے یا یہ بہتر ہی کہ صرف پیچھے کی امید مین رہنا
دیکھو جنکی اب انتربرتی ہے اونکی کام کرودہ لوبھ وغیرہ سب کم ہوجاتی ہین بلکہ جاتے
رہتے ہین بھجن مین مصروف رہتے ہین اور جیوون کے کلیان کے واسطے
دیا رکھتے ہین اور جو صرف کرم ظاہری مین مصروف ہوتے ہین اونکی ایک بھی
عادت تبدیل نہین ہوتی لیس آگے کا کیا اعتماد الشان کو چاہیے کہ اپنی تشفی
آپ کر لیوے تو مہاراج اب کرم اور سرگن اوپاشنا کسی کام کی نہی سنو کرم
اور سرگن اوپاشنا واسطے حاصل ہونے نرگن اوپاشنا کی سادھن ہین مگر
آدمی غلطی سے اسی مین پھنسے رہتے ہین آگے کو قدم نہین بڑھاتے

اونکو یہ سمجھ نہیں ہوتی ہے کہ جو لکھن سہ کرتی آئی ہین او سکو ہمیشہ کرنا چاہیے ہین اوسکی
چھوڑنے مین یہ تصور کرتے ہین کہ ہمارا دھرم جاتا رہیگا یہ نہین سمجھتے کہ وقت
تبدیل ہوا ایسی سمجھ سے اپنی عمر کھو دیتا ہین اگر کچھ عقل ہووے تو اپنی اوپاسش کو
سرب بیاپی سمجھکر انتر ہرتی کی تجویز کرے ایک فساد بھی نہ رہیگا سب دوسرے
دیوو غیرہ اسیکے اُپاسش کے انگ ہوینگے اب جو سنت مہاتما اون نے سگم
راستہ واسطے مکت کے حسب زمانہ یعنی کلجگ کے نشان دیا ہے اوس
راہ پر جو کوئی چلے گا بے شک مکت پاوے گا مہاراج گیانی کون سے
دیو کی اُپاسنا رکھتے ہے اور کس کرم سے مکت مانتے ہے.

چوپائی

پورن برمھ گیان جب ہوئی
پنچ سروپ سب مین درسانا
کلپت سب جگ سپن سمانا
سم درشٹی گیانی ہے جوئی
بھگت کرے جو دیون کیری
درڑہ آسا دیون مین لاوے
پن تا چھین ہووے جب بھائی
پنچ سروپ دیسی نہین جو لون
پنچلیت ایکشیپن تا نا

دو جا دیو نہ مانے سوئی
ایک ہی برمھ روپ سب جانا
جنم مرن سے بھرم بنانا
تاکر آواگون نہ ہوئی +
تاکو رہے باسنا گھیری
اسا لبس تاکی ڈہنگ جاوے
تب وہ مرت لوک پن آئی +
آواگون سے نہین چھوٹون
پورن برمھ گیان درسانا

سوگرگ گیتا کا شلوک کیا کہتا ہے +

شلوک

نانا شاستر پنج پچھ سے نانا دیوان پر یوج تے ÷ آتم گیاننگ بنا ارتھہ سرب کرم
ہار تھنگنگ ÷ ٹیکا۔ آپارہ کہتے شنتگ وانیج گرکا سنج ننگ ÷ آتم تت اونگ
بہ جانات مگر تاستی کہ چن ÷ ارتھ یہ ہین کہ بہت سے شاستر بھی پڑھے
اور بہت سے دیوتاؤن کی پوجا بھی کی مگر بغیر آتم گیان کے سب بے مطلب ہین
اور آچار کرے دان کرے مگر بغیر آتم تت کے جانے مکت نہین ہو سکتی ہے
اور بھگوت گیتا کا بچن سنو (رتی گیانان نہ مکت) یعنی بغیر گیان کے
مکت نہوگی اب کہو آتم گیان سدہ ہوا یا نہین اور کرم اوپاسنا کا حال
مشرح معلوم ہوا یا ابھی کچھ شک ہے

چوپائی

سوامی ایک سندیہ اپارا ۔ گیانی کس کین بیوہارا
جگ ست متھیا جب ہوئی ۔ پھر بیوہار بنے نہین کوئی
سن یا کا سندیہ مٹاؤن ۔ تیرے بودھ ہیت سمجھاؤن
دڑہ آسا جاکی جگ ماہین ۔ سو تا کو ست درساہین
جیون بازیگر کھیل بناوین ۔ چھوٹی بڑے سبھی او ٹھہ دھاوین
اگیانی تہ دیکھے جائی ۔ ست مان نشچے کرے بھائی
گیان وان دیکھے جو کوئی ۔ متھیا لکھے کھیل وہ سوئی
بالک سم اگیانی ہوئی ۔ ست جان مانے تہہ سوئی
ایسین اگیانی بیوہارا ۔ جگ کو ست مان اردھارا

گیانی جگ متھیا سب جانے	ہان لا بجھ تا ہین نہین مانے
متھیا جان کرے جو بھائی	تا ہین ہان کہو کس پائی

دوہا

گرہن تیاگ دواو تیاگ کے دو ابت کلپنا ناش
ایک ہی بیاپک پور ہے دور بھیو ا نجبا س

چوپائی

گیا چھونا ان جس ہوئی	دیکھن ہین ایکے سم سوئی
رہیو اکار دواؤ کر بھائی	او نکورا و تپت بیچ نائی
بھونے ہین انکو نہین جامی	آگے کی او تپت نجیو ہانی
پکے ہین انکورا و پجاوے	مہ جل مل او بیچے نس جاوے
انکور بیج باشنا ہوئی	جگ او پجاون ہیتو سوئی
جگ کو ست ست جن مانا	دو بیجے ڈڑہ کرا چھا ٹھانا
او بیجے بنسے سو جگ ماہین	آپی اپنے ہاتھ نساہین
گیانی بیج باشنا ناشے	جگ بھرم وت سو تا کو بھاشے
گیانی ایک برمھ سب جانے	دو بیجے درشٹ نہین من آنے
ہے سوامی اک سنسے آئی	دیا درشٹ کر کہو بوجھائی
جگ بیوہار کرت کے ماہین	کوئی گیانی تن تیاگے تاہین
کہان کو گئے کون تن پاوا	سوامی یا کو کہو دساوا

دوہا

پورن برمھہ سمان ہے جگ ترنگ جا مانہ
پرالبدہ بس تن تجے ہانی برد ھ کچھہ نانہ

چوپائی

سندہ ترنگ ایک ہی جا نو — بھن بھید تامین نہین مانو
پورن برمھہ سندہ سم ہوئی — جگ ترنگ تامین پن سوئی
اسپند تاہون مین جیسین — جگت برمھہ مین مانو تیسین
گیانی دو بدہ بھید نہین مانے — ایک برمھہ جتین سب جانے
دوجی اس باس نہین ہوئی — تانی نہین کہون جاوے سوئی
برمھہ روپ سے پہلے ہی بھیّا — تن تیاگا جہان کا تہان رہیّا

دوہا

مرگ ترشنا کو نیر جیون درسے جلے سمان
نبدا بن وہ جل نہین جس ڈوبن کی ہان

دوہا

ان پڑھ کی درشٹ مین جگ بیوہار لکھائے
نبدا بن جب جگ نہین کون بیوہار بتائے

مہاراج نرسندیہ یہ ست ہے کہ جیو اور برمھہ کی ایکتا مین کچھہ بھید نہین ہے اگیانیون کی سمجھہ مین بھید ہے یہ جگت امھوا نجا شے ہے جیسے سپنے مین ایک ہی کال مین باپ بیٹا پوتا اور سب نگری بنجاتی ہے اسیطرح یہ جاگرت جگت بھی ہے سپنے مین بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکان راج مزدورون نے

تیار کیا ہے اور وہ جو راج مزدور ہین اونکا انسین رشتہ ہی کوئی باپ ہے
کوئی بیٹا ہے غرض ایک شہر مین ایسا بھاس ہوتا ہے کہ اوس سے بیٹا پیدا
ہوا ہے دوسرے شہر مین یہ بھاس ہوتا ہے کہ یہ فلانے کا بیٹا ہے مگر اصل
مین سب رچنا ایک ہی چھن مین ہوگئی اور جب جاگے تب ساری سین سرشٹی لے
ہوگئی سو مہاراج ستّ ہے بغیر برہم گیان کے بندہ کی بھرانتی دور نہین ہوسکتی
اور مینے خوب بچار کرکے دیکھ لیا کہ مین سچا نند سروپ سوگت بھید رہت اکھنڈ
برہم ہون مجھے اب سنسین کوئی سنشے بر یہ نہین مہاراج آپ دھن ہو دھن ہو مہاراج
ایک یہ بربھی آپ سے کچھ پوچھا چاہتا ہے اب آپ اسکی شنیے اور میری تو یہ وسا ہے

سورٹھہ

موہ تمر جیو دور + بھول بھرم جاتا رہا
بندرابن میں پور + آپن لگ آپی رہو

فصل یہ چوتھی ہوئی تمام — انند مئی ہے اسکا نام
سرب سکھ کا ہے یہ گرام — تم ہی ہیگا رمتا رام

ستّ نام ستّ گورو

فصل پانچوین

بہار بندرابن

دوہا

ناد بیدکی آدھے گگن مانہہ بھرپور
بندراین سکھ دھام ہی باجے انہد تور

ناد کے دھیانی کا پرش مین جا ملنا یعنی مکت ہونا

پرمی جسکا برتانت چوتھی فصل کے انت مین آیا ہی مہاراج پرم ہنس جی سے جنھون نے
چوتھی فصل مین گیان کو سدھ کیا ہی ڈنڈوت پرنام کرکے پوچھتا ہوا کہ مہاراج بہت سے
مہاتماؤن نے ہو کش ناد کے دھیان سے کہی ہے کہ یہ ناد کے دھیانی کو مکت کی پراپتی
ہے یا کیا اور اس سمے مین اس مارگ کی سدھنا ہوسکتی ہی یا نہین اور کوئی پورے
دھیانی سادھو یا گرھست اب ہین اگر آپ اونکو جانتے ہوئین تو اونکی کچھ تعریف کیجیے
اور مجھی اونکا پتا ٹھیک تبلا دیجے اور جو گرھست نوکری پیشہ ہووین تو اونکی گرھست
اور نوکری کی رہن لڑکے بالون سمیت تبلا دیجیے جسّے مجکو بسواس ہو کہ گرھست

پرمارتھ بن سکتا ہی مگر مہاراج ویاکرکی پہلے یہ سمجھا دیجئے کہ من جگت کی بکاروں سے
کیسے چھوٹے پرم ہنس جی نی کہا سنو جگت مین بڑا بکار اچھا ہی سو جب یہ انسان جگت کے
پدارتھون کو دیکھے ہی یا اونکا برتانت سنتی ہی تو اونکو سکھدائی جانکر اونکی پانیکی اچھا کرتا ہی
جو کداچت پراپت ہوئی تو کچھ دن لشٹکہ سکھ پاوی ہی اور جو پراپت نہوی تو دکھی رہتا ہی
اور جو پدارتھ ملجاتا ہی سو استھر نہین رہتا اوسکی جانیکا دکھ ستاتا ہی اور جو کداچت کوئی
پدارتھ بہت کال رہا بھی تو اوسکا سکھ سمان ہوجاتا ہی پھر اور دوسرے لشٹکہ سکھ کی اچھا
کرکے تپا کرتا ہی اور جو پدارتھ پاس ہی اوسکا سکھ بسمرن ہوجاتا ہی اور دیکھو پدارتھون کی
پراپتی ہی جو سکھ اوپجے ہے سو بجلی کی چمک کی سمان ہی اور جو سکھ بچار کرکے پراپت ہوتا ہے
وہ پونیو کی چاندنی اوجیالی کی برابر ہے بجلی کی چمک مین اوجیالا لشٹکہ پر استھر نہین چاند کا
اوجیالا اسمان پر استھر ہی سو لشٹکہ سکھ پدارتھون سی ملتا ہے سو ٹھہرتا نہین اس سکھ کو
تم ایسا جانو جیسے جھوٹھی پوت کی جھلک اور سمان سکھ ایسا ہی جیسے سچی موتی کی آب
سو جو کچھ پوت کی جھلک کو دیکھکر موہت ہوجاتی ہین اور انت کو دکھ پاتی ہین اور
جو سادھو جہان پرکھ ہین وہ موتی کو اوتم جانتی ہین اور پوتون کی پراپتی اور ہانی
مین سکھ دکھ نہین مانتی ہین اب تاتپرج یہ نکلا کہ جگت کی پدارتھون کی اچھا دکھ کا
مول ہے سو بہت کرکی پدارتھون کی دیکھنی یا اونکی پرشنسا سنتے سے بیراگ ہی سو جس
پرکھ مین بیراگ ہوگا اور کوسنگی نہوگا اوس پرکھ کو لشٹکہ سکھ کی اچھا اوتپن نہوگی
کیونکہ اوسکا وقت ست سنگ ودھیان بچار مین گذرے گا جنکی ایسی
رہن ہے اونکو سدا ان سکھ پراپت ہے اور اون مین ہی نام روپ استھان
اور اودی بیراگ سنتوکھ کی ظاہر ہوگی اور برہم پد سے ہمیشہ جیتن ہوگا

اور بھائی سب سے بڑا روگ مان بڑائی کا ہے اس سے بچنا بڑے ہی سورمان کا کام ہے

دوہا

کام گیا تو کرودھ بنجائی کرودھ گیا تو لوبھا
لوبھ گیا تو موہ بنجائی موہ گیا تو مان بڑائی سو بھا

کوئی سادھو تھی من مین اچھا مان بڑائی کی تھی کسی دیس کو گئی وہان مہراج کی بڑی پرشنسا ہوئی اوس دیس کا راجہ بھی آیا اب مہاراج کو مہا آنند پراپت ہوا یہان تک کے مہاراج دودھا دھاری تھی ایک سیر دودھ کا اہار تھا سو جسدن راجہ آیا اوس دن مہاراج سی پاؤ سیر دودھ بھی نہ پیا گیا کیونکہ مان بڑائی کی آنند سی پیٹ بھر گیا پھر کسی کا ن سے راجہ کا آنا ہوا مہاراج بڑی سوچ میں ہین بھیتر ہی بھیتر آگ لگی ہے اب مہاراج کی بھوکھ اتنی بڑھ گئی کہ سیر بھر جنون سی بھی پیٹ نہین بھرتا سو بھائی یہ مان بڑائی بڑا بھاری روگ ہے مالک سے یہی مانگنا کہ اوسے ہی اہنکار بڑھا وے ہے پراپتی سے کوراکھتی ہے اسکا دھیان ہر سمین رکھنا چاہیے جب یہ ہوگی کوئی دُکھ پاس نہین آوے گا بیت

شیشۂ ناموس را شکن بسنگ	اے گرفتار بہ بند نام و ننگ

ایضا

عیب خود بین عیب مردم مکن	از ستایش خویشتن را گم مکن

مہاراج دھن ہو ایک پیندیہ اور دو سرے کیسے ایسا کہین ہین کہ ست سنا تن جات پانت کا بچار کچھ نکرنا چاہیے +

سنو پلٹو داس جی کا یہ بچن ہے

کُنڈلیا

سرنگی سوئی نام کا رہنی سہت ببیک ✣

رہنی سہت ببیک ایک کہ سب کو جانی ۔ کہان پان ہین جدا نہین ایکی ہین سمانی
لیوے ہے مرجاد بتج نہین نیم اچارا ۔ دھرم سناتن سمجہ آبہہ دو او کرے بچارا
جب لگ شبد اگھورا دویت ابہنگی ✣ ۔ نرمل کارج کرے سوئی پورا سرنگی
اوپہ لکہے کل دھرم بھیترا کہے ایک ۔ سرنگی سوئی نام کا رہنی سہت ببیک

اور جو تمنے کہا سو بھی ست ہی ہزارون بچن ویسی بھی ہین سو اسکا نرنے اپنی بدہ مین تو یہ آتا ہے کہ بچن ادھکاری پرت ہین پر یہ نشچیہ ہے کہ نیم آچار اوپہ کا کرم ہے اب تمکو کچھ بچن بہت کر کے پارس بھاگ کے سناتے ہین اپنا سا دکھ دوسرے کا سمجھو جیو کی رچھا کرو بھوکھے کا پالن کرو مالک کی یاد مین رہو ✣

شبد

ناپڑھ پاپان دی پڑی ✣ ✣ ۔ عمر ونا دن گھٹی وے
بھوکھے ننگے نون وارہی نیدہی ارہندا ای ۔ سو پھل اونہان دی گھٹی
دھیان پوتان دے واری ۔ کارج کرداوی بھرواجگ دی چھٹی
شاہ حسین فقیر سائین دا ۔ پھونک کیٹ دی ٹٹی ✣

ہائے یہ جانا ہی کہ مرنا ست ہے پرنت ہنسی کھیلنے مین رچا ہوا ہی یہ جگت ناشی ہی تو بھی اوسپر بھروسا کرتا ہے سب کام حکم کی انسار ہوتے ہین پھر گئی ہوئی کا سوچ کرتا ہے دن گذری جاتی ہین اور مال کے بٹورنے مین عمر کھو رہا ہے نرک کی اگنی اننت کشٹ کہو رہے ہے اور پھر پاپ کرتا ہے سرگ ست ہے پرنت دھرم کے کام مین دیر کر رہا ہے کرتا ایک ہے اور اوسکا کوئی شریک نہین ہے اور یہ بیت دوسرے کے

ساتھ کرتا ہی ایسے لوگون کی دسا دیکھکر بڑا افسوس ہی اور دھرکار ہے کہ یہ تجھے سنسار کو
ٹھگنے کا مول لیتا ہی اور پھر بھولتا ہی ایسے پر لوگون سے مالک بچائی رہے ایک سائین
لوگ کا بچن ہی کہ مینی چار ہزار پوتھی پڑھی ہین اونمین سی چار باتین انگیکار کی ہین
اون باتون کو چار ہزار بار پڑھتا ہون ۱ ای من جو بندگی سائین کی کرنی ہو تو کر
نہین تو اوسکا دیا رزق مت کہا ۲ ای من جو اوسکے دیے مین راضی نہووی تو دوسرا
سائین ڈھونڈھ کہ وہ تجکو بہت سا دیوی ۳ ای من جو کرم الیشر نی لکھدی ہین اونسے
بچ نہین تو اوسکے دیس سی باہر چلا جا ۴ ای من جو تو پاپ کیا چاہی تو پہلے کوئی جگہ
اوتپن کرلی جہان ایشر نہ دیکھے نہین تو پاپ نکر ایک اور فقیر کا بچن ہی جو مین نیکی
کرسکتا ہون تو اپرادھ کسلیے کرون جو مین ست بول سکتا ہون تو جھوٹھ کاہیکو
بولون جو حلال کا کھانا ملے تو حرام کا کسواسطے کھاؤن جو مین اپنے اوگنون کی
درستی کرسکتا ہون تو دوسرون کے اوگن کیون ڈھونڈھون جو مین مالک کی
یاد مین ہون تو دنیا سی پریت کیون کرون کسی پیارے کی کتاب کا بچن ہی
کرتار کہتا ہے کہ ای بیٹے آدم کی تو نہین ڈرتا میری بادشاہت سی جو سدا استھر
ہے کھانے کا فکر مت کر میرا خزانہ معمور ہی جو تیرا کام اٹکے میرا دھیان کر مین تیرا
کام بھلے پرکار کردونگا مین تجکو بہتر سمان رکھتا ہون تو بھی میرا ہو اور مجھے
دوست رکھ اور مجھ سے محبت رکھ مینے تجکو مٹی اور پانی کی بوند سے بنایا ہے
اسمین مجکو کچھ جتن کرنا نہین پڑا اسو تو روٹی کے پیدا کرنیکا کیون سوچ کرتا ہی جو کچھ
اوتپن کیا ہے سو تیرے لیے اور تجکو اپنی بندگی کے لیے سو تو انکا غلام ہوا اوسنے
جان بوجھکے اپنے کو مجھسے ہٹایا سب جانور اور آدمی اپنے من کے سکھ کے ہیت

مجکو ڈھونڈھتے ہین اور مین جو تجکو چاہتا ہون تیری بھلے کی واسطے اور تو مجھ سے بھاگتا ہے
تو میرے اوپر بچار اپنے من کی کرودھ کرتا ہے پرنت میرے واسطے اپنے من کی اوپر کرودھ
نہین کرتا تیرا کام بندگی کرنیکا ہی میرا کام بھوجن پہونچانیکا تو بندگی بھولتا ہے پر مین
بھوجن دیتا رہتا ہون تو کل کے واسطے مجھسے بھوجن مانگتا ہے پر مین تجھہ سی کل کے لیے
کرم نہین مانگتا فقیرون کے بچن ہین بدیاوالون کو بہت کٹھن ہین سنسار
جو پرمارتھ مین ہانی کرتا ہے کال دھرم سی روکتا ہے من چنچل اپنی سر سے نہین
ہونی دیتا لوگ دنیا کی پیچھے پڑے پھرتے ہین یہ نہین جانتے کہ موت اونکی پیچھے لگی
پھرتی ہے اچانک مارے گی جو مالک کو بھولکر پاپ کرتے ہین یہ نہین جانتی کہ پاپ کا
پھل دکھ ہوگا لوگ ہنس دیتی ہین یہ نہین جانتے کہ اس گل سے سائین راضی ہے
یا نہین جو مانگو سائین سے سمجھ ہین اور دنیا سے نکلے ہین جب سائین کے دربار مین جاوینگے
تب ایک بڑھیا مائی جسکا مونہہ کالا ابلی کی سی آنکھین بڑے بڑے دانت اوپر کا ہونٹھ
تلے لٹکا ہوا اور نیچے کا ہونٹھ اوپر کو چڑھا ہوا ہاتھ پیر نیلے وہان کھڑی ہوگی
اوس سمین درگاہ سے آواز آوینگی کہ اے لوگو اسکو پہچانتے ہو تب سب کہینگے
کہ اس ہتیاری چڑیل سے بچا ہم اسے نہین جانتے دوسری آواز ہوگی کہ یہ تمھاری
پیاری دنیا ہے جسکی تم سدا ان پرشنسا کرتے تھے اور اوسکی واسطے غریبون کو
دکھ دیتے ہے دھرم کو پیچھے رہے اپنا پیٹ پوکھن بھلے پرکار سے کرتے رہے
سائین کو سر چن بسار دیا سو یہ وہ دنیا ہے جو تمھاری اتینت غرض تھی اب حکم ہوگا
کہ دنیا کو نرک مین ڈالدو اوس وقت دنیا پکارے گی کہ کہان ہین میرے پرانے
دلی ساتھی سنگی اور میرے اگیاکاری تب حکم ہوگا ستّ ہے اسکے یارون کو

بھی نرک مین باس اور جو دونون کو جہہ کا دکھہ نہو کٹھن ہے جو دونون لوکون کا
راج ملے تو بھی راضی نہو کیونکہ یہ استھر نہین جو دونون لوک کا راج پراپت ہووے اور وہ
چھیننا جاوے تو اوداس نہووی تب دولتمند ہے دنیا کی بڑائی پاکر بھولنا نہین بھو
کام کم ہمتون کا ہی ایک فقیر صاحب نے خوش ہو کر کسی سیوک کو آشیرباد دیا سائین تجکو
ہمت دیوے کہ تو دنیا کو دوست نرکھے اور کنگالی کو دھن کرکے جان اور دکھہ کو
سکھہ کرکے مان اور فقیرون کی سنگت کر اور خواری کو بڑائی جان اور جینے کو
مرنا پہچان اور مالک کے بھروسے گذران کر کٹھن ہے کہ جو تجھہ استھانون مین
دنیا کی بات کرے تو تین برس کی بندگی جاتی رہے دھرم سالہ سادھون کے
سنگھہ موئے کے پیچھے سمادھون کے پاس پچھلی رات بھجن کے وقت ✣
ایک سمے خدا نے موسی اپیغمبر سے فرمایا کہ جب تیرے پاس کنگال آوے خوشی ہو
یہ نیکون کی نشانی ہے اور جس سمے دولتمند آوے تو جان کہ کوئی گناہ کیا ہے
دنیا مین آٹھہ بات بہت بھلی ہین عورت کو لاج جوان کو توبہ بدیاوان سے
بندگی دھن وان سے اودارتا ستر ون مین پیار ہو سنتوش سے نرباہ پرمارتھہ
فقیرون سے بنا وراج سے یہ بھی کہا ہے بنا لاج استری ایسی ہے
جیسے بھوجن بنا لون کا جوان تو باہ نکرے سیپ بنا موتی بدوان بندگی
نکرے درخت بنا پھل کا دولتمند اودار نہین تالاب ہے بنا پانیکا متر ون مین
پیار نہین دیہہ ہے بنا جیتن سنتوش ہے وفا یعنی نرباہ نہین جان کہ کمان ہے
بنا چلے کی بادشاہ مین نیاو نہین جان کہ بادل ہے بنا جل کا فقیر ہے بنا پرمارتھہ
نگرنجیہ جان دریا ہے پرکاش سے سن ہے ایک سائین نے فرمایا ہے

کر تو نے دل مین میرا بسا ہے لقمان حکیم کا بچن ہے جس سمے
نماز پڑھے دل پر نظر رکھ جب سادھون کی سنگت ہووے زبان پر نگاہ رکھ کھانے
کے سمے حلق پر نگاہ رکھ جب گھر آوے آنکھون پر نظر رکھ سائین کو مت بھول
موت کو یاد رکھ کسی کی نیکی کو مت بھول بچن ہے دنیا سدا جوان ہی کسی فقیر
نے پوچھا کہ اے دنیا تو نے بہت سے خصم کیے پر کس کارن سے جوان ہی رہی
دنیا نے جواب دیا کہ جو مرد تھے وے مجھ سے بھاگتے رہے اور جو نامرد تھے وہ مجھ پر
مرتے رہے اسلیے مین جوان ہی رہی بچن ہے سائین کو سدا سنمکھ جانکے
ڈرتا رہو دنیا سے بھاگ تو دنیا کا پیارا ہوگا دولتمند وہ ہے جو کسی سے کچھ نہ چاہے
حرام کا کھانا مت کھا تیری دعا قبول ہوگی جو بھلا ہوا چاہتا ہے تو مان باپ کو
راضی رکھ بچن ہے غیبت عمر کو کھاتی ہے کنجوسی دھن کی ہانی کرتی ہے
نندا بندگی کو کھاتی ہے توبہ گناہ کو ناش کرتا ہے سچ آپدا کو دور کرتا ہے بچن ہے
کہ پانچ باتین لڑکون سے سیکھ روٹی کا سوچ مت کر جب دکھ ہو تو کرودھ مت کر
مالک پر جو لڑائی ہو جاے تو جلدی دوستی کر جو کوئی ڈراوے تو رو دے کچھ
ذخیرہ مت رکھ مہاراج دھن ہو دھن بڑے امولک بچن سنائے مہاراج آپ نے
فرمایا سب جیون پر دیا کرے پر مہاراج جیو کا مارنا تو قرآن پران انجیل مین لکھا ہے
یہ کیسی سنو قرآن وغیرہ مین یہ بات کہین ایک دو جگہ لکھی ہوگی سو بھی اوسکی
سند یہ ہے کہ کسی نے پیچھے سے لکھ دیا ہو اور دیا اور جیو کی رچھا ہزارون جگہ
لکھی ہے اب ہزار جگہ کی بات کو ماننی جوگ ہے کہ ایک جگہ کی دوسرے پوچھتے ہین
کہ اوس ہزارون انگیا قرآن پران مین لکھی ہین اونکا بھی کوئی پناہ کرتا ہے

یا کیول مانس کہانا ہی لکہا ہی بہلا جو انجیل قرآن پران مین اونصیحت لکہی ہین جو اون سبکا دہارن کرو ہو تو ماس [گوشت ۱۲] بہی کہاؤ جو اور پاپ کا بدلا ملیگا تو پن کیا بے ارتہہ جاے گا اب اسکو ہم کیا کرین سمجہہ باتین تو سب بتاگ دین اور سواد کی کارن اسجہہ کو گرہن کیا اب کیا ہندو کیا مسلمان کیا او یہ کہتے ہین کہ ایشر کی اگیا کا نرباہ اس سمے مین نہین ہو سکتا ہے پر جیو ہنسا او سکی اگیا کی انوسار کرنا بتا ہی کہیے اس سمجہہ پر کیا دہول ڈالین بہائی پہلی تو جیو ہنسا کی اگیا ہی ہین دکہو [حکم ۱۲] کا ہی دوسرے اوس سمے کے لیے ہو تو ہو کہ جب مانگہہ بہی پشو تہے کچہہ بوجہہ نہ تہی ناج نہین ہوتا تہا اور اب وہ سما نہین ہے مہاراج ہمنے سنا ہی کہ جیو [جانور ۱۲] نہین مرتا اور وہ جیو سے ست ہی پرنت جب مارنا کہانا ہی تب جیو پران کو کہتی ہین پران کا دیہہ سے بجوگ [جدا ہونا] ہی مرنا ہے [بیجان ۱۲] سو مہا پاپ ہی بنا پران کی جیو کا کہانا دو کہہ نہین ہاں جسکو اپنے پران کی سدہہ [علیحدگی ۱۲] نہی وہ چاہے سو کرے اور جبتک اپنے پران کی گم [دم ۱۲] ہے تب تک دوسرے کے پران کا بجوگ کرنا مہا ہتیا ہے مہاراج اونگ سوہنگ کا جپنا کیسا ہے واہ وہ سوار تہہ پرمارتہہ دونون کا کارج بناتا ہے سب مہاتماؤن نے بڑی مہمان کی ہے دیکہو اونکی مہمان گیتا مین کہی ہے

شلوک

امتی کا چہرم برمہہ بیاہرن مانس سمرن جہہ پریات ✣ تیجن دیہنگ سجات پرمانگ

گنگ سوہنگ اجپا ہے انہی کا دہیان مکہہ ہے

مہاراج واہ گورو کا جاپ کیسا ہی واہ اتنیت او تم ہی دیکہو واہ گورو مین چار اچہر ہین

و	ہ	گ	ر
ستجگ مین واسدیو کا جاپ تہا	ترتیا مین ہر کا جاپ	دواپر مین گوبند	اور کلجگ مین رام کا جاپ ہے

واسدیو کا جاپ حرف وا سے

ہر کا جاپ حرف ہا سی　گوبند کا جاپ حرف گا سی　رام کا جاپ حرف را سی چارون
جگون کا جاپ واہ گورو مین ہی دوسری واہ گورو کے ارتھ دھن ہین گورو پد کا ارتھ یہ ہے
گو نام تمر (تاریکی ۱۲) کا　رو نام پرکاش (روشنی ۱۲) جو تمر ارتھات اگیان کو دور کرکے پرکاش کرے　گورو
جو دچیا کا دینے والا ہی اوسے بھی گورو کہتی ہین اور گورو کو ایشر کہا ہے اب دیکھو واہ گورو
کہنے مین ایشر تک کو دھن باد ہوا اور مسلمانون کی کتاب مین لکھا ہی کہ واہ آواز
ایشر کی ہی اور آدمین ہی شبد ہوئی ہین مہاراج جہایا پرکھ کا دھیان کیا ہوتا ہے
سنو پہلے دن مین اور پیچھے رات مین بھی ترمری (خدا ۱۲) ادکھا کرتے ہین ستہ ہاشت اسکا
سدھی ہی موکش داتا نہین　مہاراج اس جگت کا حال تو کچھ اور ہی ہی پر ہمارا تتھ کو
کوئی سمجھتا ہوگا پرم ہنس نے کہا ٹھیک ہے سنو جگت کا سکھ پرسیدھا اور استھول ہی اور پرمارتھ کا
سکھ گپت اور باریک ہی سو جس پرکھ کی بدھی ستوگرم کرکے نرمل (گندلا ۱۲) ہوئی ہی اوسکو پرمارتھ
کے سکھ کی خبر ہوتی ہے پرنت اب جیوون کی بدھی موٹی ہے اسی کارن سے
باریک پدارتھ مین پرویش کرنے کے جوگ نہین ہوتی ہان ست پرکھون کا سنگت
پراپت ہو تو کارج سہج مین بنجائے　مہاراج میرے پہلے پرشنون (سوال ۱۲) کا جواب دیجیے
پرم ہنس جی نے کہا کہ نادی اوپاشنا سب اوپاشناؤن مین اوتم (ہو بہو ۱۲) ہے اور
انت مین ساکھیات گیان کی پراپتی ہے بلکہ اوسمین اتنی خوبی ہی کہ جو انہد شبد کا
دھیان کرتے ہین اونکی کسی وسایں ہانی نہین ہو سکتی اور جسنی اوپاشنا کی
اور باتین جیسی نام کا سمرن سادہ گورو کی سیوا بانی کا پاٹھ دیا دھرم سیل سنتوکھ
آدی پوربک کی ہی تو اوسکو کوئی بھرم ادئین (وردد ۱۲) ہوتا ہی نہ من کی چنچلتا ہی ستاتی
ہی اور تھوڑے ہی سمے مین انہد (ندا ۱۲) شبد سنکر بلکہ شبد ارتھات ست شبد

ہین جو سچے ست گورو کی استھان ہین انت ہو جاتا ہی اور تھا تھ سرت مایا کے پریچ سے
کہ ذکے اپنے نج سروپ ہین لین ہوتی ہے اور جسنے پوری اوپاسنا نہین کی ہے اوسکو
انہد شبد انت سمے ہین سنائی دیتا ہے اور من انت سنکلپ وکلپ اوٹھاتا ہے
چیت جسے نہین پایا ہے پرنت کوئی نقصان کی صورت نہین ہان بیدانت کو سنا اور دیکھا
سُننے سے واچک گیانی ہو جانے کا خوف ہے کہ پھر وہ مانکھ کسی ارتھ کا نہین
رہتا نہ گیان ہی آیا اور نہ اوپاسنا ہین من لگتا ہے ✤

ہولی

۱

ہولی کا ساج کھیوری — شبد ہین سرت رنگوری
جگ کو لال گلال نہین ہے — گال نے گھیر دھروری
نہین یہ گاش تم چھاؤ ہے — ویدون ہین پانی بھروری

سکھی اندھا دھندھ مچوری

۲

ست سنگ لیہ ہے میری بھائی — شبد کی ڈور گھوری
من اپنے ہین دیکھ بچارو — بن ابھیاس مروری

شبد نہ ہاتھ لگوری

۳

بشے بھوگ ہین من کو لگا یو — دونون زہر بھوری
مایا کی دھور اوڑاون چالی — مایا نے دھوکا دیوری

پھول رسنگار بھنیوری

۴

کچھ رس بھانگ کی گھونٹ پئے ہین — آپن سدھ بسر دری
سنت کہ بال و یاجب گیان بھین — بندرا بن سے لگوری

بھاگ سے بھاگ ملوری

ہولی

۱ پل پل ہین شبد سے رچنا ری	مان یہی دھن اپنا ری
دو سہر دھن سب الپسن یہ کے سنگی	ان سنگ نہ چلنا ری
دیہ گیہی تو نا ہین بسے	جیو امر رہنا ری
آگے بھوگ ہے کرنا ری	
۲ جب لگ جیو مکت نہین پاوے	چھوٹے نہ کرم کلپنا ری
استھول گیہ سوکشم رہیو بھائی	دکھ سے کبھون نہ ترنا ری
آواگون ہین پھرنا ری	
۳ سرت ہے جہان اسا ہووے	وہان باسا ملنا ری
جو جگ ماتھ سرت رہی یاکی	آسا بس تن دھرنا ری
کشٹ جال ہین پڑنا ری	
۴ ست سنگ ہین جو جیو رہے گا	آسا ہر چرنا ری
بندرابن پرچ بنا سا	سکھ ساگر ملنا ری
ہنسا ہووے رہنا ری	

مہاراج ناد دھیانی تو یہ کہتی ہین کہ پنڈ سے سو برہمنڈ تھی اور جو کہ دیہ استہ ہے پھر مہاراج دیہ ہین شبد کس پرکار ست ہوسکتا ہی دوسرے شبد آکاش کا گن ہے آکاش جڑ ہے اور گن گنی ہین رہتا ہے اس سے ناد کے دھیانی کی لے آکاش ہین ہونی چاہیے کیونکہ شبد کی لے آکاش ہین ہوگی پرم ہنس نے کہا سنو جیسے آکاش

بیاپک ہی اور دیہ مین ہی ایسے ہی شبد بیاپک ہی اور دیہ مین ہی اس سے ہی ست شبد کا دیہ مین
ہونا ثابت اور جو تمنے کہا کہ ناد کو دھیانی کی لے اکاش مین ہونی چاہیے سنو جو شبد
اکاش کا گن ہی وہ شبد نقلی ہے تمہارا تھ مین شبد اکاش کا گن نہین ہی برنت اکاش
کے کرتا کا کرتا ہی دیکھو یہ بید کی سرتی ہی اکو ہنگ بہو شیام جو تم کہو کہ یہ شبد آکاش کا
گن ہے تو پہلا آکاش ہوا پیچھے شبد تو سرتی کھنڈن ہوتی ہی کیونکہ سرتی کا یہ مطلب ہے
کہ ایک ہون انیک ہو جاؤن جو تم آکاش کو پہلے مانو تو ایک کہنا است ہوگا اور سوامی کا
کہنا سب پرکار سے ست ہی آکاش کی اوتپتی سے پہلے سرتی ہوئی مگر یہ دھیان سے پہلے
سمجھنے کی بات ہی کہ اچھر بنا زبان اور آکاش کے نہین نکل سکتا ہی اور برکھ کی زبان
ہونا نہین کہا جا سکتا کیونکہ وہ ہاڑ ماس چرم کا بنا ہوا نہین ہی علاوہ اسکے جب سوامی
آپ ہی سب استھانون مین پرپورن اور بیاپک تھا تو آکاش کہان تھا اس سے یہ سنسکرت
کے اچھر اکو ہنگ بہو شیام برہماجی کے مکھ سے نکلے ہین اور ان اچھرون کا مول
بید کی رچا ہے جسکو برہماجی نے سمجھا وہ مین اچھر نہین وہ دھن کے سمان ہے
وہ دھن اونکار سے اوتپن ہوئی ہے اب ان دھنون اور اونکار کا مول جو شبد ہے
وہ ست شبد ہے وہ شبد آکاش کا گن نہین ہے پس جسکو ست گورو کا اپدیش
ہوا ہے وہ انہد شبد سے نکلکر اونکار کی دھن مین پہونچکر سن مہا سن کے پار
ست شبد مین پہونچتا ہے اب وہ ست شبد اور برکھ ایک ہی ہین چندان بھید نہین
اور جو تمنے پوچھا اس سمے مین دھیان بن سکتا ہے یا نہین سنو اس کلجگ مین
کرم ہٹ جوگ اور دیگر اوپاشنا کوئی نہین سہج بن سکتی کیول ایک نام کا سمرن
یا شبد کا دھیان ہی سوگم ہے اور ظاہر مین من کی ایکاگرتا کا کارن ہے

سن کی انتر بتی ہوئی بنا کارج سدھ نہین ہو سکتا بید شاستر اور سب متون کا یہ سدھانت ہے کہ من نشچل ہونا چاہئے اس سے من کا نشچل ہونا اور کریا کرم سے مشکل ہے بلکہ من اور بھی بانحاب ہو جاتا ہے اور نیتی دُھوتی پرانا یام اس کلجگ مین تھوڑی اوستھا اور سلپ پراکرم ہونے کے کارن نہین ہو سکتا ہے اور چونکہ من بہت بلین ہے بیدانت کے سرون کا بھی ادھکاری ہونا کٹھن اس سے نام کا سمرن اور بھوگ کے دان اور شبد کا دھیان کل جگ کے لیے بہتر سمجھکر مہاتماؤن نے ٹھہرایا ہے سو سب پر البدھ جیون کو پراپت ہوگا

قرار دست تنتیل[12] · برگشتہ[12]

اڑیل

ایک آس سبواس کموبکھ نام رہے	گھر مین رہو اداس کر دسب کام رہے
اتسی کی مال سو مہگ سر سوہتا	ہانڈی بلیٹو نام مہیدہب چھنچہ پکچم روتا

دوہا

نانک ست گور بھیٹی جو پوری ہووی جگت	ہسندیان کھلندیان پہنندیان کھاوندیان وچے ہووی مکت

مہاراج آپ دھن ہو خوب سمجھ حیت کو سوہت کیا اب یا کہے کوئی دوہا کہ جن الیسے سیدگی کہ جس سے شبد کی مہمان کا برتانت ظاہر ہووے اچھا پری جی شبد راگ

ملار محلا پہلا شلوک

گھر مین گھر دکھای دی سو ست گرپرکھ سجان	پانچ شبد دھن کار دُھن باجے شبد نشان
دیپ لوی پاتال تہہ کھنڈ منڈل حیران	تار گھور باجے جہان سچا تخت سلطان
سکھمن کے گھر راگ سن من منڈل کولاے	الکتھ کتھا بیچاریئے منسا منہ سماے
اولٹ کنول امرت بھر یا من کتھون نہ جاے	اجپا جپ نہ وسرے آد جگاد سماے

سب سکھیاں پانچوں ملی گور تیج گھر پاس ۔ شبد گیچ پیو گھر لیو ناناک تاکا داس

شبد

چیت ابین رس بھرسیتا ل جہان شبد اوٹھی امپانی ہو ✣

ملیا انند جیب سوٹھی نہین کچھ چات کچھانی ہو ۔ چاند سورج تارا گن نا ہین نہین بان رین بہانی ہو

باجے بین ستار بانسری رنگکار ہر دبانی ہو ۔ موت جھلل جوت جھلکیں جل برست پانی ہو

آنج تیج ستوبسیں سار و ہانج تیج بہت النواری ہو ۔ دس دتار ایک تت ماہ جہت سبھ سمانی ہو

کہیں کبیر بھید کی باتیں برلا کوئی پہچانی ہو ۔ کہجان پہچیں نہیں تا وچھم ظلمی کی کھانی ہو

شبد

محرم ہوی سو جانے ساد ہو ایسا دیس ہمارا ✣

بید بیب پار نہیں پاوین کہن سنن سبھی نیارا ۔ جات برن کل کریا ناہین سندیا نیم اچارا

بن جل بھرپرا جہان ہماری پرتھیا نہین کہا ۔ سن محل جہان نوبت باجے کنگری بین ستارا

بن بادل جہان بجلی چمکی بنا سورج او جیارا ۔ بنا نین جہان موتی چوہین بن سبد شبد او چارا

وچل جاپ بیر جہان دسی آگی اگم اپارا ۔ کہین کبیر جہان بن ہماری کوئی بوجھے گرمکھ پیارا

شبد

اوات ٹھکانی با ہین کیہون آپی دیکھی ہو ✣

اوابان بیٹھ کوپا وو پرتیلی گھاٹ او تارا ہو ۔ انگت نگر جا ہی جہان چھین باں کی بھنک بچارا ہو

بین جہین سبج ہین دستکھمن سرت سمانی ہو ۔ سوہنگ سبد بہنگ سن بین جلی مہی شبد کی کھانی ہو

بیا بیٹھا جاگرت جوگی لگی اونمنی تا ڑی ہو ۔ انگلا بیٹھا سہج سماہی پنگلا پون اپاری ہو ✣

ریٹھا ست گرو بید جوت پیلا ہو ۔ بیبا بیٹھی جوت ان بہو ہسا اکیلا ہو

سن سمت وہ دس آٹھوں پہر جت میں پیارا ہو ۔ پلٹو یہ کیساری سکھ پرکھے گا کوئی پیارا ہو ۔

تلانا

تت تنگ ت رنگ او لالی کنج کنول پر باجت انہد اٹھت رنگ دھم دھم دھرن
دنس یا دن سکھی سن دھن لاگی بھاگ بھون وپای ہنکیہ ور نگ دھر دھن دھید دھکت دھم دیم تم ترن
کرت گھور گھن گھور بیہا بلک پلک لاگی ماہی جہ محل مرم مندر گھر یکسی چڑھن چال جیم جیم جرن

شبد آرتی

یہ بدہ آرتی رام کی کیجے
تن من چندن پریم کی مالا
گیان کا دیپک پون کی باتی
آنند منگل بھاؤ کی سیوا
بھگت ستانتر میں بلہاری

آتم انتر بار نا لیجے
انہد گھنٹا وین دیا لا
دیو نرنجن پانچون پاتی ✣
منسا مندر آتم دیوا
دادو بنجانے سیوا تمہاری

شبد

جاکے لاگ انہد تان سوئی نربان نرگن نام کی ✣

دل کے سیکھر میرے فکر رار اکار کی
مدہ مرلی مدھر باجے بائیں کنگری سارنگی
الکھ کی کیتھا نیاری سیکھا ناہیں آن ہے

جا کی لاگ اجپا گگن جھلکی جوت سبال کی
دہنی جو گھنٹا سنکھ باجے غیب دھن جھنکار کی
جگجیوان پران سعدہ کول رہے ست نام ہے

شبد

جب سے انہد گھور سنی
گھوست ہیں سعقل تھی کا یا کل جو سرت سنی

اندری تھکت گلت من ہوا آسا سکل بھنی ✣
روم روم آنند اُپج کر آلس سہج بھنی ✣

متواری جو شبد سمایا انت بھیج کئی	کرم دھرم کے بندھن توڑے تپا سکل بنی
اپا بسر جگت بسر دکت ہی پانچ جنی	لوک بھوگ سدھ رہ نہ کوئی بھوئے گیان گنی
رہیں لولین چرن ہیں داسا کہیں سنگھ دھوئی	ریسا دھیان بھاگ ہو پائی چھوڑا ہیت سگھرانی

تِلّانا

مُرلیا مہارے من بھاوے لو

بہروں سُنت گئی بھول سُدھ بُدھ سب پیت سرن ورتین گرام مل نئی نئی تان سُنائے لو
رُناں جھنک گھونگھر و بھان تت موہنگ بین بیانگی سُنائی گت جت مردنگ دھدھکار ادھرکٹ
دھرکٹ دھیت لامتا رکڑ دھا ولٹ پلٹ لکھ اچھر گئی گھٹ تانا در دِ تیم تلّانا گائے لو
پھم گھاٹ لکھ باٹ تلو نکی مدہ جوت اُدجیاری جگمگات ہارا ہیں جھر ہی گرجت گگن گھنا تنا

سنگھ سدا جھر تو پہ سُو پیا پاتن کے بل بل جائے لو

شبد

یہ اچرج کی بات کہو کاسے کھون رہی سکھی

الکدن مِنا سمجھو کی ماہیں مورت چڑھی اکاس	گگن گھور دھن گرجن لاگے چمک جھن بھوباس
بن برت روز روزا سن ہی گھل گھل کھیل کھات	نیاری نیاری دھن دھدھکارین مرلی بین سہات
الکھ پلک کی بار دوار سی سُن شہر ورسات	جگمگ جت ہوت اُدجیاری ہیں نہ بھند لکھات
وین اس گور سور کہ پاتی ادھر الوک لکھات	سُند پیار سب سے نیار ازکھ نرکھ مسکیات

شبد

جنکی سمت نام ہی رمی	نینھ نغبت جھرت تن گھر کبھون کھون نہ عمی

شانت جہان تجھ میں نہیں بیچ چیت ہم بھی	پھر لاج کو لین بسطر سے کچھ رس بھی
شبد سرت سنو جس بین سرنام ست مد ہو بھی	جنگل محل ان میں ہمیں بیت بیالا ابھی

مہاراج واہ واہ بہت اتم اتھانی شبد سنا ہے اب مہاراج کرپا کرکے کہیے کہ میں شبد کا
دھیان کرتا ہوں یا اور کوئی یکت کا سادھن اس سے اوتم ہے اور مندرا
کہے کہتے ہیں ہم ہنس سے کرپا کر سنو سندیہ تم شبد کا دھیان کرتے رہو اس سے
اور اوتم سادھن کوئی نہیں ہمیں کسی اور سادھن کی ضرورت نہیں ہے کیول من کو
شبد میں لگانا ہے جب من استھر ہوگا تب پد کی پراپت بہت شگم ہے یہاں جو ست استھان
میں کہ وہاں سدھی کی پراپتی ہے یکت کے جاننے والوں کو اسکے بھید سے سچ کر کہا جاتا ہے
مہاراج یہ کہیے کہ شبد میں من کس پرکار لگے میں دیکھتا ہوں کہ جب دھیان کرتا
ہوں تو من میں ایسے سنکلپ وکلپ ہوتے ہیں کہ کبھی سادھن میں بھی
اوتپن نہیں ہوتے سنو ہمیں یہ بات ہے کہ جو بانگ شبد ستی کا ادھکاری ہوتا ہے اوسکو
ایسی مشکل نہیں ہوتی تمکو اوچت ہے کہ سادھوں کی سیوا چت سے کرتے رہو ہنڈیا
کسیکی نکرو جھوٹے کو کھلاتے رہو اور اپنے آرام کی طرف درشٹی نکرو دیکھو کیسا من
لگتا ہے من کو اس کام کو شروع ہونے سے پہلے سمجھا لیا کرو ایک درشٹانت ہے سنو
ایک بادشاہ کی پلنگ پر بادشاہ کا غلام لیٹ رہا بادشاہ کو اسکی خبر ہوگئی اوس غلام پر
مار پیٹ بڑی ہوئی اوس سمی غلام ہنسا بادشاہ نے ہنسنے کا کارن پوچھا اوس غلام نے جواب دیا
کہ میں دو چار گھڑی کو اوس پلنگ پر لیٹا سو تو یہ سا ہوئی جو ادھک سوتا تو نجانے کیا دنڈ
ہوتی میں اچھا بھاگ تھا جو بہت کچھ تھوڑی پایا اونکی نجانے کیا دسا ہوگی جو بہت زیادہ اوس پر سوتے
ہیں اب یہی جی تمکو اوچت ہے کہ ایسے پرکار جگت کے سکھوں کو تیاگ اور

دکھدائی جانکر شبد مین من لگاؤ کوئی الجھن کھڑا نہوگا اس من کی بیٹھک شہٹ دل کنول پر ہے جس تیر پر بیٹھتا ہے ویساہی سبھاؤ ہوتا ہے تمکو جوگ ہے کہ دیا بیراگ سنتوکھہ سیل چھمان کو ہرسے اچھا سمجھکر گرہن کرتے رہو کہ من بھی [لازم ۱۲] اوسکے انسوار او تم تیر پر بیٹھے سب کارج سدہ ہے اور مندرا کا حال سنو مندرا جوگ کی پانچ ہین چاچری [۱] بھوچری [۲] کھیچری [۳] اگوچری [۴] انمنی [۵] چاچری مندرا اوسکا نام ہے کہ جو نظر سے دھیان جوت کا کرے ناسکا آگر جوت درسے اور اپنا چہرہ بھی دیکھے [آنکھ] بھوچری مندرا یہ ہے کہ آنکھون کے حلکر کو پھیر کر ترکوٹی مین جوت دیکھے کھیچری یہ کہ زبان کو اولٹ کر حلق سے لگاوے امین ہیے اگوچری مندرا یہ کہ ترکوٹی مین شبد سنے اونمنی یہ کہ شبد او نکار سنے

کچھہ بھید شبد کا تمکو چوپائی وچہند وغیرہ ذیل سے معلوم ہوگا

چوپائی

گور مہان سنتن سب کیہنی ۔ شاستر بید ہی سکھہ دیہی

روم روم جبھا ہو جاوے ۔ نہین جس گور تس برنن آوے

رب سسن سب جگ درساوا ۔ گھٹ کا بھید گور وسے پاوا

گوپی گوال کرشن [چاند ۱۲ سورج ۱۲] گھٹ ماہین ۔ گوبردھن لیلا تنہ ٹھائین

رام اجودھیا تن بیچ دیکھا ۔ گنگا جمن سرسوتی لیکھا

سرجو چارد ھام درساوا ۔ گور بن بھید کوئی نہین پاوا

سب رچنا کرتا دکھلائی ۔ کرتا کو گور دینہہ جنہائی

پورن سب مین ایک برگاشا [سچھے] ۔ سوئی پرگاش گھٹ اندر باہا

کس کس گوراو بہان کہہ جائی | نبندرابن چوراسی چھوڑائی

دوہا

واہ گورو جو جیت دھرین سوزبڑے کلین | اس جگ مین نربھی رہین پاوین مکت ترین

چوپائی

اِک سمرن جیبھیاتے ہوئی | دوجا سوانس سمرنی سوئی
تیجے سرت ناد سون لاوے | سوئی شبد بت برمھ کہاوے
اچھر کو نہین نام تباوا | برمھ اچھر کے پار لکھاوا
چھر اچھر برمھ اچھر بھائی | سار شبد ان پار لکھائی

دوہا

سب جیا برھمنڈ کی چھپی بھری گھٹ مانجھ | باہر لکھ بھیتر لکھو ست برکھ کو پانجھ

چھند

کنجا کنول کی داہنی سرتی لگاؤ پریم سے | جیسین بیہاسونت گاین علمہ بسیار نیم سے
کئی بھانت اوٹھتی شبد کی دھن رہا گھن گھور ہی | اپنی سرت کو ٹھہر کر وہ جھنگا سنو جھنہ شور ہے
پانچہی گھنٹا سنکھ ہی جیت جوڑ کر اوسکو سنو | جب بانسری دھن سن ٹی تہان دھیان دھر سرتے گنو
اب اوسکو چھوڑ کر دھن اوام مین راچے رہو | اس بیچ مین جوتی کی جھل مل کو نرکھ آنند گہو
سوبھا جو نبند ابن کے منڈل میں کی اتی ہی بنی | ست نام سوہنگ سا نوا جھب کیا کہون جیت ہی بنی

چھند دیگر سدھانت مصنف

بن روپ لکھا سار پد جسکو کہا پورن سبھی | یہ بوجھہ جنکو مل گئی پانا تھا سو پایا ابھی
اوس ایک سے دھن جو اوٹھی سو تھیم سروپی لیکھئے | من جیت سبھی استھول وتیت روپ اب جو دیکھئے

تھول سو تجھم روپ پُن سکو انادی جانیے
شبد کے ابھیاس سے برتی اگا گر کیجیے ÷
لکھو جو برتی سادہ کی پھر انت مین پرگاش ہے
ست سنگ سیو سادھو کی اور نام کا جپ جاپ ہے
لیان کے اوپرانت بھی جیون مکت کی کار نی
ہنس نادی انکھنڈ جہان شبد کی گار ہی

نت او تپت جس منکھ کی جگت ایسین مانیے
چار سادھن جو کہی سو تم سو گم سے لیجیے
جب لگ نہ یہ تہر ہوگی پاوی نہین او کاش ہے
بدبزہل اونچل دیکھی سب آپ سے ہے
برتی ایک کا گہنا دہی سکھ سب لیا ہی سادہ ئی
سنتو نکا یہ سدھانت نبدا ین ہمجھ بست کہی

راگ لاونی

جو ست گور کی ہین بیا تہہ نرد جگ دھاری
نبدا ین سو جگ یا رجیت نہین ہاری

ٹیک

۱ بن ست گور کا آدھار سو نہین ہونا
پیا بن جینا تو جان اری مرناری
۲ ست گو بھر اہنڈار بھوک نہین پیا
جنکے برہا کا زخم لگا نہین کاری
۳ پیا ڈھونڈا مین ہر دیس پتا نہین لگتا
گھر گھر مانگی بھیک لاج نہین لائی
۴ اس برہن کا دکھ دیکھ اگن بوجھ جاتی
مارین ملکر تانے تان مرد اور ناری
۵ پیاری گو دن رین چین نہین پایا

پیاری جنم جنم ہوئی ہان رتن دھن کھونا
جو ہر من ہین جیت دھیر نہین ترناری
جو پاوی ست دوار پڑی سب آسا
برہڑی سب ہی جھک مار جنم نہر کاری
آئی تن من دینا جار ہوی مین منگتا
ایری جنم مرن بیوہار بندہ نہین بھائی
ڈاین دبدھا لار جگر کو کھاتی
کیا جل ہوا مگ ماہنہ ہای سب کھاری
کہو کیونکر رکھے دھیر سین بن کایا

نہین کوئی ٹرنا اس راہ سفر ہی بھاری
۶ سب سکھیان چیت کٹھور کرین ہیہ ردی
بھرتی ٹھنڈی ہائے ہوا جل جاری
۷ ایری سُنیئے اچرج بات روی دُکھہ دینا
دکھہ روو ہی سر کوٹ چھوڑدے پیاری
۸ ست گور رام اپار مکت کو مولا
سو مور کھہ ہین بیمار نہین آراما
۹ ایری کرم کلا لبستھار پار نہین پانا
شبد بنا سنسار مول اندھیاری
۱۰ ست ست گور رام جھوٹ جگ جانو
ایری اگم اگوچر جان وار نہین پاری
پیاری جیتے جانو موت ٹری نہین ٹاری
آلی تن من دینا جارہوئی مین ہردی
جل بھن کرین خاک ہوئی سب باری
سکھی بھلی بھاگن ساتھہ ہای سنگ لینا
کیون آیا مین تجھہ پاس رہو تم نیاری
سوئی ابھاگن جان سارپد بھولا
ایری بہر چھولا کال برتھا نزجاما
سکھہ دکھہ مین بھرمائے جال اُرجھانا
آلی انتر سادھن سار سوئی لبہ اری
من اندری کو پریم بسٹے پر مانو
بندرابن جیت دھیر کال سر ماری

چوپائی

پریم اوٹھے جب اُر کے ماہین
نینون سے جل دھار بہائی
پی بچھوہ کی پیر ستاوے
ہائے ہائے کرین بتائی
کب ہون جس باورہوی جائی
کبھون رُودون کرے دن راتی
گورین پیار اسگے نہ کوئی
نیم اچار رہے کچھہ ناہین
لس باسر برہ اگن جرائی
گھر بن ات اوت کچھو نہ سہاوے
نیانیہ جس مین زتہائی
رچھن رووے چھن کری ہنسائی
کیون بیٹھہ سجہر کر چھاتی
دھن بیوار کچھہ موہوئی

دوہا

برہ پربل دل ساج کے گھیر لیو موہ آئی
نینن مارچھانڈ نینن تڑپ تڑپ جیا جائی

ادھک بیت گو دیو سبھی سہج جگت سنگ ہوے
دوہا بندرابن نشچے لکھو ملت گھڑی در سوے

ہر گو سنت اکھنڈ ہین ساکھی بید پران
بندرابن بنج ہردی سی نشچے ہوے کلیان

دوہا

رام لکھو نج آپ مین دیکھو نرکھ نہار
بندرابن مین سا نورا لکینھے شبد بہار

اب تھوری سی باقی سری مہنت و بعضی سادھان و بھگتان
بہار بندرابن کی جو اکثر ا جودھیا و لکھنؤ مین ہنستی ہین لکھی جاتی ہے

دوہا

ست گور رام سر نگ ہو جیون کر آدھار
بار بار بنتی کرون موہ او تارو پار

شبد بنتی

ادگن سندھ سماے گن ایکو ناہین ہو
سری بندرابن پرکھ دیال کی آسا من ماہین ہو

موسم بتیت نہ آن ہی دیکھا من ماہین ہو
بھو جل اگم اتھاہ ہی بوڈا تا ماہین ہو

ست گور بیگ او بار یہی پکڑو گھر باہین ہو
کام کرودھ مد لوبھ بیا پی مہا دکھدائی ہو

سوامی نج جن جان کی راکھو سرنائی ہو
جنم جنم بھٹکت پھر بھوسا گر ماہین ہو

تیرتھ برت نہ دیو کی آسا من ماہین ہو
ست گور رام کی چرن بن بھاوی کچھ ناہین ہو

نرتن در لبھ دیو کو سب کہت سناے ہو
یہ تن نوکا ترن کو آگے کچھ ناہین ہو

جیسین موتی اوس کا تم تن نس جائی ہو
بن ست گور کوئی دوسر و تارن کو ناہین ہو

جم سنگی سمید ادیکھت چل جائی ہو
سرت شبد بپلے بنا کچھ ہاتھ نہ آئی ہو

مرگ بھرم بار بلو کی جل دیکھت نا ہین ہو	جیون مکڑی مکھ تار جال اُرجھو بھو ماہین ہو
جیون تر ور پاتا جھڑ پن پھر لاگت نا ہین ہو	تیون من چیتن تجھی پھر پاپت نا ہین ہو
روپ اکھنڈ بیا پک پوپ ہن سب گھٹ ماہین ہو	اٹل سروپ کی بنتی صاحب انت سہائی ہو

شبد راگ کافی

۱ میرا من ماتاری ماتا	کیون نہین ست گورو رام تو گاتا
۲ رتن جنم تو بادھی کھوتا مار یگا جم لاتا	بکھ بھوگ یہ چار دوس کی آخر تو پچھتاتا
۳ کال نقارہ سر باجے تاکی سُدہ نہین پاتا	دھن دارا ست بیا کو ساتھی کوئی سنگ نہ جاتا
۴ کال بجو انکم آنی بھر گاتا کاسے نہین لاتا	اتا ہی کٹ پیاہے تیری تاکو کیون نہین دھیاتا
۵ شبد سُرت جب ایک بنجاوی جم بھی دیکھ لجاتا	سری بندرابن اٹل نہ پایا مٹ گئی جم کی گھاتا

شبد

کاہے ست گورو رام بسرایو	پیارے ناحق جنم گنوایو
پرہ اگن سے تن من جارا	سو انسا بھرے بھرایو
لکھ لکھ پتیان بھیجون سجن پر	کوئی خبر نہ پایو
رین دون نیر بہے موہ نینون	پیا پردیس سدھایو
کون ادپاؤ کرون میری سجنی	جاسون یہ کچھ نہین آیو
انہد ناد کی ڈور گہی ہے	سُرت شبد سون لایو
سن مہا سن پار او تہ کہ	بھنور گپھا چڑھ دھایو
ست سکری بندرابن پرن	ہرید میں جیب پیا لپٹایو

شبد

ست گور رام کاہین ہون چیرا

۱ چڑھی سُرت گگن کے ماہین	جم سے کرا انہیرا
۲ اوده گلی کی براہ مین پائی	کرا الکھہ مین ڈیرا
۳ ست لوک لون جیتی گنتی	سب کاہو مین گھیرا
۴ نارد کوسری بندہ ابن سے ملگئے	مِٹگیا جنم مرن کا پھیرا

شبد گنڈلیا

بنگلہ مین اک بنگلہ دیکھا تسمین پرکھہ الیکھہ	تسمین پرکھہ الیکھہ بن جھبا بانی بولے
جسپر کریا کری کپاٹ جو دیوین کھولے	دے گیان اوپدیش بھرم کو دور ہٹا وین
لیکر سادہ اوپدیش آنند کے منگل گاوین	ست گور رام کا جاپ سرومن یہی جانو
دو بدھا درمت دور پاپ ہوی سب ہانو	شیو دین داس کے گورو سری بندہ ابن پایو پرکھہ الیکھہ

بنگلہ مین ایک بنگلہ دیکھا تسمین پرکھہ الیکھہ

شبد

ست گور رام ملے بت مات ری +

تن دھن جتی اور سکھا کوئی ساتھہ نہ جات ری	جب ہینسا نکلی جا گا کوئی خبر نہین پات ری
جو کچھہ کرو سو کر لو پیاری گیا سما نہین آت ری	بھجن بندگی شبد سنگ میلا پھل ہے یہی بات ری

ست گور رام داس چرن بلہاری یائی موکت ات ری

ریختہ

کموست گورو رام بندرابن نہین کچھہ دیر ہو ہر جن +

جسی یہ بوجھہ آو یگی ادسکی سُرت جاگی گی
پرَ سُکھہ نیند مین بھولا کرودھ اور کام بس جھولا
گورو کرپا کرے مجھپر سرت پھیری میری دُھن پر
چرن سیوا مجھے بھائی نہیں اب چیت کہون جائی

سبھی جگ بھوگ مجھو ٹھے ہے پشوت ہو گیا نرتن
پڑی جب بال بچپون کی نروگا ہو گیا تن من
لکھا جب شبد کا میلا ہوا شدہ صاف یہ برتن
داس گورو پرشاد کی آشا پڑی جب لگ گیا نج دھن

شبد

من تم سری بندرابن دھیاورے

تن دھن کُٹم سرب دکھدائی ان سنگ نیہہ نہ لاورے
سو تم سری بندرابن جی کا درشن کر سکھہ پاورے

گھٹ انتر انہد دُھن باجی تامین سُرت لگاورے
ست گورو رام سندھ کی ماہین نج من گوتا کھاورے

گورسرن داس کی چاہ یہی ہے سری بندرابن گُن گاورے

شبد

مین پاپی بیحال سُدہ بدہ کچھہ نا ہین ہو
ست گورو تم آدھار ہون کا ٹو جم پھانسی ہو
ابکی بار نج تپت کو گہہ راکھو ہا تھا ہو
مین کچھہ ناداں ہون بدہ صاف ہرانی ہو
گورسرن داس بن ست گورکی نت سکھہ پاتا ہو

سری بندرابن راکھو موہ گہہ باہین ہو
گورسیو کچھہ نا بنی جگ ہووت ہانسی ہو
من تنگ سی بس نہین کرتا نت لگھا تا ہو
ست گورو رام دیال ہوی دو شبد بھکانی ہو
سری بندرابن ست نام سی آواگون نساتا ہو

ریختہ

پڑا جگ بیچ بھاری تم کو سنگت بس رہی ہر دم
بسے اس جاہ مین ماتی گپت نندیا سی ہن اَیی اپن بیچ مین نہین جانا لگا دی رات دن ہم ہم

گرو سے بہیہ نہین لاسی
گورو سیوا بڑی نعمت
کہو اپن یہ تم تن من
کہم اور بھرم مین لاگی

اپن کچھہ گن اور نہ لاسی
یہ من پاپی کی ہے شامت
ہین سب گورورام بندرابن
نہین یہ کاس کس جائے

یہ ہر اعاف کہو سین
نہین یہ پاپ ہم نشو ھاری
سرت جونا وہی لاوے
داس گورسرن کی عرضی

کپٹ پیار سمجھہ نہی کم
اہی ہی ہو رہا یہ غم
تبھی پاوی پھل تم دم
قبول ہووی تبھی جم

چوپائی

۱	ست گورورام دیا ندہ پایو	سری بندرابن نام لکھایو
۲	بڑے بھاگ مین سرنی آیو	میرو دکھہ سب دیو مٹایو
۳	اوگن میرے درشٹ نہ لائے	شبد بھید ونا درسائے
۴	ست پرسن کو روپ بکھانا	نرما یا نرڈ ند لکھانا
۵	مم مت الپ پار نہین پایا	ست گوردین سیوا جیت لایا

ریختہ

بھجو ست گورورام بندرابن
ملے نہین پھیر یہ نر تن

گرو تم نام گن پر یتی
گورو پورا جبھی پایا
برہ کا کھیل مین کھیلا
سنی دھن گگن مین پیاری

یہی کچھہ جان لو ریتی
چرن سے پریت نت لایا
پیا نے بانہہ گہہ میلا
جگت سدھ مٹ گئی ساری

جگت جھوٹھا لکھو بھائی
ہوی کارج مرد ہو بھائی
پیارا مل گیا مائی
ملا ست گورسرن کو پیارا

ملے تم کو کہرا ہر دھن
لکھا سروپ مین گھر بن
سکھی ہو یا سبھی تن من
چھکین ہین نین ای سرون

شبد

پیارے سری بندرابن گاورے

ست گور رام کی دھن پیاری ۔ گاوو تو پھل پاوری
سرت شبد کا مارگ لیکھ ۔ گگن پوری چڑھ دھاوری
گھٹ مین تیرے تیرتھ ہیگا ۔ تا مین کل مل نہاوری
ست گور پریتم کی ابلا کھ ۔ جون سرن چیت چاوری

شبد

سرت تو سری بندرابن سے پاگ ری
من کو جان یہی کالا ناگ ری

ساری سوتا گئی گنوائی ست گور رام جگا جاگ ری ۔ اس من کے پھیر کیون سنین بات گو چرنن مین لاگ ری
تن پیارے چار دن کا سرت شبد مین جاگ ری ۔ جگت بشئین سب دکھدائی انکا کر تو تیاگ ری

سنت داس جن امرت چاکھا ہو آہن من کا گ ری

شبد

سری بندرابن لکھ جاگ ری ۔ پیاری ہوئی ہنس رہی جو کاگ ری

دھن شبھ ست سرتی پا ست گور ملے مجھی بڈبھاگ ری ۔ چرن سرن آئی ملتا جگت پھانس نہین لاگ ری
ست گور رام الکھ درسا دھاف کی سب دی اگ ری ۔ پر لوک نج باسا پاوی جو چرنن سے پاگ ری

ست گور رام پیارا نج داس جگت آس دے تیاگ ری

شبد

ست گور رام مجھے ات پیارو

جب تک مجھ جانون نا ہین تب مجھے گور وچی تارو ۔ بار بار گور تیان لاگون انکی بارا ودھارو
شبد بھید کر پا کر دینے موہ لگا و پا ر و ۔ گور بھگت سیوک نج داسا بھگت من آدھارو

چھند

سری ست گورام کی ستت سنوزات پاوننگ
الکھ اگم سرب سو تہیو ادکرتے گاوننگ

سدھ جن ہمن رٹت لِن دن جنم مرن نادہاوننگ
سری ست گورام کی دُھن بار جگ کو تارننگ

کام کرودھ بکار تی سرب کا ہو ناسننگ
ست گورام سابک روپ پورن ہی یہ بارننگ

چیت نر دُھا شبد سُرن موکش کو ہی کارننگ
دُھن انا ہد گگن کی ہوی برت ایکاکرننگ

سو پم پرکاش سری بندرابن تم اکھ جارننگ
شانت بیدی پنڈتا جن نند کشو رگاوننگ

تلانا

گگنک جمن سرجوب لہنائی
اُڈانگلا سکھن دھا رسنت شبد گھن گھن گھنن

ست گورام سرن جو لاگی لن دن سمرن ماہین
تال سرن سرگم پائی تا دیم تا دیم تن تن تنن

سری بندرابن چرن سنگ پاگراہ ہی داہین
رام چرن چرن کو داسا دھار نم ھار یم ین من منن

ریختہ

سری ست گورام کی سنگت سرومن جان پیارے
بھجو ست نام ہر دی سی رہو تم جگت سے نیارے

یہی جنگ بیچ آئی کٹھن جم جال سب مارے
کرم جنجال سی چھٹ کر سرن سنتون سی ہو پارے

سمجھ اور بوجھ جب آئی اوتر گئی بوجھ سب بھارے
برہمن ہر جگہ کو چلیں بھرم سب دُور کر ڈارے

جو گورنیا وید بچاگی سرت دی شبد کی لارے
بچن ہی بندرابن اچارج کی بہت جیت ہین دھارے

غزل

واہ واہ گورو کی ناصر و عاشق جنم سوپھل کیے جاتے ہین
ست گور شبد کے دھیان مین بگ آپ ہی مین ملجاتے ہین

سرن لیے ست گورو کی اس آپ ہی کو ڈال دیا
جھوٹی جگ کی آس امیٹی صاف دلا اگ وہ جاتے ہین

بڑا گنا ہو جو جاگی تو کہہ ست گورام کو پانا مشکل ہے
اور سب کو چھپا دیگا دن یون ہی بیت جاتے ہین

سری شبداولی سے پریت کریگا دیا رام بس پاویگا
نہا بچن اس نام کی پار و جنم کی پھانسی جاتی ہیں

قصیدہ

ست نام پار لاہی ہیں سری شبداولی سی پایا ہے
جب شبداولی میں دھیان کیا تب اپنا روپ لکھایا ہے

جن مرشد کو پایا کیا پھر نا کہیں آنا جانا ہے
ہو پار جگ کو دھند سے جن اس بچن کو جانا ہے

ست گور رام کو جاپ ہو روپ ہر سبر واہ گورو کو دھیانا ہے
ست گور پرشاد کی آس چرن بیچ باس یہی لکھ سمرن گیانا ہے

کل کال میں جھوٹی سب جگت رہا اور جھانا ہے
دن چار کو بھوگ کیے پھر آخر کو مر جانا ہے

تو مان بچن ست گور کو جو آپ کو سلجھانا ہے
تو جیت سمجھ صلیت کو پھر سہجے گھر کو دھانا ہے

ست گور رام کو جاپ ہو روپ ہر سبر واہ گورو کو دھیانا ہے
ست گور پرشاد کی آس چرن بیچ باس یہی لکھ سمرن گیاتا ہے

جھولنا

اس گھر میں گھر کی چاہ کر ست سنگ کی دھار بہنا جی
تہاں آتر بچن ہو دستے کو تم ملنا جی
ہر دم یہ یاد رہے ایک نام کی ساتھ کی چاہنا جی
گپت پرگٹ سری شبداولی پرائین کھلیں بلوچین نینا جی

کنج کنول کی گھاٹ لگو تب آگی سرت چلاونا جی
آگی پنج شبد تہان باجت پر کھواو نکا کھنا جی
واہ واہ کی آواز جہان آوی بہت پریم سی گہنا جی
داس یکتا ست گور رام ہو پر ان اب جپ جپ کہتی رہنا جی

شبد

ست گور رام نام سمروں گی ❖

پل پل لگن لگی چت سوں چرن کنول ہردے میں دھروں گی
درسن پاپ تاپ نسون جھوٹی میں سوگ کا روگ ون ستاہروں گی

دین جان اپن کر لیں مین سرن گہی چھین پانہہ تروں گی
اودھر محل سائیں کا باسا سیام کنج میں سرت بھروں گی

نکماداس ست گور رام جو ہیں اپنا کل جنباے کرونگی

شبد

سب جگ ہتاری ماتا	سری بندابن نہیں بھیاتا	یہ تم ایک دن کیہرا	چھن بھر بن نس جاتا
ناحق پڑا بھرم کی ماہیں	بہوتا جنم گنواتا	مرتی ہار سنگ نہیں جاویں	جھوٹا جگ کا ناتا
اپنے سکھ کو ساتھی سب ہیں	ست دوارا اور بھرماتا	نرتن دُرلبھ پھر نہیں پاوے	برتھا سو انس بتاتا
پرمارتھ کو سنگی ان کو	جانو سری بندابن او بہاتا	ست گورداس ست گرام کہیرا	نج سروپ درساتا

ریختہ

لگا جب نک ست گور کا کرم اوگن مٹایا ہے
کرم بھیا رکے دھندے ہیں شکر کی لذت ہے
صاحب کا دور گھر ہیگا الکھ نام او سکا کہتے ہیں
پیا پانی کی سوتہ گورنے عجب منزل دکھائی ہے
سری شبد ابن سوامی کا دامن شش لچھمن داس پکڑا ہے

لذت بھولی ہو شکر کی فرہ مصری کا پایا ہے
سرتی نے شبد سے ملکر مزہ مصری کا کھایا ہے
لکھا کوئی سنت جن پیارے آپ ہیں خود سمایا ہے
انوکھی دھن ہاں ہیگی سرون کر من لوبھایا ہے
چھوٹا فن سے نہیں چھوٹے گرداس من کو بھایا ہے

شبد

من تو ست گور رام ہردے دھیاو رے

یہ دنیا جنجال سر پاچت بیراگ دھراو رے
سو بنسا برمہ اکھنڈ ارو پاتا کی سدہ تولاو رے
سرگن کی جب سوکھ لی نرگن برمہ کو پاو رے

گور پورا پایا ہی تو فی چرنون سیس لگاو رے
سادھن کی من سو کھلی پریم کیتا تو گاو رے
جیس کیے تو اُتی ہیگا تس ہی کا دھر جاو رے

پریم داس پریم رنگ لاگا ہر گور سنت مناو رے

شبد

لگ ماچی سارو بھید ست گور رام ہین پورو — ست گور کی اگیا نت مان باجے انہد تورو
بدھ بھاگی تم اوسکو جانو چرن کنول کو دھورو — کال کلیش مٹے اس من کی دور ہو سب کورو
سری بندرابن کرپا لینھی رام سہائے ہوئے دکھ چورو

ہولی

ست گور رام سے کھیلون گی ہوری — نرتن نگر سری بندرابن ست گور سنگ کھوری
پریم بھگت پچکاری لینھی رام چرن چت جوری — سو کیسری رنگ بنوری +
گیان ویراگ کی مات بھرآئی ایسا ابیر اوڑوری — کرم کلنک دور کر راکھی ست گور شبد سنوری
اولٹ تل ورشٹی کہ دوری
سہنس کنول اشام کنج مین چلن پھاگ مچوری — ادھر آواز اوٹھی انہد کی سرت شبد کھ پوری
گرج گرج سس میت بھیوری
گگنا سنکھر نگ کھاوچ مین مچنگ بجوری — سرت پریم مگن ہو چالی سو جگت اس کو توری
چوبے رگھناتھ کہوری

دوہرہ

سری بندرابن پون دیال جیون پر ہوی کرپال — سمرن بدہ تین سار — بھیا اجپا اورناد کو
چھل کپٹ تو کرتیاگ ہروی سیو گورچل لاگ — گوریال دھن تیری بھاگ — بھج ایک ست گور رام کو

چھند

نج چرن گور کو دھیائے کر من ہووت میر و بھیو — وار پد کو پائے کے تن شستہ میر و ہو گیو

سیبت پرشادی پائیکے پدشانتی چ پدین گیبوہ	نج پاک گور کی ہنس کینیو جاس کر سکھ بھید لیو
نام اس کی تا پانچ بیسو سری شبدرابن کرون	پرتاپ بست گوررام سی گور نام نج ہر وسے ہردن

دوہا

ست چت آنند روپ ہو واہ گور ست گوررام	نام بھید جن پائیان پورن ہووسے کام

چوپائی

سری شبدرابن تم چرن نمامی	سری گور پورن انتر جامی
ہین کامی کرودھی بڑ بھاری	سرن جان اب لیواو باری
بشیین سیی ہین ات من لایو	تا فی مجکو بھید بتایو
اس تن ہین گور پورا پایا	نج آنند گھٹ مانہہ لکھایا
جب لگ آپن روپ نجانا	بھولا بھولا پھرا انجانا
موے لگت سبہی بتلاوین	آس آس جیون بھرماوین
سنت بید پرمان نہ مانین	اپنی دھن لس ون وہ تانین
مان کی ہیت لگت بسراوین	جگ سکھ کو چھن چھن مین دھاوین
جوکوئی سار بھید بتلاوے	جیبے لگت روپ دکھلاوے
کرم بھید گل ماہین ڈارین	لشے آنند کو چت مین دھارین
ست گور جو ست روپ لکھاوے	مایا کرت سکھ چت نہ بھاوے
ست گور کرپا جن پل گیوہ	تن من گور ارپن کر دیو +
شبد اکھنڈ بھیو پرکاشا	دکھ کلیش کو ہو گیو ناشا

گورسیوا کرم رہائی ⁂ اساکھین کی رہی نہ بھائی
نام رتن گھٹ گھٹ ماہین چھپیا پاؤن سرو در یعنی ستگرہ لیسنا
من اور مہا اسن تج درساوا بھیدا بھید سبھی کہہ پاوا
الکھ اگم امرا پور پایا ست سروپ نہین وہان مایا
ست گور رام مین سرتا جا جن جانا پورن تن کا جا
گور سیوکی بنج پایا ناما ⁂ جاے بسا اپنے گوردھاما

دوہا

ست گور رام جن پائیان دوسر رہی نہ آس سو جن مکتا ہو ینگے پاوین نج گھر باس

منگل

سوہنگ رام سمیپ جو رمتا درسیا مکت پدارتھ ہاتھ جو ست گور پرسیا
بن سورج اوجیار چھون دس ہو رہا سیتل جل کی دھارا ماہین بس بہ رہا
اور لیے نین دیکھ الکھ پرگاش ہے پی امرت متوار سہج دھین باس ہے
سن سکھر کی ماہنہ جو نوبت باجتی سرت لگی تا ماہنہ مدھر دھن گاجتی
بن سواتی اور سیپ جو موتی اوپجیا ہوگیا میل ملاپ تہین دکھ بنسیا
بنک نال کے پار ٹھکانا جن کیا سہج سمادھی پاے اناحد جھنجھیا
تین سن کے پار جو چوتھا دیکھیے ست گور ہاتھ دور ہین اگم کو نرکھیے
اٹ پٹ او گھٹ گھاٹ سبھی سے پار ہو ہنس گتی کو پاے شبد سے تار ہو
من نشچل ہو جاے تو آپی آپ ہے دویت کلپنا ناش نہین کچھ تاپ ہے

منگل منگل ہوے پیاسنگ باس ہو | وید بھاوت دو دھرم کا ناس ہو
بندراین بہار جو سوین دوار ہین | ہو گیو پورن تین گُنا کے پار ہین

آرتی

پورن پرکھ آرتی لاؤ | سوہنگ رام گرو پد دھیاؤ
دیپک جوت سرت کی باتی | انہد سنکھ گھنٹ بجاؤ
گھنٹا ناد شبد اتر دھیانا | پریم کی پہپ سو پھول برساؤ
دیا دھرم سیوا اسنانا | سیل سمت کے تھال سجاؤ
سیوا سمرن کر سب بانا | شبد سدھا رس دُھن گاؤ
شانت سرو درجل بھر سیچے | آنند چپیٹ سُگم چھڑکاؤ
بندراین بہار اکھو گھٹ | آرت پرشاد امر پھل پاؤ

شبد

سب تو کہی ایسی کیون نہ کہی

اٹھ ہٹ پاپ اوگھٹ گھاٹ دھار اگم ہی | پورت ہوں پاند سپائی جھپٹ کی باندھ گہی
گور کرپال دیا بھو گینی اون کو اسی کہی | ہین مت ہین بھرم سون جیونکہ مکت بھول رہی
پانچ بہار بہار شبد بن اکھ گھٹ ہے سہی | دو کہہ بھرم خیال بناسا ایک ہی ایک رہی
سوامی لین جگ جال ہین جنگ ہے آس مہی | بندراین پربھو نیر دکھاوت بھولن نیچہ رہی

گرنتھ کرتا کی پرارتھنا یعنی عرض

اب گرنتھ کرتا ایشر اور سنت مہاتماؤں سی یہ پرارتھنا کرتا ہی کہ جو کوئی بہار بندراین کو پڑھے

رہنہ کام یعنی سنساری اور پرلوک کی سُکھ آدکی کانچھا بغیر ٹرپھے اور سُنے اوسکا چت سنساری کامنا اور متھیا دھیانون سے شُدھ ہوکر نشچل اور ایک آگر ہوجاوے اور دبّ درشٹ پراپت ہووے
نظر حق الیقین

	دوہا	

من کے استھر ہوت ہی درسے ست سروپ متّھیا تم کی ہان ہی بندرابن لکھ روپ	

اور جو شبد کا ابھیاس کرین اونکو سوگم تا سے ست شبد کی پراپت ہو اور جو رس کام نرہین اونکی لوک پرلوک کی سُبھہ اچھا پورن ہو اور سب کلیش دور ہون اور گوروسادھ برہمن اور بھوکھے کی سیوا کرنے کی خواہش ہو غرض جو بہار بندرابنی نیتھی ہو اوسکی اوپاشنا پورن ہو اور گیان کی پراپتی ہووے جو کہ یہ نیتی یعنی غرض اور ابلاکھا ست انتشکرن سے جیوؤن کے آنند اور کلیان کے واسطے کی گئی ہے اور جو کہ یہ پرگھٹ ہی کہ جو سچے دل سے پڑھین سُنین گووے بیشک سجن اور اچھے کرم کرتا اور سبکے پیارے ہونگے اس سے مجھے یقین ہے کہ میری پرارتھنا پوری ہُوگی آگے گورو مالک اور ہر اچھّا شتا یقین ہے یہ عرض ہے کہ جو میری سہو و خطا نظر سے گذرے اوسکو معاف کر کر مجھی زیربار منت کیجیے اور آپ فیض بخش کہلائیے مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

فصل پانچوین ہوئی تمام	منزل مقصد کا پیغام
گر کریو پسند عوام	کل جگ مین یہ بکتی دھام

تمام شد

خاتمۃ الطبع

چمن چمن ستایش اور گلشن گلشن نیایش باغبان جہان کو کہ اس زمان نضارت اقتران مین کتاب معرفت مخزن بہار بندرابن تصنیف لطیف سری مہاراج سچدانند سروپ سری بندرابن جی اچارج نیتھہ بہار بندرابنی چوتھی مرتبہ مطبع منشی نولکشور صاحب واقع لکھنؤ مین آخری ترمیم وتصحیح ونظر کردہ مسودہ مصنف سے باضافہ بیشتر مطالبہای جدیدہ ماہ اگست ۱۸۹۳ع مین چھاپی گئی ۔ شائقون کی توجہ اور اہل باطن کی حقیقی خواہش سے ہزار ہا جلد اسکی چھاپتے ہی ہاتھون ہاتھ ہوگئین مصنف صاحب کی نیک خیالی اور خیالات پاکیزہ ایسے نفیس ہین کہ اگلے زمانے کے سنت مہنت اور بھکتون کے جیسے کلام معجز نظام مین اثر دیکھا ہمنے اپنے تجربہ اور اکثر شخصون سے سنا کہ اس کتاب کو جسنے اول سے آخر تک دیکھا فی الفور اوسکا اثر خیالی جام محبت بھگت وگرو سیوا وگیان سے لبریز پایا ۔ اسکا ترجمہ ہندی بھی اس مطبع مین موجود ہے ۔ امید قوی ہے کہ قدر دانون اور شائقون کی گرم بازاری سے جلد تر پانچوین مرتبہ چھپے اس کلام پسندیدہ کو بہ بیشتر الہی مقبول خلائق کرے ۔ سری مہاراج مصنف صاحب کا نیتھہ نہایت خوبی ورونق وترقی کے ساتھہ برکاشت ہی کیسقدر حال نیتھہ کا تحریر مفصلۂ ذیل سی کہ بچشم خود دیکھی ہے ظاہر ہوگا

نقل

جوکہ اکھاڑہ سادھان بہاربندرابنی نیتھہ کا دوسال سے میلہ پراگ راج بد
اشنان کے آیا اور دوسری بار میلہ کمبھہ کا تھا چنانچہ اکھاڑہ مذکور کو
متصل خاک چوک بیراگی سادھان کے پاس برابر دیا گیا اور اکھاڑ
بروز اماوس میلہ کمبھہ مین ہمراہی اکھاڑہ نرملہ سادھان کے دا
سری بینی مادھوجی کے گیا تھا اور مین مہتمم میلہ ماگھہ اس تحریر کو
لکھتا ہون کہ چلن اس نیتھہ کا ٹھیک ہے اور سوامی اکھارہ مہاربندرا
ہزارہا روپیہ برمار تحفہ اپنی ذات سے صرف کرتے ہین اور اس
مین بڑا اعتقاد رکھتے ہین اگر آیندہ بھی اکھاڑہ مذکور واسطے اشنا
بینی کے کنارے آوے تو جگہ مطابق صدر کے انکو دی جاوے
غرض اس تحریر سے یہ ہے کہ جو افسر بندوبست کرے وہ ا
کرے گا تو کچھہ تکلیف واقع نہوگی اور اسکا اجر ملیگا فقط مرقوم ۱۵
قطعہ ۱۸

دستخط و مہر سردار نراین سنگھ

This book belongs to Lala
Dina Nath
Depty Inspector Khosla Rahon

This book belongs to Lala
Dina Nath
Depty Inspector Khosla Rahon

١

بہار بندرابنی پنتھ کے اچارج سری مہاراج سچدانند سروپ سری بندرابن جی مصنف پستک ہذا

बिहार बिन्द्राबनी पंथके आचार्य श्री महाराज सच्चि
नंद सरूप श्री बिंद्राबनजी ग्रंथ कर्त्ता की मूरत